



وحشت جنون

از سدرہ حسین

وہ اُنیس سالہ لڑکی مرر کے سامنے کھڑی اپنے زخموں کو ہاتھ سے چھوں کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ لگاتے ہی اُن سے اُٹھتے درد نے اُسکی آنکھوں کو بھیگو دیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے ٹائم سے اس چھوٹے سے کمرے میں قید ہے۔۔۔۔۔

جس میں ایک بیڈ دو کرسیاں، ایک ٹیبل اور دیوار پر لگے ایک مرر کے علاوہ کچھ نہ تھا ہاں ایک روشندان ضرور تھا جس سے اتنی روشنی سے دن اور اندھیرے سے رات کا پتہ چلتا تھا۔۔۔۔۔

وہ جب بھی صبح اُٹھتی ایک ہی دُعا کرتی کہ آج شام نہ ڈھلے لیکن یہ ممکن نہ تھا قدرت کا نظام اپنے اصولوں کے مطابق چل رہا تھا۔۔۔۔۔

آج بھی جیسے جیسے روشندان سے آتی روشنی مدھم پڑ رہی تھی

اُسکی سانسیں رُوکنے لگیں تھی اُسکی نیلی آنکھیں جس میں کبھی انسوں نہیں آئے تھے اب رو رو کر اُن میں انسوں سوکھ چُکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نڈھال سی بیڈ پر بیٹھی روشندان پر نظریں جمائے نا جانے کیا سوچنے لگی جب اچانک سے لائٹ آف ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لائٹ آف ہوتے ہی اُس نے خود کو اپنی بانہوں میں سمیٹا تھا وہ جانتی تھی اب اگے کا لائحہ عمل کیا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی دروازہ کھول رہا تھا جیسے جیسے دروازہ کھلنے کی آواز آرہی تھی اُسکی سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

کسی نے کمرے میں آتے ہی کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ پلٹا اُسکی نظر آنیہ پر پڑی جو مسلسل گھٹنوں کو اپنی بانہوں میں لیے آہستہ آہستہ ہل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی آہستہ آہستہ اُسکی طرف بڑھا وہ جیسے ہی آنیہ کو دیکھتا تھا پتہ نہیں اُسے کیا ہو جاتا۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اُسکے قریب گیا آنیہ نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

دروازے سے آتی روشنی میں وہ تو آنیہ کو دیکھ سکتا تھا لیکن آنیہ ہمیشہ کی طرح ناکام تھی کیوں کہ وہ اپنا منہ، ہاتھ اور پاؤں تک کو کور کر یہاں آتا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے آنیہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا تو آنیہ نے التجائی نظروں سے اُسکی طرف دیکھا

حسبے وہ چیخ چیخ کر کہنا چاہ رہی ہو کہ مجھے جانے دو مجھے نوپنا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس سب کی فکر کیے بغیر اُس پر جھک گیا تھا۔۔۔۔

آنیہ پچھلے اٹھ دن سے چیخ چیخ کر تھک گئی تھی لیکن اُسے ایک دن بھی کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ وہ جتنی خاموشی سے آتا اتنی ہی خاموشی سے چلا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی-----

بابا جانی دیکھ لیں اپنی بیگم مجھے بہت تنگ کرتی ہے "آنیہ نے معصومیت بھرے انداز میں کہا

کیوں راحیلہ بیگم اب ہماری بیٹی نے کیا بگاڑا ہے آپکا؟

سرفراز پلیر اب آپ اسکی سائیڈ نہیں لیجیئے گا یہ بہت بد تمیز ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

راحیلہ نے غصہ چہرے پر سجائے کہا تو سر فراز صاحب فوراً اُٹھ اُن دونوں کے درمیان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

پہلے مجھے وجہ بتائی جائے کیوں میری بیٹی کو مار چر کیا جا رہا ہے ؟

یہ ساتھ والوں کے سارے پودے کاٹائی ہے اس سے پوچھے

پہل انہوں نے کی تھی ماما جانی "آئیہ نے فوراً سمجھے سے کہا"

تو راحیلہ بیگم ماتھے پر ہاتھ رکھ پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

یہ لڑکی کسی دن بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دے گی مگر فراز صاحب یہ مجھ سے لکھوالیں

کیا ہو گیا ہے راجیلہ وہ بول تو رہی ہے پہل انہوں نے کی ہے سرفراز صاحب نے آنیہ کی طرف دیکھ مسکراتے ہوئے راجیلہ کو کہا تو وہ پھر سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیسی پہل؟ پانچ سال کا بچہ ہے چھوٹا سا اُس بچارے کا فٹ بال ہمارے لان میں آیا تو ایک گملا ٹوٹ گیا اور یہ "ایک گملا؟" سریسلی ماما؟ ایک گملا؟؟

آنیہ اپنی ماں کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی میدان میں آئی۔۔۔

بابا وہ میری جان تھا میرے دن رات پسینے کی کماٹی تھا بابا میں نے اُسے بچوں کی
طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ کی اچانک بولتی بند ہوئی تو دونوں نے اُسکی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اندر اتے
افراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

راحیلہ نے دوسرے ہی پل آنیہ کی طرف دیکھا تو اُسنے جیسے ماں سے چُپ رہنے کی التجاء کی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم! افراہیم نے سب کی طرف اتے ہوئے سلام کیا تو سر فراز صاحب نارمل
انداز میں جواب دے کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

بیٹا جلدی سے فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں لیکن افراہیم مسلسل آنیہ کے چہرے پر
نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔

کچھ ہوا ہے؟

افراہیم کے پوچھنے راحیلہ نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر کو جنبش دی لیکن آنیہ کا رنگ فق ہو چکا تھا جس سے افراہیم کو یقین ہو گیا تھا واقعی کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

افراہیم خاموشی سے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا چلا گیا اور آنیہ نے لمبی سانس اندر کھینچی۔۔۔۔۔

تھینکیو ماما۔۔۔۔۔

آنیہ بیٹا تم کیوں نہیں اپنا بچپنا چھوڑ دیتی؟

بیگم اب بس کرو اور کھانا لگاؤ سر فراز صاحب نے آنکھ دباتے ہوئے کہا تو راحیلہ کندھے اُچکاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔-----

اس گھر میں اللہ کا بہت کرم تھا دنیا کی ہر آسائش کے ساتھ ساتھ گھر میں ہر طرف سکون اور خوشحالی تھی۔۔۔۔۔

برسوں پہلے راحیلہ کے شوہر نے اُسے کسی دوسری عورت کے لیے طلاق دے کر 10 سالہ بچے کے ساتھ ماں باپ کے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

اُن دنوں میں ہی سرفراز صاحب کی بیوی بیٹی کی پیدائش پر انتقال کر گئی تھیں۔ سرفراز صاحب راحیلہ کے خالہ زاد تھے سب خاندان والوں نے مل کر ان دونوں کی شادی کروادی۔۔۔۔۔

اور یہ شادی دونوں کے لیے سکون کا باعث بنی سرفراز صاحب اور راحیلہ نے کبھی بھی دونوں بچوں میں فرق نہیں کیا تھا

آنیہ اس پورے معاملے سے بے خبر تھی اُسے اس بارے میں کبھی کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا اسکے برعکس افرامیم سے کوئی بات چھپی نہیں تھی

- وہ سرفراز صاحب کی بہت عزت کرتا اور آنیہ سے بھی ہمیشہ ایک فاصلہ ہی رکھتا۔ آنیہ اکثر راحیلہ سے شکایت کرتی کہ اُسکی سب فرینڈ کے بھائی اپنی بہنوں سے بہت پیار کرتے ہیں افرامیم بھائی ہمیشہ مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔۔

راحیلہ بیگم بہت پیار سے آنیہ کو سمجھاتی تم دونوں کی ایج میں بہت فرق ہے اس لیے تم دونوں کے درمیان ویسی دوستی نہیں۔۔۔۔

یہ لوجیک انیہ کے سر سے گزر جاتا لیکن پھر بھی وہ اس بات سے ہی دل کو سمجھا لیتی

وہ سب ڈنر کر رہے تھے جب ساتھ والے گھر سے آنی اور انکل آنیہ کا کیا دھرا سنانے اُنکے گھر پہنچے۔۔۔۔

آنیہ کا ہاتھ ہوا میں ہی رُک گیا جس سے وہ چمچ کو تھامے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"بیگم صاحبہ مہمان آئے ہیں" ہاں تو ماما کھانا کھا کر آجائے گی تم جاؤ

آنیہ نے جھٹ سے کہا تو سب اُسکی طرف دیکھنے لگے اُسکی نیلی آنکھوں میں ڈر صاف واضح نظر آ رہا تھا کیوں کہ وہ مہمانوں کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔۔۔ ملازمہ واپس پلٹی ہی تھی کہ راحیلہ نے اُسے پکارا۔۔۔۔۔

اُن کو چائے اور بسکٹ سرو کرو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے آنیہ کی طرف دیکھا تو آنیہ نے اپنے بابا کی طرف دیکھا سرفراز صاحب نے اشارے سے آنیہ کو تسلی دی لیکن اب کھانا تو حلق سے نیچے ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

راحیلہ جلدی کھانا ختم کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

ہا ہا وہ تو اب ملے گی وہ بھائی ہے تمہارا تمہاری فکر کرتا ہے اس لیے وہ چاہتا ہے تم سدرہ جاؤ۔۔۔

بابا پلیر۔۔۔ آنیہ التجاء کی تو سرفراز صاحب نے کندھے اُچکائے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں راحیلہ اور ابراہیم واپس آئے تو آنیہ پلیٹ پر سر جھکائے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

بابا یقیناً آپ جانتے ہیں وہ کیوں آئے تھے؟؟؟؟

ابراہیم نے سوالیہ نظروں سے اُنکی طرف دیکھا تو سرفراز صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

ہاں وہ آنیہ کی وجہ سے آئے تھے میں بہت تھک گیا ہوں اب یہ تم دونوں کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔

سرفراز کہتے ہی وہاں سے چلے گئے تو آنیہ نے جاتے ہوئے باپ کی طرف دیکھا

یہ کیا حرکت تھی آنیہ؟

ب۔۔۔۔۔ بھائی پہ۔۔۔۔۔ پہلے اُس نے۔۔۔۔۔ ماما آپ بتائے نہ

کیوں اُنکے پلانٹس ماما کاٹ کر آئی ہیں جو ماما بتائے؟

افراہیم اُسکے قریب اتے ہوئے غصے سے بولا تو آنیہ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

تم ایسے نہیں باز آؤ گی۔۔۔۔۔ اب ایک مہینے کے لیے تمہاری پاکٹ منی بند وہی پیسے میں
اُنکو دوں گا تاکہ آئندہ تم اس طرح کا کام کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو۔۔۔۔۔۔۔

"لیکن بھائی۔" بس اب اور کچھ نہیں

افراہیم آنیہ کی سُنے بغیر چلا گیا تو آنیہ نے راحیلہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ادھر او "راحیلہ نے بازو پھیلائے تو آنیہ فوراً اُنکے گلے آہ لگی۔۔۔۔۔

فکرمِت کرو میں ہوں نہ؟ لیکن ماما بھائی ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اور تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟

راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنیہ نے منہ بنایا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کیوں روم میں آگئے تھے؟ راحیلہ نے کمرے میں اتے ہی سرفراز سے پوچھا

۔۔۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو راحیلہ میں چاہتا ہوں آنیہ اپنے بڑے بھائی کے سائے میں خود کو محفوظ سمجھے

جیسے جیسے ٹائم گزرے گا وہ جان جائے گی کہ افرامیم اُسکی بہتری کے لیے اُسے ڈانٹتا تھا اور اس طرح شاید افرامیم کی جھجک بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی باتیں بالکل سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جاچکا تھا لیکن آنیہ ابھی ابھی اُسی جگہ لیٹی تھی اُسکے جاتے ہی لائٹ اون ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آنیہ نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں اُسکا دماغ اب کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانا وہی پڑا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اُٹھو راحیلہ میڈیسن کھا لو تم کیوں نہیں مٹا تم پر میڈیسن کھاتی ہو؟

مجھے میڈیسن کی ضرورت نہیں ہے سرفرازیہ آپ بھی جانتے ہیں پلیمز میری آنیہ کو ڈھونڈ لائے ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما" ابراہیم نے کمرے میں اتے ہی راحیلہ سے کہا

افراہیم تم پھر نہیں لائے آنیہ کو؟ راحیلہ اٹھتے ہی نظریں گھماتے ہوئے پوچھنے لگی

ماما پولیس اپنی پوری کوشش کر رہی ہے پلیز آپ پریشان نہیں ہو وہ مل جائے گی

کیسے ملے گی؟ آج دس دن ہو گئے ہیں میری بچی کو غائب ہوئے کیا ہوا کہاں گئی، کون لے گیا؟ کچھ پتہ نہیں۔۔۔۔

کس حال میں ہوگی میری بچی؟ راحیلہ روتے روتے ہی بیہوش ہوگئی تو افراتیم فوراً ڈاکٹر کو کال ملانے لگا۔

اپ پریشان نہیں ہو با با سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ افرایم اُنکو تسلی دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

آنہ ایک گھنٹے سے شاور کے نیچے بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی کپڑے بھیگ کر اس کے جسم سے چپک چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا میں دعا کرتی ہوں کہ یہاں سے میری لاش ہی نکلے اب میں اپنی باقی کی زندگی یہی گزارنا چاہتی ہوں

میں اب کبھی بھی آپکے یا ماما کے سامنے نہیں آؤں گی "سوچتے ہی اچانک آنیہ نے اپنی بند آنکھیں کھولی "کیوں کہ میں جانتی ہوں اب آپ لوگ مجھے دیکھنا نہیں چاہے گے

وہ رو نہیں رہی تھی کیوں کہ پچھلے دس دنوں میں وہ بہت روتی تھی لیکن اب وہ جان گئی تھی اس سب سے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی کی آخری سیڑھی پر کھڑی یہی سوچ سکتی تھی اس انسان نے جسم کے ساتھ ساتھ اُسکی روح تک چھلنی کر دیا تھا۔۔۔۔

آنیہ شاوہر بند کروہی لگے مر کے سامنے اہ کھڑی ہوئی تو آج اس کے چہرے پر ایک زخم کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹ پر لگا خون تو بہہ گیا تھا لیکن زخم کی وجہ سے ہونٹ پر سویلنگ ہو گئی تھی انیہ نے جیسے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر ہونٹ چھوا تکلیف کی وجہ سے منہ سے آن نکلی۔۔۔۔۔

افراہیم جیسے ہی شاور لے کر نکلا اُسکے موبائل پر مسیج آیا، اُس نے ٹاول سے بال رگڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے مسیج اوپن کیا۔۔۔

اس میں کسی جگہ کا ایڈریس لکھا ہوا تھا افراہیم نے اُس نمبر پر کال کی لیکن وہ نمبر آف تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے شرٹ پہن کر نیچے آیا۔۔۔۔۔

بابا مجھے لگتا ہے یہ کسی نے ایڈریس بھیج کر ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

دیکھا وُجھے۔۔۔۔۔ سرفراز صاحب نے جلدی سے موبائل تھام کر میسج دیکھا۔۔۔

"تم جلدی سے پولیس کو ساتھ لے کرو ہاں پہنچو میں جا رہا ہوں

سرفراز ایک منٹ ضائع کیے بغیر وہاں سے جانے لگے۔۔۔

"بابا رُ کے ہم ساتھ چلتے ہیں" نہیں تم پولیس کے ساتھ آؤ میں جا رہا ہوں

سرفراز کہتے ہی چلے گئے اور افراتیم موبائل پر نمبر ڈائل کر کرنے لگا۔۔۔۔۔

تین گھنٹے کا سفر طے کر سرفراز صاحب اس ایڈریس پر پہنچ گئے تھے لیکن پولیس کے کہنے کے مطابق وہ اس گھر کے اندر نہیں داخل ہو رہے تھے دل بے چین ہو رہا تھا جیسے ابھی باہر جانے لگا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پولیس اور افر اہیم بھی وہاں پہنچا تو سرفراز صاحب جلدی سے گھر کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

ٹھہرے سرفراز صاحب اتنی جلد بازی مت کریں۔۔۔۔۔

پولیس والا آگے بڑھا تو سر فراز صاحب کا ہاتھ ہوا میں ہی رُک گیا جسکو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے بڑھا ہا تھا۔۔۔۔۔۔

پولیس والے نے اپنی جیب سے رومال نکالا تو دروازہ کھولنے لگا
----- جاری

جیسے ہی پولیس گھر کے اندر داخل ہوئی سرفراز صاحب اور ابراہیم بھی اُنکے پیچھے پیچھے چلنے
لگے۔-----

وہ ایک ایک دروازہ کھول دیکھنے لگے "جیسے جیسے روم کھلتے جا رہے تھے سرفراز صاحب کی
"امید ٹوٹتی جا رہی تھی

ماضی-----
"بیٹا ٹھیک سے کھانا کھاؤ آنیہ" ماما میں پہلے لیٹ ہو گئی ہوں

تو میری جان انسانوں کی طرح جلدی سویا کرو اور صبح جلدی اٹھا کر ساری رات اُلو کی طرح جاگتی ہو پھر کالج کے لیے لیٹ ہو جاتی ہو۔۔۔۔۔

ماما پلیز ڈرائیور انکل کو بول دیں گاڑی باہر نکال لیں۔۔۔۔۔

"چلو میں چھوڑ دیتا ہوں" افراہیم ہال میں آتے ہی بولا تو آنیہ کا منہ کھلا ہی رہ گیا

بیٹا تم ناشتہ نہیں کرو گے؟

ماما ابھی بھوک نہیں میں آفس میں کر لوں گا۔۔۔۔۔

آنیہ اُسی پوزیشن میں کبھی ماں کی طرف دیکھتی کبھی افراہیم کی طرف۔۔۔۔۔

چلو بھی لڑکی کچھ دیر پہلے تو تمہیں بہت دیر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

..... چلو آنیہ "افراہیم نے اُسکی طرف دیکھے بغیر کہا اور باہر کی طرف روانہ ہوا

"اما میں نہیں جا رہی بھائی کے ساتھ "آنیہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا

"کیوں میری میری جان "راحیلہ نے آنیہ کے ماتھے پر پیارے کرتے ہوئے پوچھا

میں ناراض ہوں بھائی سے اپ سب جانتی ہیں پھر بھی - - - - -

آنیہ جانتی ہو نہ بھائی کو انتظار کرنا پسند نہیں جاؤ جلدی ورنہ وہ غصہ کر لے گا - - - - -

راحیلہ نے بہت پیار سے آنیہ کو کہا لیکن آنیہ غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی ساتھ والی کرسی سے بیگ پکڑے وہاں سے چلی گئی اُسکا رویہ دیکھ راحیلہ مسکرا دی - - - - -

آنیہ جیسے ہی گاڑی میں آہ بیٹھی افراہیم نے گاڑی سٹارٹ کر دی - - - - -

اتنا ٹائم کیوں لگایا؟ افرام نے اُسکی طرف دیکھے بغیر سنجیدگی سے پوچھا تو آنیہ نے فوراً اپنا ناخن دانتوں میں لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ "افراہیم کے پکارتے ہی آنیہ نے جھٹ سے ہاتھ واپس گود میں رکھا۔۔۔"

کیا تم ناشتہ کیے بغیر آئی ہو جو ناخنوں کی شامت آگئی ہے؟

نہیں بھائی۔۔۔ وہ ماما کہہ رہی تھی اپنا ناشتہ ختم کرو پھر جانا اس لیے لیٹ ہو گئی

ہممم میں تو بھول ہی گیا تھا آنیہ ماما کی کوئی بات نہیں ٹالتی۔۔۔۔

آنہ جانتی تھی افراہیم یہ بات کس سینس میں کہ رہا ہے وہ شرمندہ سی ہوئی اور گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"میں تمہیں خود ہی پنک کر لوں گا کالج سے "ڈرائیور کو کال کرنے کی ضرورت نہیں

افراہیم نے گاڑی کو بریک لگاتے ہی کہا اُس نے ایک بار بھی آنیہ کی طرف نہیں دیکھا تھا

"جی بھائی" آنیہ اللہ کا شکر ادا کرتی ہوئی جھٹ سے گاڑی کا دروازہ کھول باہر نکلی

افراہیم آنیہ کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا جب تک وہ کالج کے اندر نہیں چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ کالج میں انٹر ہوتے ہی اپنے بیگ سے موبائل نکالنے لگی جس پر کافی ٹائم سے کالز پر کالز
ارہی تھیں۔۔۔۔۔

لیکن افراہیم کے سامنے کوکال اٹینڈ نہیں کرنا چاہتی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی اس وقت اُسے کون کال کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم صبر نہیں کر سکتے تھے؟ آنیہ نے سلام کے فوراً بعد یہ جملہ ادا کیا تو مقابل نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

تم ہنس رہے ہو؟

یہاں میری جان پر بنی ہوئی تھی وہ تو اللہ کا شکر ہے بیل او ف ہونے کی وجہ سے بھائی کو پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

مطلب میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا کہ آنیہ اج اپنے کھڑوس بجائی کے ساتھ کالج جا رہی ہے

حسن پلیمز میں نے کتنی بار تمہیں کہا ہے میرے بھائی کے بارے میں ایسے الفاظ مت استعمال کیا کرو "آنیہ نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا

او کے یار ناراض تو مت ہو خود تم اتنے قصیدے پڑھتی ہو اگر تھوڑا سا حصہ میں نے بھی ڈال لیا ہے تو "کیوں کہ وہ میرے بھائی ہیں اور میں اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی ہوں

اس لیے میں کچھ بھی کہوں لیکن تم نے آئندہ کچھ ایسا کہا تو میں پکے والا ناراض ہو جاؤں گی

اچھا بابا اب بات تو سن لو جس کے لیے میں اتنی کالز کر رہا تھا۔۔۔۔۔
ہاں جلدی بولو میری کلاس بھی سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔

"اج میں ماما کے ساتھ اوں گاشام میں "اس میں کون سی نئی بات ہے؟

"پہلے پوری بات سُن لیا کرو آنیہ" حسن نے ناراض ہوتے ہوئے کہا تو آنیہ مسکرا دی

یار بولو بھی۔۔۔۔۔۔۔

تم آج بلیک کالر کا سوٹ پہننا۔۔۔

کیوں؟ آنیہ نے ڈھیروں معصومیت چہرے پر سجائے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے کہ میں کہہ رہا ہوں اتنی سمجھ؟؟؟؟ یا اور طریقے سے سمجھاؤں؟

غصہ کیوں دیکھا رہے ہو؟

یہ بات پیار سے بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔۔۔

پیار سے تمہیں سمجھ کہاں اتنی ہے آنیہ ایک چھوٹی سی التجاء کی تھی اُس پر بھی سوال؟

نہ تم باہر ملنے پر راضی ہوتی ہو نہ گھر پر مجھے تو لگتا ہے میں اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات دل میں لیے مرجاؤں گا۔۔۔۔۔

تو مرجاؤ پھر اور آئندہ مجھے کال مت کرنا "آنیہ نے غصے سے کال کٹ کی تو حسن بھی "مسکراتا ہوا یونی جانے کی تیاری کرنے لگا

حال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا؟

پولیس والا کب سے ایک دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ لاک ہونے کی وجہ " سے نہیں کھل رہا تھا

آپ لوگ یہ دروازہ توڑ کیوں نہیں دیتے؟

سرفراز صاحب نے تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ کہاں تو پولیس والے دروازے کو توڑنے لگے۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھلا پولیس کے ساتھ سرفراز اور افرام بھی اُس کمرے میں داخل ہوئے

لیکن اگلے ہی لمحے انہیں حیرت نے آہ گھیرا

یہاں تو کوئی نہیں ہے سر "ایک پولیس والے نے دوسرے سے کہا تو اُس نے واشروم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

جی سر وہ پولیس والا بات سمجھتے ہوئے واشروم کا دروازہ نوک کرنے لگا لیکن اُس کا کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"اُسے بھی توڑ دو" جیسے ہی پولیس والے نے تیز آواز میں کہا اُس دروازے کا لاک گھوما

آنے والا لمحے کے بارے میں شاید کسی نے نہیں سوچا تھا وہاں کھڑا ہر شخص آنیہ کی طرف دیکھ شاکد تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول دو قدم باہر آئی اُسکا حلیہ اُسکی آبِ بیتی بیان کر رہا تھا بجھرے بال پھٹے کپڑے جو اس نے دس دنوں سے پہن رکھے تھے

۔ منہ اور گردن پر زخموں کے نشان وہ آنکھیں بھکائے دو قدم اور باہر آہ کھڑی ہوئی

آنیہ "سرفراز کے منہ سے اپنا نام سُن اُسنے نے سر اوپر اٹھاتے ہوئے سامنے دیکھا تو" جیسے اُسکا دماغ گھومنے لگا

سامنے کھڑے پولیس والے، سرفراز اور ابراہیم اُسے ہی دیکھ رہے تھے ایک پل نہیں لگا تھا آنیہ کو زمین بوس ہونے میں۔۔۔۔۔

میری بچی سرفراز نے فوراً آگے بڑھ کر بیڈ شیٹ کھینچ آنیہ پر ڈالی اور اُسے پکارتے ہوئے
اُسکا منہ تھپتھپانے لگے۔۔۔۔۔

بابا میں ابھی ایسبولینس کا ارتج کرتا ہوں اسکی طبعیت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔

افراہیم کہتے موبائل پر نظریں جمائے وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب حوصلہ رکھے سب ٹھیک ہو جائے گا اب تو آپ کو اور بھی ہمت سے کام لینا ہوگا۔۔۔۔۔

پولیس والے نے سرفراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُنھیں تسلی دینی چاہی لیکن اذیت بھرے اس لمحے میں تسلی جیسے لفظ کی کوئی اہمیت نہیں تھی

- ہم انسان کبھی بھی دوسرے کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے جب تک ہم اُن لمحات کے احساس سے خود کو نہ گزار لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سرفراز صاحب سب کے ہمراہ آنیہ کو لے کر ہاسپٹل پہنچے

"افراہیم بیٹا اپنی ماں کو ابھی کچھ مت بتانا"

لیکن بابا "پلیز میرے بچے ابھی کچھ مت بتانا اُسے وہ آنیہ کو اس حالت میں دیکھ مر جائے گی"

جی بابا آپ پریشان نہیں ہو میں ماما کو کچھ نہیں بتاؤ گا جب تک آپ نہیں چاہے گے

آنیہ پیشنٹ کے ساتھ کون ہے؟ جیسے ہی نرس باہر آ کر پوچھنے لگی سرفراز جلدی سے آگے بڑھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی میں ہوں اُسکا فادر" آپکو ڈاکٹر احمد بلار ہے ہیں

بابا میں جاؤں؟

افراہیم نے جلدی سے پوچھا تو سرفراز صاحب نے تھکے ہوئے چہرے سے افراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو بیٹا میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ "وہ دونوں روانہ ہوئے اور نرس واپس روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھیے میں آپکو کوئی جھوٹی اُمید نہیں دلانا چاہتا لیکن آپ اُسکے فادر میں تو آپ کا جاننا بہت "ضروری ہے"

آپ کا نام؟ ڈاکٹر کچھ کہتے کہتے رُک سرفراز صاحب سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز۔۔۔۔۔ "سرفراز صاحب اپ بہت حوصلے سے میری بات سنئے ڈاکٹر احمد نے اپنے ہاتھ آپس میں جکڑتے ہوئے ٹیبل پر رکھے اور تھوڑا آگے کو جھکا

اگر میں یہ کہوں کہ اپنی بیٹی سے کسی نے بہت بڑی طرح دشمنی نبھائی ہے تو میں غلط نہیں کہوں گا

وہ بہت بُری طرح سے زخمی ہے جو زخم بیرونی اپ دیکھ چُکے ہیں وہ اُسکے اندرونی زخموں کے مقابل کچھ بھی نہیں

سرفراز صاحب کی آنکھوں میں نمی اُترائی تو افرامیم نے اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس کو سرفراز صاحب تمام چُکے تھے۔۔۔۔۔

اب سب سے بُری خبر یہ ہے کہ اُسکا نزوس بریک ڈاؤن ہوا ہے اور اُسکے بچنے کے چانسز بہت کم نظر آ رہے ہیں لیکن ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں

"کیا ہم آنیہ کو کسی اور ہسپتال میں شفٹ کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اُسے باہر لے جاسکتے ہیں؟"

افراہیم کے سوالات سُن ڈاکٹر احمد نے اپنے گلاسز اُتار ٹیبل پر رکھے۔۔۔۔۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ وہاں کے ڈاکٹر مجھ سے مختلف ہیں تو آپ یہ کر سکتے ہیں

سروہ پیشنٹ آنیہ کی طبعیت بہت بگڑ رہی ہے

"نرس نے جھٹ سے دروازہ کھول کر کہا تو ڈاکٹر جلدی سے اُس کے ساتھ روانہ ہوا"

بابا ہمت رکھیے پلیر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

نہیں افرایم بیٹا اب کچھ ٹھیک نہیں ہوگا تمہاری ماما؟ جب تمہاری ماما کو پتہ چلے گا تو؟

بابا ریلیکس ہو جائے اپ خود کو سنبھالیں گے تو ماما کو بھی ہم دونوں مل کر سنبھال لیں گے

ماضی -----

!اسلام علیکم

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو راحیلہ؟



اللہ کا شکر آمنہ بہن آپ سُنائے اور حسن کیسے ہو بیٹا؟

"ٹھیک ہوں ممانی" ممانی کیا گھر پر کوئی نہیں ہے؟

جیسے ہی وہ دونوں بیٹھیں حسن نے نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بیٹا ابراہیم اور سر فراز تو ابھی آفس سے نہیں آئے اور آنیہ اپنے روم میں ہے

اوکے ممافی۔۔ حسن کہتے ہی وہاں سے اُٹھ سیر ھیوں کی طرف بڑھا

راحیلہ نے ایک نظر باہر دروازے کی طرف دیکھا کیوں کہ ابراہیم کے آنے کا ٹائم ہو چکا تھا اور ابراہیم کو حسن کا آنا بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

آنہ ابھی شاور لے کر باہر نکلی ہی تھی کہ حسن روم کا دروازہ کھول مسکراتا ہوا اُس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنہ اپنی ہی دھن میں بالوں کو تولیے سے آزاد کرواتی ہوئی مرر کے سامنے آہ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلیک کالر کی سیمپل سی فراک پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی

جسکی آستینوں نے اسکے ہاتھوں کے کچھ حصے کو بھی ڈھانپ رکھا تھا

بلیک کالر کے سوٹ سے اُسکا سفید رنگ اور بھی نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی نیلی آنکھیں گھما گھما کر اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

جیسے ہی اُس نے ہاتھ کو م اٹھانے کے لیے بڑھایا کسی کی ہنسی نے اُسے چونکا دیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے حسن کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔

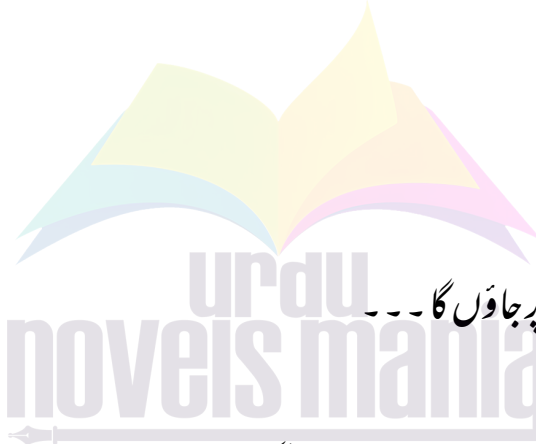
"ہا ہا ہا ڈر گئی" ڈر گئی

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ انیہ نے کلاک کی طرف دیکھ حسن سے پوچھا۔۔۔۔۔

واہ میری معصوم پری میرے لیے اتنا تیار ہوئی ہوا اپنے سوال پر غور کرو۔۔۔۔۔

حسن پلیر تم نیچے جاؤ میں آتی ہوں بھائی آنے والے ہیں آنیہ نے حسن کو باہر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی جگہ سے بالکل بھی نہیں ہلاتھا۔۔۔۔۔

پلیر حسن پلیر نہ۔۔۔۔۔



ڈرپوک لڑکی ایک شرط پر جاؤں گا۔۔۔

حسن ایک دم سرریس ہوتے ہوئے دو قدم اگے بڑھا تو آنیہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

کیسی شرط؟

حسن نے آنیہ کا ہاتھ تھام اُسے تھوڑا قریب کیا تو آنیہ کا رنگ سفید پڑنے لگا۔۔۔

حسن یہ کیا حرکت ہے؟

پلیز تم جاؤ میں آتی ہوں آنیہ کے گلیے بال اسکی گالوں کو چھوں رہے تھے حسن کا دل بے
بس ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

حسن نے اُن لٹوں کو کان کے پیچھے کیا تو آنیہ نے اپنی پلکیں جھکائی۔۔۔۔۔۔

پلیز حسن۔۔۔۔۔۔ اس بار آنیہ بہت آہستہ آواز میں بولی تو حسن نے مسکراتے ہوئے آنیہ کا
ہاتھ چھوڑا۔۔

www.urdu novels mania.com

ایم ویٹنگ۔۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہی وہاں سے نکلا لیکن آنیہ کو اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن جیسے ہی سیڑھیوں میں آیا اُسے افراتیم اور پراتا دیکھائی دیا۔۔۔۔۔۔

لو بھی اس کی کسی تھی۔۔۔۔ حسن دل میں سوچتا ہوا نیچے جانے لگا۔۔۔۔

کیسے ہیں بھائی؟ حسن نے مسکراتے ہوئے سلام کے بعد پوچھا۔۔۔۔
ایم فائن لیکن تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

"بھائی ماما کے ساتھ آیا تھا" وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم اوپر کہا گئے تھے ماما تو نیچے ہیں

وہ ممانی نے کہا تھا آنیہ کو بلا لاؤں "حسن کہتے ہی رُکا نہیں تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے
"ہوئے نیچے چلا گیا

www.urdu novels mania.com

حسن نے سیڑھیاں عبور کر پہلے آنیہ کے روم کی طرف دیکھا انیہ مرر کے سامنے کھڑی
مسکراتے ہوئے اپنے گیلیہ بالوں میں کنگھی کر رہی تھی

جس نکلنے والی چھوٹی چھوٹی بوندوں نے اُسکی فراک کو بھی گیلا کر دیا تھا افراہیم نے اُسکی طرف دیکھ دوسرے پل پھر سے نیچے کی طرف دیکھا جہاں سے کچھ دیر پہلے حسن جا رہا تھا

"اپنا دروازہ بند رکھا کرو آنیہ" افراہیم نے دروازہ بند کرنے سے پہلے آنیہ کو نصیحت کی

"اللہ تیرا شکر ہے حسن چلا گیا" آنیہ نے اوپر کی طرف دیکھ سوچا

یہ کیا حرکت تھی آج؟

آنیہ اب فون پر بہادر شیرینی بن حسن کی کلاس لینے کے موڈ میں تھی۔۔۔۔۔

کون سی حرکت؟ حسن جان کر بھی انجان بنا۔۔۔۔۔

اچھا جی اب یاد بھی نہیں؟ اس طرح ایک دن تم مجھے بھی بھول جاؤ گے حسن۔۔۔۔۔

آنہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو حسن کے دل گھبرانے لگا۔۔۔۔۔

آنہ یہ تمہاری سوچ ہے کیوں کہ تم اپنے پیار پر یقین نہیں رکھتی۔۔۔۔۔

لیکن مجھے اپنی محبت پر اتنا یقین ہے کہ میں سانس لینا تو بھول سکتا ہوں لیکن تمہیں نہیں

۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ آنہ کچھ بولتی میڈا سے ڈنر کا کسے روم میں پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

او کے حسن میں بعد میں بات کرتی ہوں ماما کھانے کے لیے بلوار ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

او کے یار بٹ آئی ریلی مس یو۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا ابھی آج تو ملے تھے اوکے بائے۔۔۔۔۔ آنیہ جلدی سے فون بند کر نیچے آئی

اسلامُ علیکم! بابا جانی۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ ؟؟؟؟

بلکل ٹھیک بابا جانی۔۔۔۔۔ آنیہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پُرجوش انداز میں کہا۔۔۔۔۔

کیسا گزرا آج کا دن؟
www.urdu novels mania.com

بہت بہت بہت ہی اچھا۔۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔۔ ویری گڈ

افراہیم نے بھی آج آنیہ کے چہرے پر الگ ہی چمک دیکھی۔۔۔۔۔

چلے اب کھانا شروع کریں آج تو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

راجیلہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو سب مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگے

● ● ● ● ● ● ● ●

افراہیم کے لیے ایک بہت اچھا رشتہ آیا ہے راحیلہ میں تو سوچ رہا تھا ہم کل ہی اُن کی طرف چلیں۔۔۔۔

کھانے کے دوران سرفراز صاحب کو آج اپنے دوست سے ہونے والی گفتگو یاد آئی تو وہ فوراً تانے لگے۔۔۔۔۔

مطلب بھائی کی شادی؟

آنیہ نے بہت خوشی سے پوچھا تو سرفراز صاحب نے اثبات میں سر کو جنبش دی

بیٹا ابھی تو لڑکی دیکھنے کا کہہ رہے ہیں -----

لیکن بابا آپ جانتے ہیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا ابراہیم نے بہت سنجیدگی سے اپنی بات کہی ---

www.urdu novels mania.com

لیکن بیٹا ہم اب چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی کر دی جائے کیا تمہاری خوشیاں دیکھنے کا کوئی حق نہیں؟

"لیکن بابا" ابراہیم بیٹا چھوڑ دو اب اپنی ضد

پلیز بھائی مان جائے نہ بہت مزا آئے گا آپ کی شادی پر اففف ہمارے گھر میں شادی ہوگی؟

میں تو بہت شاپنگ کروں گی

آنیہ "افراہیم کے پکارتے ہی آنیہ خاموش ہوئی جو خوشی میں بولتی ہی جا رہی تھی"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سوری بھائی لیکن مان جائے پلیز۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب آنیہ کو دیکھ مسکرائے "بابا پلیز ابھی میں شادی نہیں کرنا چاہتا اب مجھے فورس نہیں کریں"

افراہیم میری جان دیکھو تمہاری بہن کی شادی بھی کرنی ہے کل کو تو کیا اچھا لگے گا بڑا بھائی
شادی نہ کریں اور اُس سے چھوٹی بہن کی شادی ہو جائے لوگ باتیں بنائے گے میرے
بچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"او کے ماما جیسے آپ لوگ چاہے" ابراہیم کہتے ہی وہاں سے اُٹھ چلا گیا

لو بیگم اب دیر نہیں کرنی چاہیے اس سے پہلے کہ ہمارے بیٹے کا پھر سے موڈ چیلنج ہو کل ہی بات کچی کر آئے گے۔۔۔۔

کیا ہو گیا سر فراز حوصلہ رکھے ابھی لڑکی دیکھی نہیں اور؟

..... حال

راجیلہ حوصلہ رکھو اس لیے میں افراہیم کو منع کر رہا تھا لیکن وہ نہیں مانا اور تمہیں بھی ساتھ لے آیا، -----

سرفراز ہم نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا تھا پھر یہ سب ہماری بیٹی کے ساتھ ہی کیوں ہوا؟

راجیلہ نے روتے ہوئے سرفراز کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

تم بس دعا کرو راحیلہ ہماری بچی کو کچھ نہ ہو اولاد کی تکلیف اس دنیا میں سب سے اذیت ناک چیز ہے

ماں باپ کے لیے اپنی اولاد کو کسی بھی تکلیف میں دیکھنا اور اُسے برداشت کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔

آج تین دن گزر گئے تھے لیکن آنیہ کی پلکوں میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی وہ کسی بے جان چیز کی طرح تین دن سے ہاسپٹل کے بیڈ پر ایک ہی پوزیشن میں پڑی تھی

چہرے، گردن اور ہاتھوں پر نشان ابھی تک واضح نظر آ رہے تھے۔۔۔

راحیلہ نے کتنی ہی کوشش کی تھی کہ وہ آنیہ کا لباس ہٹا کر اُسکے جسم پر بھی نشانات دیکھے لیکن وہ اتنی ہمت کر ہی نہیں پا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ یہ چائے پی لو تم کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہو "سرفراز صاحب نے کمرے میں اتے ہی "اُنکی طرف چائے کا کپ بڑھاتے ہوئے کہا

آمنہ نے کوئی رابطہ کیا؟ راحیلہ نے کپ تھامتے ہوئے سرفراز صاحب سے پوچھا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

اور ابراہیم کہاں ہے؟ تین دن سے وہ ہاسپٹل نہیں آیا؟

وہ آفس کے کاموں میں مصروف ہے کال کرتا ہے وہ روز۔۔۔

سچ تو یہ ہے وہ اپنی بہن کو اس حال میں نہیں سکتا شاید اس لیے آفس کے کام کا بھانہ بنا رہا ہے۔۔۔۔۔

ہممم سہی کہ رہے ہیں آپ کتنے خوش تھے ہم سب

"راحیلہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور آنیہ کے چہرے پر نظریں جمائی"

بس اللہ سے دعا کرو راحیلہ میری بیٹی جلدی اپنی آنکھیں کھول دیں اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟
سرفراز صاحب نے آگے بڑھ کر آنیہ کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

آپ ہمت مت ہارے اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

انشاء اللہ۔۔۔۔۔

تیسرا دن بھی اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا ڈاکٹر احمد انیہ کو دیکھنے آرہے تھے جب انیہ کے روم سے سرفراز صاحب تیزی سے باہر نکلتے دیکھائی دیئے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر احمد وہ انیہ میری بیٹی کے ہاتھ میں حرکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کب؟ ڈاکٹر احمد تیزی سے انیہ کے روم کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

"آپ لوگ باہر جائے پلیز" سرفراز راحیلہ کے ہمراہ روم سے باہر آ گئے

کچھ ٹائم میں ڈاکٹر احمد نے باہر آں کر خوشخبری سنائی
www.urdu novels mania.com

"سرفراز صاحب آپ کی دُعا میں رنگ لے آئیں ہیں آپ کی بیٹی کو ہوش آ گیا ہے"

سرفراز صاحب نے راحیلہ کی طرف دیکھا تو اس نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ میڈیسن کے زیر اثر سو رہی ہے آپ میرے ساتھ آئیں۔۔۔۔۔

جی سرفراز صاحب ڈاکٹر احمد کے ساتھ اُسکے آفس میں آہ بیٹھے۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب آپ کی بیٹی کن حالات سے گزری ہے اس کا اندازہ آپ اُسکی حالت دیکھ بخوبی لگا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

اب آپ کو ایک بات اپنے ذہن میں رکھنی ہوگی اُس بچی کو واپس زندگی کی طرف لانا آپکی اولین ترجیح ہوگی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟

سرفراز صاحب نظریں جُھکائے بس ڈاکٹر کی بات سُن رہے تھے لیکن اُنکا جواب نہیں دے رہے تھے۔۔۔

سرفراز صاحب سب سے پہلے اپ یہ سمجھ لیں جو کچھ بھی اُسکے ساتھ ہوا اُس میں آپکا یا اُسکا کوئی قصور نہیں

اس لیے اب اُسے اپنی توجہ کی بہت ضرورت ہوگی اگر ایسا نہیں ہوا تو اس کے نتائج بہت بُرے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب اپ غلط سمجھ رہے ہیں وہ میری بیٹی میری جان ہے میں جانتا ہوں اس سب میں اُس کا کوئی قصور نہیں

وہ تو بہت خوش تھی اپنے بھائی کی شادی سے ہم اُسکی مرضی سے ہی اُسکا نکاح کر رہے تھے پھر یہ نہیں کیسے؟

چلے شکر ہے آپ کو خود ہی اس بات کا اندازہ ہے ورنہ ایسے کیسز میں والدین کو سمجھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

اُسکے ہوش میں آتے ہی ہمیں سب سے پہلے پولیس کو انفارم کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

جی میں جانتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس درندے کو میں سزائے موت تک لے جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ آنیہ کے بال سہلاتے ہوئے اُسکے اُٹھنے کا انتظار کر رہی تھی

لیکن ابھی تک آنیہ سو رہی تھی راحیلہ نے وہی ٹیک لگائے آنکھیں موند لیں اسکا ہاتھ ابھی بھی آنیہ کے بالوں میں تھا۔۔۔۔۔

ابھی راحیلہ نیند کی وادی میں اتری ہی تھی کہ آنیہ چیختی ہوئی اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آنہ میری جان" راحیلہ فوراً کھڑی ہو کر اُسے سنبھالنے لگی

"چھوڑ دو مجھے" "مجھے چھوڑ دو"۔ "پلیز مجھے گھر جانا ہے"

میری بچی ہوش کرو میں تمہاری ماما تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔۔

نہیں مجھے چھوڑو مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔

آنہ دیوانہ وار چلا رہی تھی جب سرفراز صاحب باہر اُسکی آواز سنتے ہی ڈاکٹر کو بلوالائے

www.urdu novels mania.com

مجھے جانے دیں پلیز مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب نے روم میں آتے ہی آنیہ کو نیند کا انجیکشن دیا اور اُسکے والدین کو تسلی دے کر وہ چلے گئے۔۔۔۔۔

اپ افرایم کو بتادیں کہ آنیہ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔

ہاں میں ابھی فون کرتا ہوں تم تھوڑی دیر سو جاؤ رات کافی ہوگئی ہے

سرفراز صاحب جیب سے موبائل نکالتے ہوئے روم سے باہر نکلے ہر طرف سناٹا سا چھایا "ہوا تھارات کے دو بج رہے تھے سرفراز صاحب نے افرایم کا نمبر ملایا تو افرایم پہلی بیل پر کال ریسیو کر چکا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

خیریت بابا اس وقت کال؟

بیٹا آنیہ کو ہوش آگیا ہے تم صبح آفس جانے سے پہلے ہاسپٹل چکر لگا لینا تمہاری ماما بھی تمہارے لیے پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔

جی بابا کیسی طبعیت ہے اب آنیہ کی؟

بس بیٹا اللہ کا شکر ہوش آگیا ہے باقی جس حادثے سے وہ گزری ہے اللہ نے چاہا تو وہ جلد اُس سب سے باہر آجائے گی۔۔۔۔۔

انشاء اللہ بابا۔۔۔۔۔

صبح کی پہلی کرن راحیلہ کے چہرے پر پڑی تو فوراً اٹھ بیٹھی آنیہ ابھی بھی سو رہی تھی نرس پاس کھڑی آنیہ کی ڈرپ چینج کر رہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

بعد میں تو نہیں جاگی تھیں یہ؟ نرس نے راحیلہ کی طرف دیکھ سوال کیا۔۔۔۔۔

"نہیں" گڈ

سرفراز صاحب نماز پڑھ روم میں آئے تو راحیلہ آنیہ کے پاس کھڑی اُسکے زخموں کو ہاتھ سے چھو کر دیکھ رہی تھی

سرفراز صاحب کو دیکھتے ہی وہ قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

.....
ہمت رکھو راحیلہ جس خدا نے یہاں تک کا سفر طے کروایا ہے آگے بھی وہ ہی بہتر کرنے والا ہے۔۔۔۔

مجھے کیوں نہیں یقین آتا سرفراز کیا ہو گیا میری بچی کے ساتھ۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

پریشان نہیں ہو راحیلہ بس دُعا کرو۔۔۔۔۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب راحیلہ آنیہ کی آواز پر چونکی۔۔۔

پلیز مجھے گھر جانے دیں پلیز مجھے گھر جانا ہے چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔

آنیہ بند آنکھوں سے چلا رہی تھی راحیلہ جھٹ سے اُسکے قریب گئی اور اُسے اپنے حصار میں لیے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

تبھی افراہیم کمرے میں آیا اور سامنے کا منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے پلیز مجھے گھر جانے دو، "میری بچی آنکھیں کھولو میری جان میں ہوں تمہاری ماں"

میں ڈاکٹر کو بلا لاؤں؟

نہیں افراہیم بیٹا وہ پھر نیند کا انجیکشن دیں گے رہنے دو۔۔۔۔۔

آنہ نے اپنی پلکیں کو تھوڑی سی حرکت دی تو راحیلہ اُسکا منہ تھپتھپانے لگی۔۔۔

انکھیں کھولو آنہ تمہاری ماما ہے نہ تمہارے پاس میری جان۔۔۔۔۔

آنہ نے آنکھیں کھول راحیلہ کی طرف دیکھا تو ایک پل ضائع کیے بغیر راحیلہ سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

افراہیم کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

بس کرو میری جان اب تم ہمارے پاس ہو کچھ نہیں ہوگا تمہارے بابا تمہیں اس حال میں دیکھے گے تو۔۔۔

نہیں نہیں ماما پلیز بابا کو یہاں مت لے کر آنا ماما پلیز۔۔۔۔۔

لیکن میری جان وہ دو تین راتوں سے سوئے نہیں تمہارے ہوش میں آنے کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پلیز ماما میں بابا جانی کا سامنا نہیں کر پاؤں گی انیہ راحیلہ سے روتی ہوئی التجاء کر رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ راحیلہ کچھ اور بولتی سرفراز صاحب دروازہ کھول اندر آ گئے۔۔۔۔۔

اُن کو دیکھتے ہی راحیلہ نے اُنہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

آنیہ ابھی بھی راحیلہ میں منہ چُھپائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب بغیر کوئی سوال کیے روم سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

آنیہ خود کو سنبھالو میری بچی ایسے خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔۔۔

ماما پلیز مجھے مار دیں میں زندہ نہیں رہنا چاہتی میں بھائی اور بابا کا سامنا نہیں کر سکتی

کیسی باتیں کر رہی ہو آنیہ ادھر دیکھو میری طرف "راجیلہ نے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا" -----

میری جان ہم جانتے ہیں اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں پھر کیوں ایسا سوچ رہی ہو؟

لیکن ماما یہ دیکھے یہ بھی دیکھے وہ کیا سوچے گے مجھے ایسے دیکھ کر کیا میرے زخم میری اذیت بیان نہیں کر رہے؟

www.urdu novels mania.com

انیہ نے اپنے زخم چھوں کر راجیلہ کو دیکھائے -----

آننیہ بس کر دو میری بچی جب ہم سب تمہارے ساتھ ہیں تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟

آنیہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا راحیلہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو آنسوؤں سے تر تھا وہ اس دنیا سے بیگانی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

راحیلہ نے اُسے آرام سے بستر پر لٹایا اور اس کا چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج سنڈے کا دن تھا۔ آنیہ سرفراز، راحیلہ اور افرام کے ساتھ افرام کے لیے لڑکی دیکھنے آئے تھے۔

بابا کب آئے گی بھابھی؟

آنیہ نے سرفراز صاحب کے کان میں سرگوشی کی تو افرام اور راحیلہ بھی اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آجائے گی ابھی تھوڑا سا انتظار میری جان۔۔۔۔۔

آنہ جواب سُن سیدھی ہوئی تو افرام اہم اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

آنہ اُسے اگنور کر ادھر ادھر نظریں گھا کر گھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نمرہ اپنی ماں کے ساتھ آں صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔

وہ لمبے بالوں والی لڑکی رنگ گورا موٹی موٹی آنکھیں بہت سلیقے سے سر پر دوپٹہ لیے آنکھیں جھکائے بیٹھی سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا نام ہے آپکا بیٹا؟ یہ سوال راحیلہ کی طرف کیا گیا تھا۔۔۔۔۔
"نمرہ"

کیا اسجو کیشن آپکی؟

"ایم ایس سی"

وہ بہت مختصر سے جواب دے رہی تھی افرامیم نے ابھی تک اُسکی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا وہ موبائل پر ہی انگلیاں گھما رہا تھا۔۔۔۔

راجیلہ کو وہ پہلی نظر میں ہی بہت پیاری لگی تھی اُنہوں نے سرفراز صاحب کو اشارے سے اپنا فیصلہ سنایا۔-----

جاؤ نمرہ افراتیم کو اپنا گھر دیکھاؤ بیٹا۔۔۔۔۔

نمرہ کی ماں نے افراتیم کا موبائل میں گھسنا نوٹ کیا تو اپنی بیٹی کو اس کے ساتھ جانے کا کہا

جی ماما نمرہ اُٹھ کھڑی ہوئی تو افرامیم ابھی ابھی اپنی پوزیشن میں بیٹھا تھا جیسے کچھ سُنا ہی نہ ہو

افرامیم "سرفراز کے پکارنے پر افرامیم نے اُن کی طرف دیکھا تو سرفراز نے نمرہ کی " طرف دیکھا جو پاس کھڑی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اے افرامیم بات سمجھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکے ساتھ چلا گیا۔

کیا میں آپ پر ٹرسٹ کر سکتی ہوں؟ نمرہ نے سیرٹھیاں عبور کرتے ہوئے افرامیم کی طرف دیکھ پوچھا۔

www.urdu novels mania.com

کیوں؟ نہیں کرنا چاہیے؟

ایسی بات نہیں لیکن مجھے لگتا ہے آپ میری ہیلپ کر سکتے ہیں۔

وہ کیسے؟

آپ اس رشتے سے انکار کر دیں پلیز میں کسی کو لائیک کرتی ہوں اور اُسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اگر ایسا نہ ہوا تو میں شادی کی بعد اُس کے ساتھ بھاگ جاؤ گی پھر مت کہنیے گا بتایا نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی اور افرامیم ٹکلی باندھے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟

بلکل 100% سمجھ رہا ہوں اب آپ میری بات غور سے سُنے پہلی بات میں اس رشتے سے یہاں آنے سے پہلے ہی انکار کر چکا ہوں اور اُسکا نتیجہ بھی آپ کے سامنے ہوں

دوسری بات آپ شادی سے پہلے بھاگیں یا بعد میں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اس بار حیران ہونے کی باری نمبرہ کی تھی وہ منہ اور آنکھیں کھولے اُسے دیکھے جارہی تھی۔

میری طرف سے آپ کو کھلی پریشن ہے چلیں نیچے؟

"ہممم" نمبرہ کی بولتی بند ہو گئی تھی وہ خاموشی سے نیچے کی طرف چل دی

اما میری طرف سے توہاں ہے آپ نمبرہ سے پوچھ لیں۔

افراہیم نے بیٹھتے ہی ماں کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

سُنتے ہی راحیلہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور وہ فوراً نمرہ کی ماں سے مخاطب ہوئی۔۔۔

میں چاہتی ہوں آپ نمرہ سے ایک بار پوچھ لیں تو ہم آج ہی رسم کر لیں۔۔۔۔۔

راحیلہ کے کہتے ہی نمرہ نے آنکھیں پھاڑا فراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ہماری بیٹی کو کوئی اعتراض نہیں ہم اپنی بیٹی سے پہلے ہی بات کر چکے ہیں آپ بسم اللہ کریں۔۔۔۔۔

راحیلہ اور سرفراز صاحب نے ایک پل صنّاع کیے بغیر رسم کی اور کھانا کھاتے ہی اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

میری جان خوش کر دیا آج تم نے "راحیلہ نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے افرامیم کے ماتھے پر پیار کیا

اب ایک اور بات کا فیصلہ کرنا ہوگا ہم سب کو مل کر۔۔۔۔۔

وہ کیا؟ راحیلہ نے آنیہ کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

قیوم صاحب بھی ہماری آنیہ کا ہاتھ حسن کے لیے مانگ رہے ہیں تو اپنی اپنی رائے بتاؤ سب۔۔۔۔۔

بابا مجھے تو وہ لڑکا ویسے ہی پسند نہیں.... افرامیم نے سب سے پہلی رائے دی تو آنیہ کا دل جیسے کسی نے ہاتھوں میں دبایا ہو۔۔۔۔۔

مجھے تو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ کو نہیں لگتا ہم آنیہ کے معاملے میں جلد بازی کر رہے ہیں؟

ارے نہیں بیگم میں سوچ رہا تھا ہم افراہیم کی شادی پر آنیہ کا نکاح کر دیں تو کیسا رہے گا؟

آئیڈیا تو بُرا نہیں... راجیلہ نے بھی سرفراز کے فیصلے میں اُنکا ساتھ دیا تو افرامیم خاموش ہو گیا۔۔

آنیہ کی خوشی کا اندازہ اسکی آنکھوں کی چمک سے کوئی بھی لگا سکتا تھا وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔۔۔۔۔

جب انسان اندر سے خوش ہو تو اُسے اپنے ارد گرد کا ماحول بھی اچھا لگنے لگتا ہے انیہ کو بھی اچانک ماحول خوشگوار اور موسم خوبصورت لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے انجوائے کر رہی تھی ہر چیز سے بے نیاز۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی آنیہ نے حسن کو کال ملائی۔۔۔۔۔

تم سوچ بھی نہیں سکتے حسن میں کتنی خوش ہوں۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ ہماری سٹوری میں نہ کوئی ویلن نہ کوئی سید سین مطلب محبت اتنی آسانی سے بھی مل سکتی ہے؟

آنیہ جھومتی ہوئی بیڈ پر گر گری سانس لیتی ہوئی چھت کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

تو تم کیا چاہتی تھی؟ ہماری سٹوری میں ویلن ہو اور اختتام سیڈ؟

اچھا اچھا بولو حسن بس مجھے خوشی میں کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا میں کیا بول رہی ہوں کیوں بول رہی ہوں۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا آنیہ تم تو اس وقت مجھے پاگل لگ رہی ہو کیا سچ میں اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے؟

کوئی شک ہے تو بتاؤ؟

نہیں شک تو نہیں لیکن تم نے کبھی اپنے پیار کا اظہار بھی تو نہیں کیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کیا اظہار؟ میری تو تمہارے لیے بولی جانے والی ہر بات میں پیار ہوتا ہے لیکن شاید تم میں ہی محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں۔۔۔۔۔

واہ واہ کیا بات ہے؟ چلو پھر اس خوشی کے موقع پر میں ایک بات مان لو۔۔۔۔۔

کون سی بات؟ آنیہ جھٹ سے اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

www.urduNovelsMania.com

کل لپنج ہم ساتھ کرے گے اوکے؟ پلیز آنیہ منع نہیں کرنا۔۔۔۔۔

لیکن حسن۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں بس کل ہم لپنج ساتھ کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے بابا کر لے لیں ساتھ خوش؟

بہت خوش --- ہا ہا ہا ---

افراہیم کیا سچ میں تمہیں وہ لڑکی بہت پسند آتی؟

راحیلہ نے بیٹھتے ہوئے اُس سے پوچھا لیکن افراہیم کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے کے باعث اپنی ماں کی بات نہ سُن سکا۔۔۔۔۔

..... افراہیم بیٹا تمہاری ماں کچھ پوچھ رہی ہے

جی؟ کیا؟ کیا کہا بابا؟؟؟

میں نے پوچھا کیا تمہیں واقعی میں وہ لڑکی بہت پسند آتی؟

جی ماما چھی لگی مجھے وہ لڑکی۔۔۔۔۔

گڈ تو بس اب ہمیں دیر نہیں کرنی آنیہ کے سارے معاملات طے کر ہمیں اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھنی ہیں۔۔۔۔۔

بابا کیا سچ میں آپ کو آنیہ کے لیے حسن ٹھیک لگتا ہے؟

کیوں میرے بچے کیا کوئی کمی ہے اُس میں؟ اگر ایسا کچھ ہے تو بتاؤ ہم سوچے گے اس بارے میں۔۔۔۔۔

بابا اُس میں بہت بچپنا ہے " تو میری جان ہم کون سا آج ہی آنیہ کو رخصت کر رہے ہیں ہماری بچی بھی تو میچور نہیں

ماما آپ کی بات بھی ٹھیک ہے چلے جیسا آپ سب کو مناسب لگے۔۔۔۔۔

حال -----

وہ ابھی آپ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی سرفراز "راحیلہ روم سے باہر آئی تو سرفراز صاحب پہلے ہی اُنکا انتظار کر رہے تھے

میری بیٹی ٹھیک تو ہے؟" سرفراز صاحب کو خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر وہ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں پھر بھی وہ راحیلہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

راحیلہ بیگم خاموشی سے نظریں جھکا گئی تھی اُس دن کے بعد سرفراز صاحب نے کوئی سوال نہیں کیا

www.urdu novels mania.com

وہ بس آنیہ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرنے لگے تاکہ وہ اُس سے مل سکے اُسے پیار کر سکے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ آنیہ کی طبیعت کافی بہتر ہو رہی تھی اُسکے زخموں کے نشان اب مدھم پڑنے لگے تھے لیکن خاموشی آج بھی پہلے دن کے جیسے تھی۔۔۔

پولیس والے ابھی تک آنیہ کا بیان لینے میں ناکام تھے وہ کچھ سُنتی نہیں تھی یا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

آج آنیہ کو گھرا لے 5 دن ہو گئے تھے وہ بس اپنے بستر پر لیٹی چھت کو گھورتی رہتی یا راحیلہ کے کھلانے سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتی۔۔۔۔۔

نیند تو آج بھی اُس پر حرام تھی آنکھیں بند کرتے ہی اُسکے وجود کو کوئی جھکڑ لیتا پھر وہ چیختی چلاتی خود کو پُھڑوانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔

آپ کیوں خاموش ہو گئے ہیں سرفراز؟ راحیلہ نے سرفراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ
..... اُن سے پوچھا

میں اپنی بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں اُسے پیار کرنا چاہتا ہوں راحیلہ اُس سے کہو مجھ سے مل لے
ایک بار۔۔۔۔۔

سرفراز اُسے تھوڑا سا ٹائم دیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نہیں کچھ ٹھیک نے نہیں ہوگا راحیلہ اب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔

آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں؟

"تو کیسا سوچوں میں راحیلہ بتاؤ کیسا سوچوں" کون شادی کرے گا ہماری بیٹی سے بتاؤ

www.urdu novels mania.com

راحیلہ سرفراز کے گھٹنوں میں بیٹھی تو سرفراز نے حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ سرفراز کا ہاتھ تھام بیٹھی اپنی بات شروع کر چکی تھی۔۔۔

میں جانتی تھی سرفراز آپ سب سے زیادہ اس بات پر ہی پریشان ہیں لیکن آپ فکر مت کریں میرے پاس اس مسئلے کا حل موجود ہے۔۔۔۔۔

حل؟

"جی بلکل ہم آنیہ کی شادی افرام سے کر دیں گے" یہ تم کیا بات کر رہی ہو راحیلہ

سرفراز اپنا ہاتھ کھینچ ایک دم کھڑے ہوئے تو راحیلہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اُسکا بھائی ہے شاید تم بھول گئی ہو۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میں کچھ نہیں بھولی سرفراز لیکن شاید آپ اپنے اچھے پن میں یہ بھول گئے ہیں کہ وہ سگے بہن بھائی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

راحیلہ ہوش میں او تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟

سرفراز میں مانتی ہوں زندگی میں آپ نے مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی جس کے چلتے مجھے کبھی آپ سے کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی پلیز سرفراز ایک بار میری پہلی اور آخری گزارش سمجھ کر میری بات کے بارے میں سوچے تو۔۔۔۔۔

راحیلہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آخر تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟

سرفراز صاحب اپنی بات کہتے ہی اپنے روم سے نکل آئیہ کے روم کی طرف بڑھے

۔۔۔۔۔

جیسے وہ دروازہ کھول اندر داخل ہونے آئیہ نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔۔۔

کمرے میں لائٹ اوٹ تھی لیکن کھڑکیوں سے اندر آتی روشنی میں آئیہ کا چہرہ وہ باآسانی دیکھ سکتے تھے۔۔۔

سرفراز صاحب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے آنیہ کے قریب آہ بیٹھے۔۔۔۔۔

میری جان اٹھوا اپنے بابا سے مل لو بات کرو آنیہ "سرفراز صاحب نے آنیہ کے بال "سہلاتے ہوئے بہت پیار سے کہا اور اُسکے ماتھے پر پیار کرنے کے لیے جھکے

یہ لمحہ آنیہ کے لیے بہت کمزور ثابت ہوا ہم ہمیشہ اپنوں کے پیار کے سامنے ہار جاتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں ضد چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔

آنیہ فوراً سرفراز صاحب کی آغوش میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ میری بچی "سرفراز صاحب اُسے خود میں سمیٹ رونے لگے اُنکے آنسو آنیہ کے "بالوں کو بھیگورہے تھے جسکو وہ بہت اچھے سے محسوس کر رہی تھی

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے لیکن آنیہ اپنے روم سے باہر نہیں نکلی تھی

پولیس والے سرفراز صاحب کے ساتھ آنیہ کے روم میں آتے اور نئے نئے سوال کر چلے جاتے ابھی تک وہ ایک بھی ثبوت نہیں ڈھونڈ پائے تھے۔۔۔۔۔

آنہ بہت کم بولتی جتنی بات اُس سے ہو چھی جاتی وہ مختصر سا جواب دے دیتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم کا سامنا ابھی تک آنہ سے نہیں ہوا تھا وہ صبح جلدی آفس جاتا اور رات دیر سے واپس آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

راحیلہ کیا میں ایک بار آمنہ سے بات کروں؟

سرفراز صاحب نے کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا تو راحیلہ نے سر اٹھا کر اُن کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے سرفراز کہ اس بات کی گنجائش ابھی باقی ہے کیا آپ وہ الفاظ بھول گئے ہیں؟

میں کچھ نہیں بھولا راحیلہ لیکن تم آنیہ کی حالت تو دیکھ رہی ہو کیا کروں میں بتاؤ۔۔۔۔۔

راحیلہ آج دوبارہ سے سرفراز کے قریب بیٹھ اُنکا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔۔۔

میری بات مان لیں سرفراز ہماری بیٹی ساری زندگی ہمارے پاس رہے گی ہماری آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔

راحیلہ آنیہ اپنے اور افرام کے بارے میں کچھ نہیں جانتی وہ کیسے یہ سب سمجھ پائے گی۔۔۔۔۔

میں اپنی بیٹی کو اور تکلیف نہیں دینا چاہتا راحیلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز آپ سوچے ہم آنیہ کی شادی کسی اور کر دیتے ہیں کیا آپ اس بات کی ضمانت دیں گے کہ وہ لوگ ہماری بیٹی کو خوش رکھے گے؟

وہ ہماری بیٹی کا بُرا وقت کبھی اُسے بھولنے نہیں دیں گے سرفراز۔۔۔۔۔

"لیکن آنیہ نہیں مانے گی" تو ہم منائے گے سرفراز

اور اگر ابراہیم ہی نہ مانا تو؟

ایسا سوچیے گا بھی مت وہ آپ کی بہت عزت و قدر کرتا ہے وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گا

www.urdu novels mania.com

راحیلہ اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہے تو تم ہی ابراہیم اور آنیہ سے بات کرو مجھ میں اب بالکل ہمت نہیں میں اپنے بچوں کو دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

آپ بالکل فکر نہیں کریں سرفراز میں سب سنبھال لوں گی میں سب دیکھ لوں گی میں ابھی
افراہیم سے بات کر کے آتی ہوں۔۔۔۔

راحیلہ ایک پل بھی ضائع کیے بغیر آنسو صاف کرتی ہوئی افراہیم کے روم کی طرف چل
دی۔۔۔۔۔

جیسے ہی راحیلہ نے افراہیم کا دروازہ نوک کیا اُس نے آواز لگائی۔۔۔
آجائے "ماما آپ؟"

.....ہاں بیٹا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے
www.urdu novels mania.com

جی ماما بولیے۔۔۔۔۔ افراہیم نے ماں کو ہاتھوں سے تھام اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا تم جانتے ہو بلکہ تمہیں تو سب یاد ہو گا جب سرفراز نے ہمیں سہارا دیا تھا۔۔۔۔

اجی ماما مجھے بہت اچھے سے یاد ہے سب لیکن

بیٹا تم جانتے ہو اُنہوں نے ساری زندگی ہماری حق تلفی نہیں کی تم میں اور آنیہ میں کبھی
فرق نہیں کیا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں سب لیکن آپ یہ سب؟

میری جان وقت آگیا ہے کہ ہم اُنکے کیے گئے ہم پر تمام احسانوں کو نظر میں رکھتے ہوئے
اُن کے بُرے وقت میں اُنکا ساتھ دیں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے افراہیم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا تم آنیہ سے نکاح کر لو "ماما" افراہیم نے پوری آنکھیں کھولے حیرت سے ماما
کہا۔۔۔۔۔

انکار مت کرنا افرایم ورنہ میں سرفراز کے سامنے کبھی سر نہیں اٹھا سکوں گی۔۔۔

لیکن ماما میری بات تو سُنے "افرایم نے راحیلہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام نیچے کیے"

ماما وہ نہیں مانے گی آپ جانتی ہیں وہ اپنے اور میرے رشتے سے بالکل انجان ہے

بیٹا تم تو انجان نہیں ہونہ تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

ماما میں آپکی یا بابا کی بات رد نہیں کرنا چاہتا میں جانتا ہوں اُنہوں نے ساری زندگی مجھے اپنے بابا کی کمی نہیں محسوس ہونے دی

لیکن آنیہ کے لیے یہ بہت مشکل ہوگا ماما آپ کیوں اس، تکلیف میں ڈالنا چاہتی ہیں

میرے بچے آج کچھ دنوں کی تکلیف یا چند مہینوں کی تکلیف اس تکلیف کے آگے کچھ نہیں
جو اُسے ساری زندگی سہنی پڑے گی اگر ہم نے یہ فیصلہ نہ کیا تو۔۔۔۔۔

اما آپ پریشان نہیں ہو پلیز جیسا آپ اور بابا چاہے گے ویسا ہی ہوگا۔۔۔

افراہیم نے راحیلہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور اُسکے ماتھے پر پیار کیا

۔۔۔۔۔

راحیلہ سیڑھیوں کی طرف جاتے جاتے رُکی اُسکی نظریں آنیہ کے روم پر تھی کچھ دیر وہاں
کھڑے رہ کر سوچنے کے بعد راحیلہ آنیہ کے روم کی طرف بڑھی۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا راحیلہ کی نظر آنیہ پر پڑی وہ فرش پر بیٹھی زمین پر انگلیاں پھیر رہی تھی

۔۔۔۔۔

آنہ میری جان یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ راحیلہ فوراً اُسکی طرف بڑھی۔۔۔۔

آنہ میرے بچے رات کے بارہ بج چکے ہیں تم سوئی کیوں نہیں۔۔۔۔

مقابل مکمل خاموشی تھی آنہ ابھی بھی فرش پر انگلی گھما رہی تھی۔۔

آنہ بولو کچھ میری جان تمہاری یہ خاموشی اندر ہی اندر تمہیں ختم کر دے گی۔۔۔۔۔

راحیلہ کی بات سن آنہ کا ہاتھ رُکا اُس نے اپنی پلکیں اٹھا کر اُنکی طرف دیکھا اور اچانک ہنسنے لگی

www.urdu novels mania.com

راحیلہ ٹکلی باندھے اُسکے چہرے پر بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل ہنستے ہوئے آنہ کے آنسوؤں بہہ پر اُسکی شرٹ کو بھیگنے لگے۔۔۔۔۔

آنیہ "مت کرو ایسا۔۔۔۔۔"

آپکو پتا ہے ہمارے اندر کا احساس ہی ہمارے زندہ رہنے کی وجہ بنتا ہے، چاہے وہ کوئی خوشی کا احساس ہو یا غم کا۔۔۔۔۔

آپکو لگتا ہے ماما میرے اندر ابھی احساس باقی ہے؟

نہیں ماما اُسنے آپکی بیٹی کو مار دیا ہے ماما اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے مجھے سمجھ نہیں آتی ماما میں کس بات پر روؤں کس بات پر ہنسوں۔۔۔۔۔

آنیہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر دیوانہ وار چلانے لگی تو راحیلہ نے آگے بڑھ کر اُسے سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

دیکھے ماما اُسنے آپکی بیٹی کو نوچ نوچ کر اندر دواہر سے ختم کر دیا ہے مجھے اب کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا مجھے تکلیف بھی نہیں ہوتی رونا بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔

ششششش بس بس آنیہ خاموش ہو جاؤ میری جان

جیسے ہی راحیلہ نے آنیہ کو اپنے ساتھ لگایا وہ اُنکی بانہوں میں جھول گئی تھی ہر غم کو بھول " وہ دنیا سے بیگانہ ہو گئی تو افرامیم جو آنیہ کی آواز سن دروازے میں آہ کھڑا ہوا تھا فوراً ماں کے چلانے پر آگے بڑھا۔۔۔

"بیٹا اسے بیڈ پر لیٹا دو" آرام سے

آج آنیہ پہلی بار بہت تیاری کے ساتھ حسن کو ملنے آئی تھی

حسن تو آنیہ سے نگاہیں ہی نہیں ہٹا پارہا تھا وہ وائٹ پینٹ کے ساتھ بلیک شارٹ فراک پہنے بالوں کی ٹیل پونی کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ کیا سچ میں انکل مان گئے ہیں؟

سچ بتاؤں تو مجھے بھی یقین نہیں آ رہا حسن بابا تو بھائی کی شادی پر ہمارے نکاح کا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔

سچ میں؟

"بلکل سچ" آنیہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی چیز سے پریشان ہو
تم کنفیوز کیوں ہو رہی ہو؟ کوئی پریشانی ہے؟

مجھے لگتا ہے حسن ایسے ملنا ٹھیک نہیں پلیز اب میں جاؤں؟

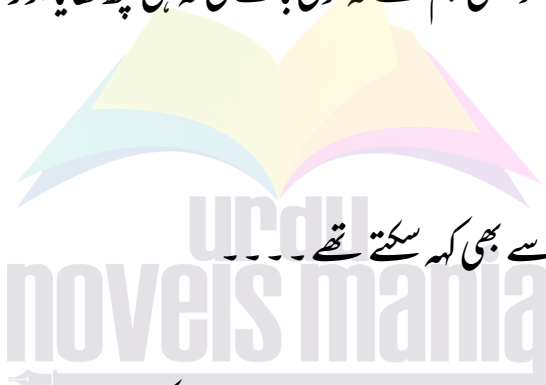
آنیہ کی بات سنتے ہی حسن کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔۔۔۔۔

آنہ پر اہلم کیا ہے آخر؟ پہلی بار تم مجھے ملنے آئی ہو اور اپنی حرکتیں چیک کرو۔۔۔۔

حسن تھوڑا غصہ دیکھتا ہوا بولا تو آنہ نے گھور کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اچھا سوری لیکن یاد دیکھو ابھی ہم نے نہ کوئی بات کی نہ ہی کچھ کھایا اور تم جانے کا کہہ رہی ہو

۔۔۔



حسن یہ بات تم آرام سے بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔۔

اچھا بابا سوری کر رہا ہوں یہ لوکان پکڑ لیے اب تو معاف کر دو۔۔۔۔

ہا ہا ہا یہ کیا کر رہے ہو اوکے اوکے ہاتھ نیچے کرو لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

مجھے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں آنیہ جب تم میرے سامنے ہوتی ہو تو میں اپنے ارد گرد کے ماحول سے غافل ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔

حسن نے آنیہ کے چہرے پر نظریں جمائے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو انیہ اپنی پلکیں جھٹکا گئی۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا میں تو ریاض صاحب سے بات کر لی ہیں ہمیں منگنی کے چکر میں نہیں پڑنا ہم تو جلد از جلد شادی کرنا چاہتے ہیں اور انھیں کوئی اعتراض نہیں

وہ کہہ رہے تھے ایک بار گھر بات ہو جائے تو میں فون کرتا ہوں آپ کو سرفراز صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے افراہیم کی طرف دیکھتے ہوئے بات کی۔۔۔۔۔

جی بابا جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔۔۔۔

خوش رہو میری جان۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ صبحِ قیوم صاحب بھی آنیہ کی بات کرنے آرہے ہیں تو ساری تیاری کر لینا۔۔۔

جی ٹھیک آپ کی بات ہوئی تھی اُن سے؟

ہاں آج پھر فون آیا تھا اُنکامیں نے کہا گھر آئے صبح پھر بات ہوگی۔۔۔۔۔۔۔

چلے یہ تو بہت ہی اچھا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

آج سنڈے کا دن تھا جسکا مطلب آنیہ کا ریسٹ ڈے ہوتا لیکن آج تو اُسکی آنکھ سات بجے ہی کھل گئی اُسنے جاگتے ہی موبائل پکڑ حسن کو میسج کیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟؟

تمہیں یاد۔۔۔۔۔۔۔ اگلے ہی پل حسن کا ریسپلائی آ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا جھوٹا گریاد کر رہے ہوتے تو میسج نہ کرتے ؟؟؟؟

مجھے کیا پتہ تھا آج شہزادی صاحبہ صبح صبح جاگ گئی ہیں۔۔۔۔۔

کب آرہے ہیں آپ سب؟

تقریباً 12 بجے کے قریب



"آمنیہ"

جی؟

اگر آج سب ڈی سائیڈ ہو گیا تو تم میری ایک بات مانو گی؟

کیسی بات؟ آنیہ پریشان ہوتی ہوئی اُٹھ بیٹھی اور حسن کے جواب کا انتظار کرنے لگی

بتاؤ بھی۔۔۔ آنیہ نے حسن کو پھر سے میسج کیا۔۔۔۔۔

اگر آج سب ڈی سائیڈ ہو گیا تو تم مجھے ملنے آؤ گی میری بتائی ہوئی جگہ پر۔۔۔۔۔

مطلب کہاں ؟؟؟؟

یہ مصر پر انزے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ آنیہ نے اوکے کا میسج تو کر دیا لیکن دل ڈر کی وجہ سے کانپنے لگا

سرفراز صاحب یہ نکاح کا فیصلہ تو بہت ہی بہتر ہے مجھے آپ کی بات پر کوئی اختلاف نہیں

ہا ہا ہا چلے یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے ہم جیسے ہی افراہیم کی ڈیٹ فکس کرتے ہیں آپ کو انفارم کر دیں گے اور انشاء اللہ افراہیم کی مہندی پر ہی افراہیم، نمرہ کا اور آنیہ، حسن کا نکاح کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔



جی جی انشاء اللہ۔۔۔۔۔

آنہ کب سے اوپری حصے میں لگی گرل میں منہ دینے سب کی باتیں سن رہی تھی جیسے ہی نکاح کی بات پکی ہوئی آنہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی آنہ گھومتی ہوئی صوفے پر بیٹھی۔۔۔

اللہ تعالیٰ آپکا بہت بہت شکریہ تحینکو سب سہی ہو گیا مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔۔

آنہ نے خود کو چٹکی کاٹ کر موجودہ صورتحال پر یقین کیا۔۔۔۔۔

تو کیا یہ خواب نہیں؟ سچ میں مجھے بن مانگے ہی میری محبت ملنے والی ہے؟

افففففف آنہ تم تو پاگل ہو جاؤ گی وہ خود کے سر پر مصنوعی تھپڑ لگاتی ہوئی ہنسنے لگی

۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

اٹھو آنہ آج بابا تمہارے لیے ناشتہ لائے ہیں میری بچی۔۔۔

سرفراز صاحب نے آنہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُسے جگانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اُس نے جیسے ہی آنکھیں کھولی جھٹ سے اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔

بابا؟

میں نے سوچا آج میں اپنی گڑیا کے ساتھ ناشتہ کر لوں میری گڑیا کو تو اپنے بابا کی بلکل فکر نہیں۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے بابا "آنیہ نے اپنے منہ کو چھوتی لٹو کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو سرفراز صاحب نے اپنی بیٹی کے چہرے کو گھور سے دیکھا

جہاں پہلے جیسا کچھ نہیں تھا معصومیت، چمک، رونق بس چہرے پر برسوں کی تھکن تھی وہ سو کر اُٹھی تھی پھر بھی آنکھیں بوجھل تھیں تھکی ہوئی۔۔۔۔۔

آنیہ "بیٹا تم باہر کیوں نہیں آتی؟ کب تک اس بستر پر پڑی رہو گی؟"

ایسے تو تم بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔۔

تمہاری ماما بہت پریشان ہیں بیٹا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب خود سے باتیں کرتے جا رہے تھے مقابل بیٹھے وجود نے تو انکی طرف ایک بار بھی نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

.... راحیلہ تم آنیہ سے بات کر لو آج

تم ٹھیک کہتی ہو یہی راستہ ہے اپنی بیٹی کو زندگی کی طرف واپس لانے کا میں اب اپنی بیٹی کو اور اذیت میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

سرفراز راحیلہ سے کہتے ہی آفس کے لیے روانہ ہوئے تو راحیلہ آنیہ کے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔

آنہ واثروم سے نکل ٹاول سے منہ صاف کرتی ہوئی راحیلہ کو دیکھ صوفے پر بیٹھ گئی

آنہ کیسی طبیعت ہے میری جان کی؟ راحیلہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تو آنہ اُنکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

آنہ میری جان کسی بھی انسان کی زندگی آسان نہیں ہوتی بس وہ خود کو اپنی زندگی کی مشکلات کے ساتھ ڈھال لیتا ہے اب تمہیں بھی ہمت کرنی ہے میری جان۔۔۔۔۔

ہمت ہی تو نہیں ہو رہی ماما میں بابا کا بھائی کا خود کا سامنا کرنا چاہتی ہوں لیکن مجھے ڈر لگتا ہے

کیسا ڈر آنہ؟

مجھے لگتا ہے ماما میں جس کنویں میں دھکیل دی گئی ہوں اگر میں نے اس سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو میں اور اس کے اندر دھنس جاؤں گی میں اب کبھی اس کنویں سے باہر نہیں آسکوں گی۔۔۔۔

آنیہ جب ہم کسی مشکل یا تکلیف میں ہوتے ہیں تو یہی سوچتے ہیں کہ اب یہ تکلیف کبھی ختم نہیں ہوگی

جبکہ ہمارا اللہ تو بہت مہربان ہے اگر وہ ہمارے لیے ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا در کھول دیتا ہے۔۔۔۔۔

آنیہ کیا تمہیں کبھی لگا ہے کہ میں تمہاری ماں نہیں ہوں؟

راحیلہ کی بات آنیہ کے سر کے اوپر سے گزر گئی تو اُس نے لیٹے لیٹے منہ اوپر کر راحیلہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

جبکہ میں تمہاری سگی ماں نہیں ہوں آنیہ۔۔۔

"اما"

میں سچ کہہ رہی ہوں آج سے 19 سال پہلے تمہاری پیدائش پر عابدہ تمہاری حقیقی ماں اس... دنیا سے رخصت ہو گئی تھی

اُن دنوں ہی ابراہیم کے بابا کو کوئی اور عورت پسند آ گئی تو اُنہوں نے مجھے طلاق دے دی پھر سب نے مل کر ہم دونوں کی شادی کروادی

تب مجھے بھی لگتا تھا کہ یہ فیصلہ بہت غلط ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہت بہتر سوچ رکھا تھا میں نے اور سرفراز نے مل کر اپنے دونوں بچوں کی زندگی مکمل کر دی۔۔۔

راحیلہ آنیہ کے بال سہلاتے ہوئے بولتی جا رہی تھی جبکہ آنیہ کے آنسو لگاتار بہہ راحیلہ کی گود کو بھیگ رہے تھے۔۔۔۔

اس وقت ابراہیم بڑا تھا سمجھارتھا وہ اچھے سے جانتا تھا تم اسکی سگی بہن نہیں ہو اس لیے اس نے ہمیشہ خود کو محمد درکھا اور تمہیں ہمیشہ یہی شکایت رہی اُس سے کہ وہ دوسروں کے بھائیوں جیسا نہیں۔-----

آنیہ میری جان اب تمہیں بھی اللہ کے بعد اپنے ماں باپ پر یقین کرنا ہے کہ ہم جو بھی فیصلہ کریں گے اُس میں تمہارے لیے بہتری ہوگی۔۔۔۔۔

راحیلہ نے آنیہ کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس نے فوراً اپنا منہ موڑا

آنیہ تمہارے بابا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری شادی ابراہیم سے کر دی جائے

آنیہ ایک بل ضائع کیے بغیر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

پلیز ماما بس کر دیں پلیز آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں آج؟

آنیہ "کیا آنیہ ماما پلیز آپ ہی میری ماما ہے اور افراتیم میرا بھائی پلیز اب دوبارہ یہ بات کرنے سے بہتر ہے آپ مجھے قبر میں اتار دیں۔۔۔۔"

آنیہ ہوش میں او "راجیلہ نے اُٹھانیہ کو کندھوں سے تھام جھنجھوڑا تو وہ خود کو آزاد کروا کر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔"

ہوش میں آپ آجائیں ماما میں پہلے ہی بہت اذیت سے دوچار ہوں پلیز میرے پاس زندہ رہنے کی کوئی تو وجہ رہنے دیں ماما پلیز۔۔۔۔۔"

آنیہ تم ابھی غصے میں ہو آرام سے ٹھنڈے دماغ سے سوچوں پھر فیصلہ کرنا "فیصلہ؟ کیسا
"فیصلہ؟ آپ مجھے پاگل کر دیں گی ماما پلیز یہ بات پھر مت کریے گا

آنیہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی لیکن راحیلہ وہی صوفے پر بیٹھ آنسوؤں بہانے لگی

وہ جانتی تھی اُس نے اپنی بیٹی کو مشکل میں ڈال دیا ہے لیکن اس سے بہتر اوپشن بھی تو نہیں تھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے نیچے آتے ہی کچن سے چھری اٹھائی۔۔۔

مجھے یہ ہی کرنا چاہیے یہی آخری حل ہے جس سے میری اور باقی سب کی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔

انیہ نے جیسے چھری اپنی کلائی پر رکھ چلائی اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا جلد ہی وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

سرفراز جلدی ہاسپٹل پہنچے پلیز راحیلہ نے روتے ہوئے سرفراز کو کال کی۔۔۔۔۔

لیکن تم روکیوں رہی ہو راحیلہ کیا ہوا؟ آنیہ تو ٹھیک ہے؟
مجھے نہیں پتہ میں کچھ نہیں جانتی سرفراز آپ جلدی آجائے بس۔۔۔

اچھا پریشان نہیں ہو میں ابھی افراتیم کے ساتھ آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

راحیلہ وہی بیچ پر ڈھیر ہو گئی تھی جسم میں جان تو اب بس نام کی ہی باقی تھی۔

کیوں کیا آنیہ تم نے یہ سب کیوں میری بچی؟

اللہ تعالیٰ تو نے توہر مشکل کے ساتھ آسانی کا وعدہ کیا ہے تو پھر نکال دے ہمیں اس آزمائش سے میرے پروردگار۔۔۔۔۔

www.urdu-novelsmania.com

کیا ہوا ہے راحیلہ؟

راحیلہ پلکیں جھکائے آنسوں بہا رہی تھی جب سرفراز کی آواز سنتے ہی وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی۔۔۔

سرفراز وہ آنیہ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آنیہ کو بتاؤ صبح تک تو وہ ٹھیک تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی کلائی کاٹ لی۔۔۔ راحیلہ کے کہتے ہی جہاں سرفراز صاحب کو صدمہ پہنچا وہی افراتیم دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

میں نے صبح اُسے سب بتا دیا تھا پھر اچانک میڈ کی آواز پر میں کچن کی طرف بھاگی تو وہاں آنیہ زمین پر پڑی تھی اور پاس اتنا خون۔۔۔۔

"راحیلہ اپنی بات درمیان میں ہی چھوڑ رونے لگی تو سرفراز صاحب اُسے تسلی دینے لگے"

افراہیم فوراً ڈاکٹر کی طرف بڑھا جو ابھی ابھی آنیہ کے روم سے ہی باہر آ رہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر آنیہ؟

جی اللہ کا شکر ہے وہ اب بہتر ہے خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے اُنکی کنڈیشن کافی نازک تھی لیکن اللہ نے اپنا بہت کرم کیا آپ پریشان نہیں ہو۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا تو افراہیم نے سرفراز اور راحیلہ کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

سرفراز آپ گھر جا کر آرام کریں پلیز میں اور افراہیم آنیہ کو لے آئیں گیں۔۔۔۔

نہیں راحیلہ جب تک میں آنیہ سے بات نہ کر لوں مجھے سکون نہیں ملے گا "سرفراز صاحب نے اپنے سینے کو مسلتے ہوئے فکر مندی سے کہا

وہ بہت ہرٹ "افراہیم بیٹا بس تمہیں اپنی بات پر قائم رہنا ہے آنیہ کی فکرت کرو سنبھل جائے گی وہ بھی"

راحیلہ نے اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جواب دیا تو افراہیم اپنی نظریں جھکائے
فرش کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب بہت کوشش کے بعد بھی زیادہ نہ سو سکے اُنکے سر میں شدید درد ہو رہا تھا
وہ کمرے سے اُٹھ چائے کا کھ کر باہر لاؤنج میں آہ بیٹھے۔۔۔

سرفراز صاحب نے ابھی ہاتھ میں پکڑے موبائل پر راحیلہ کا نمبر ڈائل کیا ہی تھا کہ وہ تینوں
گھر میں آتے دیکھائی دیئے۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب فوراً اُٹھ آنیہ کی طرف بڑھے تو آنیہ نے ہاتھ کھڑا کر انہیں دور رہنے کا کہا

۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ اور سرسرافراز صاحب نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر افراہیم کی طرف جو خود حیرانگی چہرے پر سجائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"آنیہ تمہارے" کوئی نہیں ہے میرا آپ سب مجھے مرجانے کیوں نہیں دیتے

راحیلہ کے بولتے ہی آنیہ چلائی۔۔۔۔۔

کیوں آپ میری سانسوں کو بند کر مجھے جینے کا کہہ رہے ہیں؟

مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ایسی کون سی غلطی کر بیٹھی ہوں میں جسکی سزا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔۔۔

آنیہ چلا رہی تھی پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔

سرفراز صاحب کے چہرے پر تکلیف کے آثار صاف نمایاں تھے جنکو دیکھ افراہیم اپنی رعب دار آواز میں فوراً بولا۔۔۔۔۔

آنیہ یہ کیا طریقہ ہے بابا سے بات کرنے کا؟ ہوش میں رہ کر آرام سے بیٹھ کر بات کرو۔۔۔۔۔

آنیہ نے افراہیم کی بات سُن کر بھی ان سُنی کردی اور دو قدم سرفراز کی طرف بڑھی۔

بابا پلیر ایک بار کہہ دیں جو کچھ ماما نے صبح مجھ سے کہا وہ سب جھوٹ تھا آنیہ نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ سرفراز صاحب کے سامنے جوڑے

www.urdu novels mania.com

پلیر بابا ایک بار بول دیں آپ تو ہمیشہ میری بات مانتے ہیں میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ایک بار پھر سے میری بات مان لیں بابا۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تو آنیہ واپس دو قدم پیچھے ہوئی

تو پھر مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دیں بابا نہیں آپ مجھے زندہ دفنادیں قبر میں جیسے پہلے لوگ دفنایا کرتے تھے اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو میری زندگی اُس سے بھی بدتر ہو جائے گی مجھ پر رحم کریں بابا پلیز مار دیں مجھے۔۔۔۔

آنہ اپنی ہی دھن میں پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بول رہی تھی جب اچانک ہال میں راحیلہ اور افرام کی ایک ساتھ آواز گونجی۔۔۔۔۔

سرفراز کیا ہوا آنکھیں کھولیں سرفراز۔۔۔۔۔

بابا کیا ہوا افرام سرفراز صاحب کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنے قریب ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام
اُنکی طرف دیکھتی ہوئی ہر چیز سے بیگانگی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

خوش ہو؟

"بہت خوش" آنیہ نے ایک پل ضائع کیے بغیر حسن کے میسج کا رسپلائی کیا

اچھا تو میری بات یاد ہے نہ؟

کون سی بات؟

واہ واہ بھول بھی گئی؟ صبح تمہیں میری بتائی ہوئی جگہ ہر ملنے آنا ہے۔۔۔

حسن کیا ضرورت ہے اب اس سب کی؟ ہمارا نکاح ہو جائے پھر ہم بابا سے پریشانی لے کر مل لیا کریں گے۔۔۔۔۔

آنہ تم وعدہ خلافی کر رہی ہو اب۔۔۔۔۔

حسن پلیز۔۔۔۔۔

آنہ اگر تم مجھ سے واقعی محبت کرتی ہو تو پلیز انکار مت کرو اچھا پراسیمہ ایسی جگہ ملے گے جہاں کسی کو نہیں پتہ چلے گا۔۔۔۔۔

پھر میری بھی ایک شرط ہے حسن۔۔۔

وہ کیا؟

یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی پھر ہم جب بھی ملے گے سب کی اجازت سے ملیں گے

اوکے باباؤن ایک تو تم ڈرتی بہت ہو۔۔۔

بات ڈر کی نہیں حسن بس میں بابا سے کوئی بات نہیں چھپا سکتی۔۔۔۔۔

آنیہ تین گھنٹے کی چیٹنگ کی بعد موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ سونے کی کوشش کرنے لگی جب اُسے اچانک سے کھڑکی پر کسی کا سایہ محسوس ہوا۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل وہ اُسے اپنا وہم سمجھ پھر سے آنکھیں موند کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

آنیہ خود کو بہت سمجھانے کے بعد حسن سے ملنے اُسکی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچی

لیکن سارے راستے وہ کسی کو اپنا پیچھا کرتے ہوئے محسوس کر رہی تھی وہ افراتیم کے ڈر سے ڈرائیور تک کے ساتھ نہیں آئی تھی لیکن اب وہ اکیلے آنے پر پچھتا رہی تھی

آنیہ جلد ہی اپنی منزل پر پہنچ اُس گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگا تھا کہ میں آج یہاں پہنچ پاؤں گی آنیہ نے بیٹھتے ہوئے حسن کی طرف دیکھ کر کہا

کیوں؟ حسن نے اُسکی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

پتہ نہیں حسن میرا وہم ہے یا؟

یا؟ حسن جھٹ سے بولا۔۔۔

یا سچ میں میرا کوئی پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا مطلب تم اغواء ہونے والی ہو "حسن کے الفاظ سے آنیہ کا دل کانپ گیا تھا لیکن وہ "حسن کے سامنے خود کو اتنا کمزور نہیں ظاہر کروانا چاہتی تھی

..... کچھ بھی حسن

ہا ہا مذاق کر رہا ہوں جان کوئی آنکھ اٹھا کر تو دیکھے میری آنیہ کی طرف۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جان لے لوں گا اُسکی۔۔۔۔۔

حسن انیہ کے بلکل قریب آہ بیٹھا تو آنیہ جلد ہی تھوڑی دور ہو کر بیٹھی۔۔۔۔۔

"چلو آنکھیں بند کرو جلدی سے

کیوں؟

سمر پرائز ہے یا۔۔۔۔۔

اوکے "آنہ نے جیسے ہی آنکھیں بند کی حسن نے اُسے بازوؤں سے تھام اٹھنے چلنے میں مدد دی ایک کمرے کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سمر پرائز۔۔۔۔۔

آنہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی سامنے دیکھ اُسکے منہ سے خوشی کی مارے چیخ نکلی۔۔۔۔۔

جہاں ایک ٹیبل پر ریڈیک کے ساتھ گفٹ بھی موجود تھا ساری دیواریں آنہ کی تصاویر میں چُھپ گئیں تھیں۔۔۔۔۔

واو بیوٹی فل -----

پسند آیا؟

بہت آنیہ ایک ایک کر اپنی پک دیکھتے ہوئے بولی۔

لیکن حسن میری برتھ ڈے میں تو ابھی ٹائم ہے۔ آنیہ کو اچانک یاد آیا۔۔۔۔۔

ہا ہا جانتا ہوں لیکن میرا دل کر رہا تھا ہم دونوں مل کر تمہاری برتھ ڈے منائے اور یہی موقع تھا کہ تم مان گئی ورنہ تم کہاں میری کسی بات کو اہمیت دیتی ہو۔۔۔۔۔

حسن کیا تمہیں ابھی بھی لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کو اہمیت نہیں دیتی؟

آنہ نے دکھ بھرے لہجے میں سوال کیا تو حسن کو اپنی کسی بات پر دکھ ہوا۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑاؤ ایک کا ٹوپھر تمہیں گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

انیہ مسکراتے ہوئے ایک کاٹنے لگی تو حسن نے قریب رکھا ہوا گفٹ آنیہ کی طرف بڑھایا

۔۔۔۔۔

کیا ہے اس میں ؟؟؟

آنیہ نے پوچھتے پوچھتے ہی گفٹ کھولا جس میں بہت خوبصورت نیکلس تھا۔۔۔۔

تھینکیو حسن یہ بہت پیارا ہے میں آج کا دن ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔

لاؤ میں پہنا دوں حسن نے وہ نیکلس اپنے ہاتھ میں لیا تو آنیہ جھجھکتے ہوئے منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

حسن نے آنیہ کے بال سائیڈ پر کر نیکس کولاک کیا تو ایک پل کے لیے جیسے وہ اپنے ہوش کھونے لگا آنیہ کی خوشبو اُسے پاگل کر رہی تھی حسن نے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر آنیہ کی گردن پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ آنیہ کو کچھ سمجھ آتا لاؤنج میں کسی چیز کے گرنے کی زوردار آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔۔۔۔۔

آنیہ حسن کی طرف غصے بھری نگاہ ڈال وہاں سے فوراً منگلی باہر گاڑی میں بیٹھنے تک حسن کی آوازیں آنیہ کا پیچھا کرتی رہیں

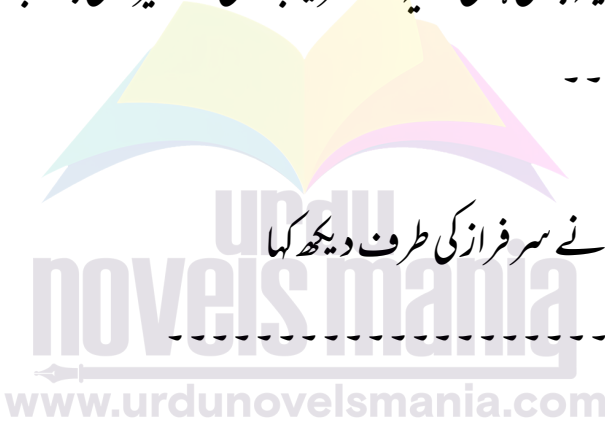
لیکن آنیہ اپنے بوجھل سے وجود کو لیے وہاں سے جلد منگلی۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل حسن کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی تو وہ آنیہ کے نمبر پر بار بار کال کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اسکی نظر لاؤنج میں بیٹھے سرفراز، افراتیم اور راحیلہ پر پڑی

بیٹا کہاں گئی تھی تم ڈرائیور کو بھی نہیں لے کر گئی ساتھ۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ راحیلہ بولتی ہوئی آنیہ کے قریب آتی وہ بغیر کوئی جواب دیئے سیرڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔



اسے کیا ہوا؟ راحیلہ نے سرفراز کی طرف دیکھ کر کہا

انیہ نے کمرے میں آتے ہی حسن کی کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔
کیا پرابلم ہے حسن؟

انیہ پلیر ایک بار میری بات سُن لو پلیر میں جانتا ہوں میری غلطی ہے ۔۔

"حسن غلطی نہیں گناہ" آنیہ نے تلخ لہجے میں کہا تو حسن کو مزید شرمندگی ہونے لگی

ایم سوری آنیہ انی پر اس آئندہ شادی سے پہلے تک میں تمہیں کبھی نہیں ملنے کا کہوں گا سچ
میں پلیر سوری ۔۔۔۔

حسن مجھے سچ میں تمہاری اس، حرکت سے بہت تکلیف پہنچی ہے ۔۔۔۔

آئی نو یا ر اسی لیے سوری بول رہا ہوں پلیر میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو
www.urdu novels mania.com

"حسن پلیر میں بعد میں بات کرتی یوں" آنیہ نے کہتے ہی کال بند کر دی

آنیہ فریش ہو کر نیچے سب میں آں بیٹھی تو سرفراز صاحب نے آنیہ جو خوشخبری سنائی ۔۔۔

آنیہ تمہارے بھائی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے اب تم بس جلدی سے اپنی ماما کے ساتھ
شاپنگ سٹارٹ کر دو۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کیا تو سر فراز صاحب نے آنیہ کے ماتھے کو ہاتھ سے
چھوں کر دیکھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

طبعیت تو ٹھیک ہے؟

جی بابا بس تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔

آرام کرو اور جلدی سے تیاری شروع کر دو صرف اٹھ دن تو رہ گئے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن اب آنیہ کی روٹین بہت چیلنج ہو گئی تھی وہ حسن سے بہت کم بات کرتی اور ملنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا اپنا شادی کا ڈریس تو خود لے آؤ ساری شاپنگ تمہاری میں نے اور آنیہ نے کی ہے۔۔۔۔۔

ماما وہ بھی آپ خود ہی لے انیں میرے پاس بالکل ٹائم نہیں۔۔۔۔۔

بیٹا یہ کیا بات ہوئی میں اور آنیہ اب تھک گئے ہیں یہ تو ہمت ہے آنیہ کی جو اپنی شاپنگ کے ساتھ ساتھ اُسے نمبرہ کے لیے شاپنگ کی اب اُسے ریسٹ کرنے دو اور آج کی جا کر مہندی اور بارات کے لیے اچھے سے ڈریسز لے کر آؤ۔۔۔۔۔

اوکے ماما میں ٹرائے کروں گا پکا میں کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن شہر کے سب اچھے ہال میں ارج کیا گیا تھا جہاں آنیہ و حسن، افرامیم اور نمرہ کی مہندی کا فنکشن شروع ہونے میں چند منٹ باقی تھے۔۔۔۔۔

سرفراز آپ نمرہ کے گھر والوں کو کال کریں پلیز وہ ابھی تک کیوں نہیں آئیں۔۔۔۔۔

راحیلہ پریشان کیوں ہو رہی ہو پہنچنے والے ہو گے۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

آنہ کب سے سر جھکائے ہاسپٹل کے بیچ پر بیٹھی تھی وہ ہوش میں اتے ہی یہاں آگئی تھی لیکن سرفراز صاحب کی طرف سے ڈاکٹرز نے ابھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

راحیلہ کا تو رو رو کر بُرا حال ہو گیا تھا افرامیم کب سے وہاں بیٹھا ماں کو تسلیاں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

انیہ نے روم کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو فوراً ڈاکٹر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

میرے بابا کیسے ہیں اب؟

انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا ابھی تو کچھ بہتر ہیں وہ لیکن اب آپ کو اُنکا بہت خیال رکھنا ہے انہیں کسی بھی قسم کی پریشانی سٹریس سے دور رکھیں اگر آپ اُن کی بہتری چاہتی ہیں

ڈاکٹر بول رہا تھا لیکن آنیہ سُن نہیں رہی تھی شاید اُسکے دماغ نے آنے والے وقت سے اُسے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔

آنیہ ڈاکٹر کی بات انگور کر جلدی جلدی میں پاسپٹل سے باہر نکلی تو راحیلہ نے افراہیم کو اُسکے پیچھے جانے کا کہا۔۔۔

افراہیم بہت اچھے سے جانتا تھا آنیہ کہاں جا رہی ہے وہ خاموشی سے اُسکا پیچھا کرتا ہوا ایک گھر کے باہر اُک جا جو یقیناً حسن کا تھا۔۔۔۔۔

مجھے حسن سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت ۔۔۔

وہ تم سے نہیں ملنا چاہتا آنیہ جاؤ یہاں سے میرا بیٹا پہلے ہی بہت مشکل سے خود کو سنبھال پایا ہے ۔۔۔۔

مجھے آج ہر حال میں حسن سے ملنا ہے اور میں اُس سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی ۔۔۔۔

آنیہ کی تیز ہوتی آواز کمرے میں حسن با آسانی سُن سکتا تھا وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرتا ہوا آنیہ کے سامنے آیا تو آنیہ فوراً اُسکے قدموں میں بیٹھ گئی ۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

حسن پلیمز مجھ سے شادی کر لو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آنیہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اوپر حسن کی طرف دیکھا

جو چہرے پر سختی سجائے آنیہ کو دیکھ رہا جسکی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے کلائی پر بندھی
بینڈیج بھی حسن کا دل موم نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں اُسنے تم سے شادی نہیں کی جسکے ساتھ تم بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

حسن تمہیں جو کہنا ہے کہ لو میں سُن لوں گی میں کبھی افٹ تک نہیں کروں گی بس مجھ سے
شادی کر لو پلیز۔۔۔۔۔

تم مجھے اس گھر کے کسی کونے میں پھینک دینا تم دوسری شادی بھی کر لینا بس ابھی بابا کی
زندگی کی خاطر مجھ سے شادی کر لو۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

یہ تم سوچنا بھی مت آنیہ میں تمہیں اپنے گھر کا ایک کونا بھی رہنے کو دوں گا

جس کے ساتھ تم اتنے دن گزار کر آئی ہو اُسی کی جا کر منت سماجت کرو وہی تم سے شادی
کرے گا ورنہ کسی شریف انسان سے تم ایسی اُمید مت رکھنا۔۔۔۔۔

"حسن تم تو مجھ سے پیار کرتے تھے پھر اب" بس آنیہ مزید تماشا لگانے کی ضرورت نہیں

حسن نے آنیہ کی کوئی بھی بات سننے سے انکار کرتے ہوئے میڈ کو آوازیں لگانی شروع کی

جی صاحب؟

اس لڑکی کو باہر کا راستہ دیکھاؤ اور چوکیدار کو وان کر دینا آئیندہ ایسے لوگوں کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔۔

www.urdu novels mania.com

حسن کہتے ہی بڑے بڑے قدم اٹھاتا اپنے روم کی طرف بڑھنے لگا پیچھے سے آتی آنیہ کی چیخیں اس پر کوئی اثر نہیں کر رہی تھیں۔۔۔۔

میڈ آنیہ کو گھر کے باہر کھینچتی ہوئی لائی تو ابراہیم نے اُسے ڈاٹے ہوئے آنیہ کو چھوڑنے کا کہا اور اُسکا بازو کھینچ گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے آنیہ؟ تم بابا کو اس حال میں پہنچانے کے بعد کیا چاہتی ہو کہ ماما بھی؟

ابراہیم ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ آنیہ پتھر سی آنکھوں کے ساتھ گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی انا، مان، محبت سب ہار بیٹھی تھی اب نہ ہی بولنے کو کچھ تھا نہ بتانے کو۔۔۔۔۔

آنیہ میں تم سے بات کر رہا ہوں ابراہیم تیز آواز میں بولا جسکا آنیہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

ابراہیم تیز ڈرائیو کر ہاسپٹل پہنچا جہاں سرفراز صاحب بار بار آنیہ کا پوچھ رہے تھے اور راحیلہ بار بار ابراہیم کو کال ملا رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا..... آنیہ روم میں آتے ہی اُنکو پکارتی ہوئی اُنکے گلے جا لگی۔۔۔۔

ایم سوری بابا میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن۔۔۔۔

آنیہ نے روتے ہوں سر فراز سے معافی مانگی تو وہ آنیہ کا ماتھا چوم اُسکے بال سہلانے لگے

۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔۔۔۔



جی بابا؟

آنیہ نے فوراً سر فراز کے سینے سے سر اٹھا کر اُنکے تھکے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا جہاں سے آنسو بہہ کر اُن کے کان سے قریب گزرتے ہوئے تکیے کو بھیگ رہے تھے۔۔۔۔

میری جان کیا تم اپنے بابا کی اذیت کم کرنے کی کوشش نہیں کرو گی؟

سرفراز کی بات پر پاس کھڑی راحیلہ نے اُفراہیم کی طرف دیکھا جو اُن پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

مطلب؟ آنیہ بات سمجھ کر بھی انجان بنی۔۔۔۔۔

میری جان تم اُفراہیم سے "آنیہ سرفراز کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سرفراز سے دور کر کھڑی ہوئی"

بابا پلیز۔۔۔۔۔ آنیہ نے بہت بے بسی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اگر تم نے بات نہیں مانی تو میں سکون سے مر بھی نہیں سکوں گا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ آنیہ دوبارہ اپنے باپ کے گلے لگ رو نے لگی۔۔۔۔۔

بابا پلیر ایسا مت کریں میرے ساتھ ورنہ میری اذیت بھی بڑھ جائے گی۔۔۔۔۔

آنہ میری جان کیا تمہیں اپنے ماں باپ پر بھروسہ نہیں؟ کیا ہم تم سے محبت نہیں کرتے؟

میں یہ سب نہیں کہہ رہی بابا لیکن جو آپ مجھے کرنے کا کہہ رہا ہیں ذرہ سوچے تو میں کیسے وہ

"بابا کیا ہوا بابا میری طرف دیکھے کیا ہوا پلیر میری طرف دیکھے نہ"

سرفراز صاحب کی سانسیں اکھڑنے لگیں تو آنہ انکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر انہیں پکارنے لگی۔۔۔

افراہیم دروازے میں کھڑا ڈاکٹر کو اوازیں دے رہا تھا جب آنہ کی آواز کان میں پڑتے ہی وہ خاموش ہوا اور نظروں کا زاویہ آنہ کی طرف موڑا۔۔۔۔۔۔۔

بابا جیسا کہے گے میں کروں گی بابا پلیز آنکھیں کھولیں آنیہ آپ کے بغیر کچھ نہیں بابا پلیز میری طرف دیکھے۔۔۔۔۔

میم پلیز سائیڈ ہو جائے ہمیں دیکھنے دیں۔۔۔

نرس نے آنیہ کو سائیڈ پر کیا اور ڈاکٹر سرفراز صاحب کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔۔۔

اپ سب باہر چلیں جائیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے کہتے ہی راحیلہ آنیہ کو کندھوں سے تھام باہر لے آئی انکے پیچھے پیچھے ابراہیم بھی روم سے باہر آگیا جہاں آنیہ بیٹھی سر ہاتھوں میں تھام پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

ابراہیم خاموشی سے اُن دونوں کے پاس بیٹھ کر رے کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ بس کر دو کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو؟

اما بابا ٹھیک تو ہو جائے گے نہ؟

انشاء اللہ میری جان رونے کی بجائے اُنکے لیے دُعا کرو۔۔۔۔۔

بابا میری وجہ سے اس حال میں پہنچے ہیں میں اچھی بیٹی نہیں ہوں ماما۔۔۔۔۔

بلکل غلط میری بیٹی جیسا تو کوئی بھی نہیں آنیہ رونا تو بند کر دو بچے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اب ٹھیک ہیں وہ؟

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی ابراہیم اُنکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

جی ابھی تو بہتر ہے لیکن میں نے آپکو منع کیا تھا اُنکو کسی بھی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں دینی جتنا ہو سکے اُنکو ریلیکس رکھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے آسمان کی طرف دیکھ اللہ کا شکر ادا کیا اور جھٹ سے روم کے اندر چلی گئی

جہاں سرفراز صاحب دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھے وہ اُنکا ہاتھ تھام قریب پڑے بیچ پر بیٹھی ۔۔۔

بابا آپ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے بار بار مجھے ڈرا دیتے ہیں آپ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ کی بیٹی میں اب ہمت باقی نہیں رہی پلیز مجھے امتحان میں نہ ڈالیں۔۔۔۔۔

آنیہ اُنکا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

آج تیسرے دن سرفراز صاحب گھر آ گئے تھے ڈاکٹر نے کافی نصیحتوں کے بعد انکو گھر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ یہاں آؤ میرے بچے۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ خاموشی سے زمین پر نظریں جمائے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی جب سرفراز صاحب نے اُسے پکارا۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز کے دوسری بار پکارنے پر بھی آنیہ نے اُنکی بات نہیں سنی جسکی وجہ شاید کوئی گہری سوچ تھی۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے گہری سانس لی اور خاموشی سے آنیہ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

بابا آپ کے لیے کال ہے۔۔۔۔۔ افراتیم نے اُنکی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے کہا

سرفراز صاحب سکندر صاحب کا نمبر موبائل سکرمین پر دیکھ اٹھ لان کی طرف چل دیئے

افراہیم وہی کھڑا آئیہ کو دیکھنے لگا جو ہر چیز سے بے نیاز ہاتھوں کو بے دردی سے مسل رہی تھی پلکیں ایک جگہ ساکت تھیں۔

آج بہت دنوں بعد انیہ اچھی حالت میں نظر آئی تھی پنک پیٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے بالوں کی ٹیل پونی کیے وہ کافی بہتر لگ رہی تھی جسکی وجہ یقیناً سرفراز صاحب کی طبیعت تھی اب وہ اُنکو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

یہ لو بیٹا موبائل۔۔۔۔۔

بابا خیریت تھی؟

ہاں میرا نمبر اوف ہونے کی وجہ سے وہ پریشان ہو رہے تھے اچھا تمہاری ماما کدھر ہیں اُنکو بھیجو یہاں مجھے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

حی بابا۔۔۔ افرایم جاتے جاتے آنیہ پر نظر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں راحیلہ وہاں موجود تھیں لیکن آنیہ کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

راحیلہ آج رات کو 10 لوگوں کے لیے کھانا تیار کروالو اور۔۔۔۔۔

اور؟

تیار می کرو آج آنیہ وافر اہیم کا نکاح ہے۔۔۔۔۔ کیا؟

راحیلہ نے آنیہ کی طرف دیکھا جو ہر چیز سے انجان بنی بیٹھی تھی یا اپنے اندر اُٹھتے طوفان کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں اب میں اس کام میں دیر نہیں کرنا چاہتا تم تیاری کرو مجھے اور بھی کچھ کام دیکھنے ہیں۔۔۔۔۔

سرفراز فراہیم دیکھ لے گا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ آرام کریں۔۔۔۔۔

سرفراز کو اُٹھتا دیکھ راحیلہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں راحیلہ۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

سرفراز صاحب نے آنیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔

آنیہ بیٹا اُٹھو چلو روم میں آرام کر لو۔۔۔

راحیلہ کے کہتے ہی آنیہ ایک پل ضائع کیے بغیر تیزی سے سیڑھیاں عبور اپنے کمرے میں آئی۔۔۔۔۔

آنہ نے زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کی تو نہ جانے کہاں سے ایک دم سمندر اُٹ آیا۔۔۔۔۔

اسنے فوراً اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ آواز دبانی چاہی۔۔۔۔۔

ذہین بلکل شفاف ہو چکا تھا کچھ بھی سوچنے سمجھنے صلاحیت ختم ہو گئی تھی آنہ کا وجود اچانک سے کانپنے لگا تو اُسے دیوار سے ٹیک لگا کر خود کو سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

بابا اتنی تکلیف اتنی اذیت؟

بابا کیا آپ سچ میں نہیں سمجھ پارہے کہ اپنی بیٹی کا کیسا امتحان لے رہے ہیں؟

بابا کیوں؟ اس سے اچھا ہوتا کہ میں مرجاتی میری شادی اپنے ہی بھائی سے؟

نہیں نہیں پلیز بابا مت کریں۔ مت کریں ایسا۔۔۔۔

آنیہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی لیکن درد بڑھتا جا رہا تھا اتنا رونے کے باوجود تکلیف میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ دو تین گھنٹے سے رو رو کر تھک چکی تھی آنسوؤں سوکھ چکے تھے جسم درد کر رہا تھا دماغ سُن ہو چکا تھا پھر اچانک دروازہ نوک ہونے کی آواز نے آنیہ کو چونکا دیا وہ جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنیہ بیٹا یہ روبی ہے یہ تمہیں تیار ہونے میں ہیلپ کر دے گی۔۔۔
لیکن ماما اسکی کیا ضرورت ہے؟

میری جان ضرورت ہے تمہارے بابا کے کچھ جاننے والے ارہے ہیں تو ایسے اچھا نہیں لگے گا چلو میری جان جلدی سے تیار ہو جاؤ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے الماری سے آنیہ کے نکاح کا جوڑا نکال اس کی طرف بڑھایا جسکو آنیہ تھام چکی تھی۔۔۔۔۔

حسن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی راحیلہ کے جاتے ہی آنیہ کی سوچ دوبارہ اپنے ماضی پر جا اٹکی۔۔۔۔۔

میم جلدی کریں اپکی ماما نے جسٹ 30 منٹ میں تیار کرنے کو کہا ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنہیہ خاموشی سے ڈریس پکڑوا شروم کی طرف بڑھ گئی تو روبی اپنا سامان کھولنے لگی۔۔۔۔۔

آپکی سکن بہت اچھی ہے میم۔۔۔

روبی نے میکاپ کرتے ہوئے آنیہ کی تعریف کی لیکن آنیہ نے کسی قسم کا رسپانس نہیں دیا تو روبی خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری بیٹی تو بلکل شہزادی لگ رہی ہے۔۔۔

راحیلہ نے پارلروالی کو جانے کا اشارہ کیا اور آنیہ کے ماتھے پر پیار کیا آنیہ نے جھٹ سے راحیلہ کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ماما پلیز ایسا نہ کریں میں مر جاؤں گی ماما کچھ تو سوچے۔۔۔۔۔

آنیہ کہتے ہی اُٹھ راحیلہ کے گلے لگ روئے لگی تو راحیلہ نے اسکی کمر سہلا کر اُسے خود سے الگ کر آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

آنہ بیٹا وقت اچھا ہویا بُرا گزر جاتا ہے اور تم دیکھنا یہ بُرا وقت گزرنے کے بعد ہم سب کی زندگی کتنی آسان اور خوبصورت ہو جائے گی۔۔۔۔

ماما آپ ایک کام کریں آپ نہ میری شادی کسی سے بھی کروادیں ڈرائیور، باورچی، کسی سے بھی کروادیں لیکن بھائی کے ساتھ نہیں ماما۔۔۔

ماما آپ سے کبھی شکایت نہیں کروں گی میں وعدہ کرتی ہوں پلیز ماما ایک بار میری بات کے بارے میں سوچے تو۔۔۔۔۔

آنہ دیوانہ وار چلا رہی تھی اور راجیلہ اُسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دروازے کے باہر کھڑا فراہیم آنہ کی باتیں بہت غور سے سُن رہا تھا۔۔۔۔۔

آنہ پانی پیو میری جان یہ لو بس خاموش۔۔۔۔

راحیلہ نے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھایا تو آنیہ نے اپنا منہ موڑا وہ اپنی آخری کوشش میں بھی بُری طرح ناکام ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

راحیلہ پانی کا گلاس رکھ چلی گئی تھی وہ وہاں رُک کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ وہاں بیٹھی خود کو مر رہی دیکھ رہی تھی لیکن اُسے اج خود کا وجود بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وقتِ نکاح بھی آہ پہنچا تو آنیہ پتھر لی انکھوں کے ساتھ نیچے انی جہاں پلکیں اپنا کام بھول گئی تھی وہاں دل و دماغ سُن تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کوئی اچھی بُری فیلنگ انیہ کو کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

بس جسم ٹھنڈا پڑ گیا تھا اور ہاتھوں میں اتنی لرزش تھی کہ پاس بیٹھے سب لوگ بھی با آسانی محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا تو آنیہ نے راحیلہ کے یاد دلانے پر کہ مولوی صاحب نکاح پڑھا رہے ہیں قبول ہے بولا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے۔۔۔۔۔

انے والے مہمان مبارک باد دیتے ہوئے افراہیم اور سرفراز صاحب سے ملنے لگے تو آنیہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اس نے دوبار سر کو جھٹکا لیکن اندھیرا گہرا ہوتا ہوا مکمل چھا گیا وہ وہی سونے پر ہی سائیڈ پر ڈھے سی گئی۔۔۔۔۔

آنیہ آنیہ کیا ہوا میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

راحیلہ چلائی تو سب نے دلہن کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

راحیلہ کی کوشش کرنے کے بعد بھی آنیہ کو ہوش نہیں آیا راحیلہ نے افراہیم کو اُسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جانے کہا۔۔۔۔۔

ماضی

آنیہ بیٹا تم نے اپنا نکاح کا جوڑا کیوں نہیں پہنا؟

ماما اس لیے کہ پہلے میں اور حسن، بھائی کی مہندی ایٹنڈ کرنے گے پھر ہمارا نکاح ہوگا

آنیہ بیٹا تم تیار تو ہو جاتی ۔۔۔

ماما ہو جاؤں گی کیوں پریشان ہو رہی ہے؟

آنیہ مسکراتی ہوئی پورے ہال میں گھوم رہی تھی حسن افرام کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف ہونے کی کوشش کر رہا تھا

کیوں کہ افراہیم کو اُس سے کوئی بھی بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔۔۔

سرفراز صاحب کا موبائل بجا تو اُنہوں نے نمرہ کے گھر سے کال دیکھ مسکراتے ہوئے
اینڈکی۔۔۔

کیا؟ لیکن اب ہم کیا کریں؟

ہم تو یہاں آپکا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا سرفراز آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں "سرفراز کے موبائل کان سے
....ہٹاتے ہی راجیلہ نے پوچھا

نمرہ نے کس اور سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔

اے میرے اللہ اب؟ ہم کیا کرے گے؟

پتہ نہیں تم افراہیم کو بلواؤ۔۔۔۔۔

افراہیم کو پتہ چلتے ہی وہ غصے میں ہال سے نکلا ہر طرف لوگوں کی سرگوشیاں ہونے لگی تو سرفراز صاحب نے جلدی سے حسن اور آنیہ کا نکاح کرنے کا کہا

لیکن اچانک سے وہاں کی لائٹ آف ہو گئی تو لوگ شور کرنے لگے۔۔۔۔۔

منٹ میں ہی لائٹ اون ہوئی تو لوگوں نے شکر ادا کیا لیکن سرفراز صاحب کی پریشانی اور 5 بڑھ گئی آنیہ ہال سے غائب تھی سب کے ڈھونڈنے پر بھی وہ کسی نہیں ملی تھی۔۔۔

سرفراز صاحب اور راحیلہ لوگوں کی تلخ باتیں سُن گھر پہنچے۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

سرفراز صاحب بار بار افراہیم کو کال ملا رہے تھے لیکن اُس کا نمبر مسلسل اوٹ آف کورج جارہا تھا۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔۔۔

آنہ کو ہوش آیا تو اسکی نظر سامنے کلاک پر پڑی جہاں رات کے 12 کا ٹائم تھا۔۔۔۔۔

آنہ اپنے ماتھے کو مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی تو دماغ میں جیسے کوئی دھماکا ہوا یہ کمرہ آنہ کا نہیں تھا

وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اچھل نیچے کھڑی ہوئی سامنے صوفے پر بیٹھا ابراہیم لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب آنہ کی حرکت پر اسکی نگاہیں آنہ کی طرف اٹھی۔۔۔۔۔

آنہ کو سانس لینا مشکل لگنے لگا ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تو جلدی سے لہنگا دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دروازے کی بھاگی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنہ کی لاکھ کوششوں کے باوجود دروازہ نہیں کھلا تو اسنے ابراہیم کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے؟ افرایم نے بہت سخت لہجے میں پوچھا پھر بھی آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا
افرایم دوبارہ سے بولا۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں جانا ہے؟

اس بار افرایم کی آواز پہلے سے بھی زیادہ تیز تھی جس سے آنیہ کی روح تک کانپ گئی تھی
آنیہ جلدی سے دو قدم پیچھے ہوئی اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

چلو جاؤ پھر چلیج کر لو تمہارے کپڑے یہی الماری میں ہیں۔۔۔۔

آنیہ اپنا بوجھل سا وجود گھسیٹتی ہوئی جلد ہی اس منظر سے ہٹ گئی۔۔۔۔۔

افرایم نے لیپ ٹاپ بند کر سائیڈ پر رکھا اور بند دروازے کی طرف دیکھ کچھ سوچنے
لگا۔۔۔۔۔

آنیہ کا وجود اتنی زور سے کانپ رہا تھا کہ اُس سے چیلنج ہی نہیں ہو رہا تھا اس نے روتے ہوئے جیسے تیسے چیلنج کیا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے منہ دھونے لگی

لاکھ کوشش کے باوجود بھی آنیہ کا آنسوؤں پر کوئی اختیار نہیں تھا وہ جیسے جیسے چہرے سے آنسو ختم کرنے کے لیے پانی ڈالتی اتنی ہی تیزی سے آنکھوں سے بہتے آنسو گالوں تک پہنچ جاتے۔۔۔۔

وہ اسی عمل میں مصروف تھی جب واشروم کا دروازہ نوک ہوا نہ چاہتے ہوئے بھی آنیہ کے منہ سے چیخ نکلی جس کو جلد ہی اُس نے ہاتھ سے روکا۔۔۔۔۔

باہر آؤ آنیہ جلدی۔۔۔ افراتیم کی رعب دار آواز سُن آنیہ جلدی سے دروازہ کھول باہر
آئی۔۔۔۔۔۔۔

.....اویہاں بیٹھو

افراہیم نے قریب پڑے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تو آنیہ کا رنگ فق ہوا۔۔۔۔۔

بیڈھو۔۔۔۔۔

افراہیم نے سخت لہجے میں کہا تو آنیہ فوراً وہاں بیٹھی۔۔۔۔۔

آنہیہ آئندہ مجھے اپنی بات دہرائی نہ پڑے اور اب جو میں کہنے جا رہا ہوں وہ دھیان سے سُننا کیوں کہ تمہیں اُس پر عمل بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

سُن رہی ہونہ؟ افراہیم نے اُسکی طرف دیکھ تصدیق کرنی چاہی۔۔۔۔۔

آنہیہ نے اثبات میں سر کو جنبش دی تو افراہیم آنہیہ کی طرف دو قدم آگے بڑھا۔۔۔۔۔

منہ میں جو زبان ہے اسکا استعمال یہاں ممنوع نہیں ہے۔۔۔۔۔

مقابل پھر بھی خاموشی نہیں ٹوٹی خاموشی توڑنے کے لیے الفاظ بہت ضروری تھے جو آنیہ کے پاس بالکل نہیں تھے۔۔۔۔۔

افراہیم نے ماتھا مسلا اور ادھر ادھر چلتا بولنے لگا۔۔۔۔۔

آنہ ایندہ میں تمہیں ماما بابا کے سامنے روتا نہیں دیکھوں۔۔۔۔۔

دوسری بات یہ جو کچھ بھی ہوا ہے کوشش کرنا اس کو جلد ہی سمجھ لو میں تمہیں اس کے لیے زیادہ ٹائم نہیں دے سکوں گا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میری کہی ہوئی بات کو کبھی بھی ہلکا مت لینا آنہ میں جو کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں اور یہ تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔

آنہ مسلسل ہاتھوں کو بے دردی سے مسلتی ہوئی افراہیم کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ہماری لائف کو کوئی ڈرامہ یا فلم نہیں سمجھنا جیسے کہ اب تم یہ سوچو کہ میں صوفے پر سوؤں اور تم بیڈ پر تو یہ حقیقت ہے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوگا اس لیے اب آرام کرو مجھے بھی نیند آرہی ہے۔۔۔۔

افراہیم کہتے ہی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لائٹ اوٹ کر لیٹا۔۔۔۔

آنیہ خود کو بہت سمجھانے کے بعد بھی بیڈ پر نہ ٹک سکی۔۔۔۔۔

وہ کب سے دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی جو اس وقت یہ کام انتہائی مشکل رہا تھا پھر بھی اُس میں ہرگز ہمت نہ تھی کہ وہ افراہیم کے ساتھ بیڈ شیئر کر سکے۔۔۔۔۔

سرفراز آپ سوائے نہیں؟ راحیلہ کی آنکھ کھلی تو سرفراز صاحب کھڑکی کے سامنے کھڑے مسلسل باہر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے خاموشی سے راحیلہ کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا؟ کچھ نہیں بس نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

سو جائے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی سرفراز۔۔۔۔۔

راحیلہ کیا ہمارا فیصلہ آنیہ کے حق میں ٹھیک ہوگا؟

راحیلہ اُٹھ سرفراز کے پاس آئی اور اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی۔۔۔۔۔

سرفراز کیوں فکر کر رہے ہیں ہماری بیٹی کے لیے اس سے بہتر کوئی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا

۔۔۔۔۔

لیکن ہم نے ایک غلطی کر دی ہے راحیلہ ۔۔۔

وہ کیا؟

ہمیں آنیہ کو شروع سے ہی سب بتا دینا چاہیے تھا اگر ایسا ہوتا تو آج ہماری بیٹی اتنی تکلیف میں نہ ہوتی ۔۔۔۔

سرفراز اتنا مت سوچے سب بہتر ہوگا انشاء اللہ اب ہمیں ماضی کو چھوڑ آنے والے وقت کی تیاری کرنی ہے ۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب کو راحیلہ کی کسی بات سے بھی تسلی نہیں ہوئی جسکی وجہ سے وہ خاموش ہو گئے تھے ۔۔۔۔۔

آنہ بہت تھک گئی تھی لیکن وہ وہاں سے ہل چل کر افرام کو نہیں جگانا چاہتی تھی وہ وہی زمین پر بیٹھ کر انکھیں موند گئی تو ناجانے کب زمین پر ہی سو گئی ۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنا سر بوجھل سا محسوس ہو رہا تھا وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالتی ہوئی اُٹھ بیٹھی
لیکن جیسے ہی اُسے محسوس ہوا کہ وہ کسی انجان جگہ پر ہے فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ابھی آنیہ کچھ سمجھ ہی نہیں پار ہی تھی کہ اچانک لائٹ اوٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

کوئی ہے؟ پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے کوئی ہے یہاں۔۔۔۔۔

آنیہ دروازہ کھلنے کی آواز سُن خاموش ہوئی اور غور کرنے لگی شاید کوئی روم میں آیا تھا

www.urdu novels mania.com

۔۔۔۔۔

اُسکے قدموں کی آواز جیسے جیسے آنیہ کی طرف بڑھنے لگی آنیہ کا دل کانپنے لگا وہ آہستہ آہستہ
پچھے ہوتی ہوئی دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔۔

آنے والے انسان نے نہ کوئی بات سُنی نہ کہی وہ بس آنیہ کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں کی گرفت جمائے اُسکی گردن پر ہونٹ رکھے اُسکی خوشبو اپنے اندر اُتارنے لگا۔۔۔۔

پ۔ پ۔ پ۔ پ۔ ل۔ ز۔ چ۔ ہوڑے مج۔ مجھے۔

آنیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ڈر کی وجہ سے نہ جسم حرکت کر رہا تھا نہ زبان بول پارہی تھی

کون ہو تم چھوڑ مجھے۔۔۔ آنیہ نے دوبارہ سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولا تو اُس نے آنیہ کا ایک ہاتھ چھوڑ اُسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔۔۔

آنیہ اُسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی لیکن وہ کچھ بولے بغیر آنیہ کو کمر سے تھام بیڈ پر گرا چکا تھا۔۔۔۔

نو نو پلیز: نو چھوڑو مجھے جانے دو پلیز چھوڑو۔۔۔۔۔

آنیہ کے چلانے اور کافی ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد بھی وہ خود کو اُس درندے سے نہ بچا سکی

اس شخص کو آنیہ پر کوئی رحم نہیں ارا ہاتھ اوہ بے دردی سے اُس وقت تک انیہ کو نوچتا رہا جب تک وہ ہر چیز سے بیگانی نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے پولیس کو انفارم کیا لیکن انکو گھر بیٹھے سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ابھی وہ خود بھی آنیہ کو ڈھونڈنے کی سوچ رہے تھے جب حسن اپنی ماں کے ساتھ اندر آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

ارے بھائی کیا ہوا آنیہ کا فون آیا؟

نہیں مجھے لگتا ہے میری بیٹی کسی مصیبت میں ہے اس کے لیے دعا کرو۔۔۔۔۔

اب کیا فائدہ بھائی دعا کا ہمیں پہلے ہی اس کے لیے ہدایات کی دعا کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب اپنی بہن کی بات نہ سمجھے تو وہ ان کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

۔۔۔۔۔

اپ پریشان نہیں ہوا ج کل کے بچے ایسے ہی ہے اپنے بڑوں کی بات نہ ماننا تو ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

فکر نہ کریں اجائے گی وہ خود ہی۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو تم کیسے کہہ سکتی ہو میری بیٹی کے بارے میں؟

آپکو ابھی بھی اپنی بیٹی کی پڑی ہے اور جو ہماری عزت کی دھجیاں اڑا گئی ہے وہ۔۔۔۔۔

اسکا بھی کیا قصور شاید سگی ماں ہوتی تو اچھی تربیت کر دیتی۔۔۔۔۔

اُس نے راحیلہ کے آتے ہی کہا تو سرفراز صاحب کا صبر جواب دے گیا پھر کیا بحث کا نتیجہ یہی نکلا کہ دونوں بہن بھائی کے راستے الگ ہو گئے

کیا واقعی یہ وہ گھر ہے جہاں کچھ ٹائم پہلے شادی کا ماحول تھا اور اب ماتم کا سماں راحیلہ کچھ کسے بغیر سوچتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے افراہیم کو فون لگایا تو اس بار وہ کامیاب ہو گئے فون پہلی بیل پر ہی اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

سرفراز نے افراہیم کو ساری بات بتائی۔۔۔۔۔

بابا لیکن یہ سب ہوا کیسے؟ میں نہیں جانتا بیٹا تم اپنی بہن کو ڈھونڈ لاؤ بس۔۔۔۔۔

بابا آپ فکر نہیں کریں میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

صبح چڑیوں و کوؤں کی آتی آواز سے آنیہ کی آنکھ کھلی تو اُسے اپنا سارا جسم زخمی محسوس ہوا
جسم سے اٹھتا درد کی وجہ سے آنیہ کی آنکھوں سے جاگتے ہی آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔

آنیہ کو جلد ہی اپنی حالت کا احساس ہوا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

بابا پلیز مجھے بچالیں۔۔۔۔۔

آنیہ کے لیے وہاں گزرے دس دن ایک جیسے تھے روز، ایک سا منظر رہتا۔۔۔۔۔

وہ اندھیرے میں جتنی خاموشی سے آتا اُسکی روح کی دھجیاں اڑا کر اُسی خاموشی سے چلا جاتا

۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔۔۔

کوئی اُسے بُری طرح سے جھکڑے ہوئے تھا وہ خود کو آزاد کروانے کی بہت کوشش کر رہی تھی لیکن ہر طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیخا چاہ رہی تھی لیکن آواز گلے میں دھب گئی تھی بس آنسوں تھے جو اپنی مرضی سے بہتے جا رہے تھے اور وہ بُری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

انیہ؟ آنیہ کیا ہوا؟ آنکھیں کھولو آنیہ؟
www.urdu novels mania.com

آنہ نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولی تو سارا منظر گیا تھا لیکن جتنا خوف وہ خواب میں محسوس کر رہی تھی اُس سے زیادہ خوف اُسے افراہیم کو دیکھ آیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گالوں کو رگڑتی ہوئی فوراً بیٹھی آنیہ اپنی سانسوں کو رُوک دینا چاہتی تھی کیوں کہ ابراہیم گھٹنوں کے بل اُسکے بہت قریب بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اُسکی سانسیں ہر گزرتے پل کے ساتھ تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ لو پانی۔۔۔۔۔" ابراہیم نے قریب سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر آنیہ کی طرف بڑھایا

آنیہ نے ایک نظر ابراہیم کی طرف دیکھا اور نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔

پانی پی لو۔۔۔" ابراہیم نے آہستہ مگر غصے سے بھری آواز میں کہا تو آنیہ نے لرزتے
 "ہاتھوں کو بڑھا کر پانی کا گلاس تھاما

مطلب تمہیں میری رات کسی گئی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا؟

ابراہیم نے سوالیہ نظروں سے آنیہ کی طرف دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

آنیہ تم بہت سے جانتی ہو میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔۔

جانتی ہونہ؟ "افراہیم نے آنیہ کے چہرے کو چھوتی لٹ کو کان کے پیچھے کرنا چاہا لیکن آنیہ
"ایک جھٹکے سے تھوڑی سائیڈ پر ہوئی

تم ان حرکتوں سے مجھے غصہ دلا رہی ہو آنیہ افراہیم اپنا ہاتھ نیچے کرتا ہوا غصے سے بولا تو آنیہ
خود سنبھالتی ہوئی جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

افراہیم بھی اس کے سامنے کھڑا ہوا تو آنیہ اپنے اندر ہمت جمع کرتے ہوئے بولی۔۔
مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

اگر نہ جانے دوں تو؟ افراہیم ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتا ہوا نارمل سے انداز میں بولا۔۔۔۔

میں ماما کو "اس سے پہلے کہ آنیہ اپنا جملہ مکمل کرتی افرام نے اُسے بازوؤں سے پکڑا اپنے بہت قریب کیا۔۔۔

"آننیہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ سانس روکے اپنے منہ پر اُسکی سانسیں محسوس کر رہی تھی

آننیہ یہ آخری وارنگ ہے اسکے بعد میں کچھ کہوں گا نہیں اور کروں گا تم اس سے مجھے منع نہیں کر سکتی۔۔

اگر میں تمہیں یہ سب سمجھنے کا ٹائم دے رہا ہوں تو مجھے مجبور مت کرو کہ میں کچھ اور سوچنے پر مجبور ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آئندہ جو میں کہوں اُسے ایک بار میں ہی سُن کر اُس پر عمل کرنا سمجھی؟

افرام نے اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر رے سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

آنیہ واپس زمین پر بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا ابراہیم کا رویہ بھی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔
بیٹا ناشتہ تو کر لو۔۔۔

نہیں ماما آفس میں کر لوں گا اللہ حافظ۔۔۔۔۔

ابراہیم کے جاتے ہی سرفراز صاحب نے راحیلہ کی طرف دیکھا۔۔۔
جی میں لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

جیسے ہی راحیلہ نے آنیہ کے روم کا دروازہ کھولا اسے شدید دھچکہ لگا۔۔۔
www.urdu novels mania.com

آنیہ سر زمین سے ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رہی تھی راحیلہ نے جیسے اسکی کمر پر ہاتھ رکھا اسکی زوردار چیخ نے پورے کمرے کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔

کیا ہوا آنیہ؟ بیٹا ڈر کیوں رہی ہو؟ اور یہاں ایسے؟

اما "آنیہ راحیلہ کے گلے لگ رونے لگی تو راحیلہ نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے سوال کیا "

کیا افرایم نے کچھ کہا ہے؟

اما کیا واقعی میں بابا کی بیٹی ہوں؟ راحیلہ کو انیہ کا سوال سمجھ نہیں آیا تو وہ اُسے خود سے الگ کر حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

آپ کو واقعی احساس نہیں ہے کہ آپ دونوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟

www.urdu novels mania.com

افرایم "جسکو آج تک ان بیس سالوں میں میرا بھائی بتایا گیا تھا اچانک سے اُسے میرا شوہر بنا کر مجھے اُسکے سپرد کر دیا؟

ماما اس سے اچھا ہوتا آپ میرا گلا گھونٹ کر مار دیتی یہ رات میں نے کس اذیت میں گزاری ہے آپ اسکا اندازہ نہیں لگا سکتی۔۔۔۔

آنیہ میری جان بس رونا بند کرو تم ابھی اس کمرے میں نہیں رہنا چاہتی نہ تو کوئی بات نہیں تم کچھ دن کے لیے اپنے روم میں چلی جاؤ اوکے؟

ابھی جلدی سے فریش ہو کر نیچے آ جاؤ تمہارے بابا ناشتے پرویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔

اُٹھو جلدی سے میری پیاری بیٹی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سارا دن آنیہ نے بے چینی سے گزارا دو تین بار کوشش کی کہ خود کو ختم کر لے لیکن سرفراز صاحب کا خیال یہ کرنے سے بھی روک دیتا ابھی بھی وہ ڈنر کرا اپنے روم میں آئی تو جلد ہی بستر پر لیٹ نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

افراہیم اپنی روٹین کی مطابق کھانے کے بعد لان میں واک کر اپنے کمرے میں آیا تو آنیہ وہاں موجود نہیں تھی اس نے واشروم کی طرف دیکھا جسکا دروازہ پہلے سے ہی کھلا تھا

افراہیم بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا آنیہ کے روم کی طرف آیا تو بغیر نوک کیے اندر چلا گیا

آنیہ کو اپنے بستر پر سوتا دیکھ افراتیم کا دماغ گھومنے لگا تو اُس نے آگے بڑھ جھٹ سے اُس سے چادر کھینچی۔۔۔

آنیہ کو اچانک کچھ سمجھ نہیں آیا وہ آنکھیں کھول افراتیم کو دیکھ خود میں سمٹی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

"م۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے ماما" ماما کا نام مت لو

افراہیم نے انگلی کھڑی کر تلخ لہجے میں کہا تو آنیہ کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا لیکن اب وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا" میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں

آنہ نے افراہیم کی بات کاٹتے ہوئے مضبوط لہجہ اپناتے ہوئے کہا تو افراہیم اسکی طرف جھکا۔۔۔۔

کیوں ماما نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ شوہر کی ہر بات ماننی چاہیے۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم کے منہ سے شوہر کا لفظ سُنتے ہی آنیہ نے پلکیں جھکائی۔۔۔۔

میں نہیں مانتی اس رشتے کو آپ جائیں پلیز۔۔۔۔

انیہ نے آنکھیں جھکائے ہوئے کہا

اُٹھو چلو اپنے روم میں۔۔۔۔۔

میرا روم یہی ہے اور میں یہی رہوں گی۔۔۔۔۔

میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے آنیہ۔۔۔۔۔

افراہیم کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھا تو آنیہ کے دل کو کچھ سکون ہوا لیکن اگلے ہی پل وہ سکون ہوا کی طرح اڑ گیا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جب افراہیم دروازہ لاک کر آنیہ کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

آنیہ بستر سے اُچھل بیڈ کی دوسری سائیڈ پر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

"آپ جائیں پلیز" بہت کوشش کے بعد بھی آنیہ خود کو نارمل نہیں رکھ پارہی تھی

آنیہ جہاں کھڑی ہو وہی بیٹھ جاؤ مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ جاؤ یہاں سے آنیہ کا دل زور سے دھڑک رہا تھا ابراہیم سے عجیب سا خوف و وحشت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے آنیہ میں تم تک نہیں پہنچ سکتا؟

ابراہیم نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا تو آنیہ نے اندر خوف کی لہر سی اٹھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میں شور مچا دوں گی اگر آپ نہیں گئے یہاں سے۔۔۔۔۔

چیلنج؟ ابراہیم نے اگے بڑھتے ہوئے پوچھا تو آنیہ نے شور مچانے کے لیے اپنا منہ کھولا

لیکن ابراہیم اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم اسے بازوں سے پکڑ پیچھے دیوار سے لگائے سُرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھنے لگا

آنیہ کا پورا وجود لرز رہا تھا دماغ میں اس قید میں گزری پہلی رات کا منظر چلنے لگا۔۔۔۔۔

افراہیم کا ایک ہاتھ آنیہ کی آواز بند کرنے کے لیے منہ پر تو دوسرے ہاتھ سے وہ آنیہ کے بازوں پر گرفت جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

افراہیم کی ہاتھوں کی تپش اور سانسوں سے منگلتی ہیٹ آنیہ کو اس شخص کی یاد دلا رہی تھی
www.urduNovelsMania.com وحشتِ جنون۔۔۔۔۔

از سدرہ حسین۔۔۔۔۔

قسط نمبر 8۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے آنیہ کی آنکھیں بند ہو گئیں افراتیم کی لاکھ کوشش کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُسے بانہوں میں اُٹھائے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔۔

جی جی ضرور آپ جب مرضی آسکتے ہیں لیکن میری آپ سے ایک ہی ایک گزارش ہے....

حجی سرفراز صاحب کہیں ہم پوری کوشش کریں گے آپ کی بات پر عمل کیا جائے۔۔۔

میری بیٹی ابھی تک اُس سب چیزوں سے باہر نہیں نکل پارہی تو۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب میں سمجھ رہا ہوں آپ کی بات فکر نہیں کریں ہم خیال رکھیں گے۔۔۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔

کس کا فون تھا؟

سرفراز صاحب کے کال بند کرتے ہی راحیلہ نے ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بلال کا فون تھا آنیہ سے مل کر کچھ باتیں ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ پولیس والا؟ راحیلہ نے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں لائنٹ اون ہونے کی وجہ سے آنیہ کی آنکھ کھلی تو سامنے افراہیم بال سنوارتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔۔

آنہیہ کی آنکھوں کے سامنے رات والا منظر گھومنے لگا وہ فوراً اٹھ بیٹھی خود کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے ہوئے۔۔۔۔۔

افراہیم کی آنیہ پر نظر پڑی تو فوراً آنیہ کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

اب اس کمرے سے جانے کا مت سوچنا، رات میں تمہیں بانہوں میں اٹھا کر لایا تھا اور اگر دوبارہ وہ حرکت کی تو میری قربت سہ نہیں پاوگی۔۔۔۔۔

افراہیم تو بات کر چلا گیا لیکن آنیہ کا دماغ ایک منٹ کے لیے بھی سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

رات افراہیم کے ہاتھ لگاتے ہی مجھے کیوں لگا تھا کہ میں واپس اُس قید میں چلی گئی ہوں اور میرے سامنے وہی شخص مجھے جکڑے ہوئے ہے۔۔۔۔۔

اگر میرے لیے افراہیم بھائی کی حیثیت رکھتا تھا تو میں بھی اُسکے لیے بہن کی حیثیت رکھتی تھی پھر کیسے اس نے اتنے آرام سے خود کو میرا شوہر مان لیا؟

کیوں وہ خود کو مجھ پر مثلت کر رہا ہے؟ کیا اُسے وقت کی ضرورت نہیں خود کو سمجھانے کے لیے؟

میں پاگل ہو جاؤں گی اگر وہ ایک بار اور میرے قریب آیا تو آنیہ نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پکڑ لکھینچا۔۔۔۔۔

میں نہیں سوچنا چاہتی کچھ بھی پلیز انیہ روتے ہوئے چیخنے چلانے لگی تو نیچے بیٹھے ناشتہ کر رہے سرفراز، راحیلہ اور افرام جلدی سے اوپر آنیہ کے روم میں آئے۔۔۔۔۔

آنیہ میری بچی کیا ہوا چھوڑوں اپنے بالوں کو کیا ہوا ہے میری جان۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

راحیلہ فوراً آگے بڑھ انیہ سے اُسکے بال پھڑوانے لگی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب کی روح تک کا نپنے لگی تھی آنیہ کی چیخ و پکار سن کر۔۔۔۔۔

بابا فکر نہیں کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

افراہیم نے سرفراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُنکو تسلی دینی چاہی جس کا اس لمحے کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔

آنیہ نڈھال سی ہو کر ڈھلی پڑ گئی تھی راحیلہ نے اسے لٹیا اور اُسکے بال سہلانے لگی۔۔۔۔

کیا حال ہو گیا ہے میری بچی کا سرفراز صاحب میں تو کہتی ہوں ایک بار ہمیں آنیہ کا مکمل چیک اپ کروانا چاہیے۔۔۔۔

اما آپ فکر نہیں کریں وہ کافی ٹھیک ہے اب انشاء اللہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور بہتر ہو جائے گی۔۔۔۔

افراہیم ٹھیک کہہ رہا ہے راحیلہ بار بار ہاسپٹل جا کر ڈاکٹروں کے سوالات۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب کہتے ہوئے باہر چلے گئے اب انکو وہاں کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا

اما آج آپ بابا کو ہاسپٹل ضرور لے جائیے گا آج آپ کو یاد ہے نہ؟

ہاں بیٹا مجھے یاد ہے لیکن آنیہ گھر پر اکیلی ہوگی پھر کیسے؟

اما آپ چلے جانا بابا کے ساتھ میں دو گھنٹے میں فری ہو کر گھر آ جاؤں گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا لیکن تم آ جانا یہ نہ ہو آنیہ اکیلی رہ جائے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

او کے ماما۔۔۔ افراتیم ماں کے ماتھے پر پیار کر چلا گیا تھا لیکن راحیلہ انیہ کی طرف دیکھ
اپنے رو کے ہوئے آنسوؤں بہانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ سرفراز کو لے کر ہاسپٹل جا چکی تھیں جانے سے پہلے وہ تمام ملازمین کو انیہ کا خیال رکھنے کا کہہ کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

آنیہ کی آنکھیں جیسے جیسے کھل رہی تھیں اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر اٹھ بیٹھی تھی لیکن دماغ گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک سے آنیہ کو کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو اُس نے آنکھیں کھول دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

افراہیم دروازہ لاک کر اُسی کی طرف ارہا تھا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

اُٹھ گئی؟ وہ سوالیہ کہتا ہوا اسکے بہت قریب آں بیٹھا تو آنیہ نے اپنی جگہ سے ہٹنا چاہا لیکن وہ ناکام ہو گئی تھی سر میں درد کی وجہ سے بالکل ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ کی آنکھیں ناک ہونٹ سرخ پڑ گئے تھے شاید اُسے شدید بخار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ارے تمہیں تو بہت بخار ہے افراتیم نے اس کے چہرے سے ہی اندازہ لگایا تھا۔۔۔۔۔ ویٹ میں میڈیسن لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

اسنے آنیہ کے سامنے ہاتھ پھیلا یا جس پر میڈیسن تھی اور دوسرے ہاتھ سے پانی کا گلاس
تھمایا۔-----

میڈیسن کھلا کر افرام فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

انیہ کو میڈیسن کے بعد اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا پہلے سے زیادہ سربھاری انھیں بوجھل ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

افراہیم دوبارہ آہ آہ آنیہ کے قریب بیٹھا تو آنیہ نے بوجھل ہوتیں آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ افراہیم نہیں تھا وہ ہلکا سا مسکرا رہا تھا اور شاید اپنا ہاتھ انہی کے قریب لے جا رہا تھا

میں کہا تھا آنیہ میں تمہیں زیادہ ٹائم نہیں دے پاؤں گا " اسنے نے انیہ کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

تمہیں پتہ ہے تم کتنی پیاری ہو؟

آنیہ کو اسکی کی باتیں بالکل سمجھ نہیں رہی تھیں لیکن اُس نے بہت ہمت کر اپنے ہاتھ سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اسنے نے دونوں ہاتھوں کا اسکے چہرے کے گرد پیالہ بنایا۔۔۔

کیا کرتی ہو آنیہ تمہیں اپنا کچھ خیال نہیں دیکھو کتنا بخار ہو رہا ہے تمہیں لیکن تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی میری قربت میں مجھے محسوس کرو آنیہ تمہیں بہت سکون ملے گا۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں لیکن پھر بھی وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھیں اس سے خود کو دور کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنیہ کی حالت کو مکمل انکسور کر اُس پر جھکا۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔ آنیہ کی آواز بمشکل اس کے کانوں تک ہی پہنچ پائی تھی جسکا اُس نے "کوئی اثر نہیں لیا تھا۔۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

جب تک اسکی کی وحشت ختم ہوئی تب تک آنیہ مکمل بیہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دوا زہ نوک ہونے پر افر اہیم باہر آیا تو میڈ نے بتایا کہ پولیس آئی ہے۔۔۔۔۔

او کے اُنکو چائے وغیرہ سر و کرو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔

!اسلام و علیکم

و علیکم السلام۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ افراہیم صاحب؟

جی ٹھیک ہوں آپ لوگ اچانک؟

جی ہم نے سرفراز صاحب کو فون کر کے پریشن لی تھی کہاں ہے آپکی بہن بلوائے اُسے

www.urdu novels mania.com

افراہیم نے غصہ کمزول کرتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ پولیس والے کو اپنے
اور آئیہ کے نکاح کا بتایا۔۔۔۔۔

کیا؟ مطلب وہ آپکی بہن نہیں؟

پولیس والے نے حیرانگی چہرے پر سجائے افرایم سے پوچھا تو افرایم نے پھر سے اپنی بات دہرائی۔۔۔۔

اگر وہ اس وقت میرے نکاح میں ہے تو مطلب وہ میری بہن نہیں تھی۔۔۔۔

اچھا تو کہاں ہیں وہ؟

وہ آپ سے نہیں مل سکتی اسکی طبیعت بہت خراب تھی ابھی میڈیسن کھا کر سو رہی ہے

www.urdu novels mania.com

افرایم صاحب دیکھے ہم پولیس والے ہیں تو شک کرنا ہمارا پسندیدہ مشغلہ ہے اس لیے ہم خود دیکھنا چاہے گ۔۔۔۔

جی ضرور اپنی لیڈی کا نسٹبل کو بھیج دیں دیکھ ائے۔۔۔۔

افراہیم نے پُر اعتماد لہجے میں کہا تو پولیس والے نے لیڈی کا نسٹبل کو انیہ کے روم میں بھیجا جو چند منٹ میں ہی واپس آئی اور افراہیم کے کہی بات کی تصدیق کی۔۔۔۔۔

سر مجھے اپ کو کچھ بتانا ہے "کا نسٹبل نے گاڑی میں بیٹھتے ہی آفیسر سے کہا۔۔۔۔۔

سر جب میں آنیہ کے روم میں گئی تو مجھے وہاں بہت کچھ عجیب لگا۔۔۔۔۔

مطلب؟

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سر وہ واقعی بخار میں اپنے ہوش کھوئے ہوئے تھی لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسے ہاسپٹل میں ہونا چاہیے تھا اور سر جب میں نے آگے بڑھ کر اُسے ہاتھ سے چھوا تو، میں نے اُسکی گردن پر عجیب سے نشان دیکھے جیسے کسی کے کاٹنے کے ہو اور نشان بالکل بھی پُر اے نہیں تھے۔۔۔۔۔

ہممسم مجھے تو یہ افراہیم کا آنیہ سے نکاح ہی سمجھ میں نہیں آیا پہلے ہمیں بتایا گیا وہ بہن بھائی ہیں اور اب میاں بیوی؟
آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

افراہیم واپس روم میں آیا تو آنیہ کے قریب بیٹھ اُسکے بال سہلاتے ہوئے اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔۔۔

وہ دنیا جہاں سے انجان بیہوش پڑی ہر چیز سے ناواقف تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی افراہیم کی نظر آنیہ کی گردن پر پڑی وہ اٹھا اور اُنکو چھپانے کے لیے میڈ ہسن لگانے لگا۔۔۔۔۔

تبھی افراہیم کا موبائل بجنے لگا۔۔۔

جی ماما؟

بیٹا تم گھر پہنچ گئے تھے؟

جی ماما میں تو کافی ٹائم پہلے آیا تھا انیہ کو بخار تھا اسیے میڈیسن دے کر سُلا دیا۔۔۔۔۔

افراہیم نے آنیہ کے ہونٹوں کو چھوتے ہوئے ماں سے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔

اچھا کیا میری جان اُسکا بہت خیال رکھنا ہمیں یہاں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری ماما آپ آرام سے آؤ یہاں میں ہوں۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا۔۔۔۔۔

فون بند ہوتے ہی افراہیم مسکراتے ہوئے آنیہ کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا کروں میری جان پتہ نہیں تم میں ایسا کیا ہے جو باقی کسی لڑکی میں نہیں تمہیں دیکھتا ہوں
تو میرا خود پر کنٹرول نہیں رہتا۔۔۔۔۔

افراہیم وہی لیٹا اور سو گیا کچھ ٹائم بعد آنیہ کو ہوش آیا تو اسنے افراہیم کو اپنے قریب لیٹے
دیکھا

جیسے ہی اُسکی نظر افراہیم پر پڑی اُسے دھندلا سا کچھ یاد آنے لگا جیسے جیسے آنیہ کو یاد آتا جا رہا
تھا وہ لرزتے وجود کے ساتھ افراہیم سے دور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی بیڈ سے اُتری افراہیم کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

انیہ نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ن۔۔۔۔۔ ے۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ جھ۔۔۔۔۔ ا۔۔۔۔۔ اغواء۔۔۔۔۔ "تم نے مجھے
اغواء کیا تھا؟"

آنیہ نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں جواب بیان کیا افراتیم اسکے باوجود خاموش رہا

.....ب-ا-ا-ب-ا)باب)

آنہ کوئی بات بیٹھ کر بھی کر لیا کرو یا ر۔۔۔۔۔

افراہیم نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تو مطلب وہ انکار نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

انیہ کو لگا وہ ابھی گر جانے کی لرزتی ٹانگیں بھاگنا چاہتی تھیں لیکن جان ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

آنسوؤں پر کوئی اختیار نہ تھا جو بہہ بہہ کر گردن تک کو تر کر گئے تھے۔۔۔

اچھا بیٹھوپھر میں ساری بات بتاؤ گا شروع سے ایک بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔۔

ب۔۔۔ا۔۔۔با۔۔۔) بابا (انیہ نے چیخنا چاہا لیکن آواز کسی دھب گئی تھی وہ چاہ کر بھی چیخ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

آنیہ تمہیں پتہ ہے تم کہاں غلطی کرتی ہو؟ جب تم ایک بار میں بات نہیں سنتی۔۔۔۔۔

گھر پر کوئی نہیں ہے اگر تم بیٹھ جاؤ گی تو سب بتاؤ گا۔۔۔

آنیہ اندر ہی اندر بھاگنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی جبکہ افرام کی ہوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ جھٹ سے دروازے کی طرف بھاگی لیکن اُسکی ساری ہمت جواب دے گئی جب اُس نے دروازہ لاک پایا۔۔۔۔

اُسی پل افرام اُٹھ اُسکے قریب آیا اُسکا دل زورو سے دھڑک رہا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تو افرام نے جھٹ سے اسے بانہوں میں لیا۔۔۔۔۔

اب تو تم جان گئی ہو تو زیادہ مزہ اٹے گا۔۔۔۔۔

"چھوڑو میں بابا کو" ششششششششششش یہ تم اب غلط کر رہی ہو جان میں پیار سے بات کر رہا ہوں اور تم؟

افراہیم کی انگلی اسکے ہونٹوں پر تھی ہونٹ لرز رہے تھے جن کی کپکپاہٹ افرایم محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری طبیعت بہت خراب ہے آنیہ رحم کرو "لیکن" مجھ پر میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا

افراہیم نے آنکھیں بند کر آئیہ کی خوشبو خود میں اُتراتے ہوئے کہا تو آئیہ افرایم کے لئے روپ سے زیادہ ڈرنے لگی۔۔۔۔

پ۔۔۔ ل۔۔۔ می۔۔۔ ز۔۔۔

جانتی ہو جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے تم نے ابھی کہا میں بابا کو بتا دوں گی اچھا کیا جو کہہ دیا اب میں بھی کچھ سوچتا ہوں کہ تمہیں بابا سے کیسے دور رکھا جائے۔۔۔۔

افراہیم کی بات سنتے ہی انیہ ڈھلی پڑ گئی وہ جو اپنی ہمت کے مطابق تھوڑی بہت مذمت کر رہی تھی اُسے وہ بھی چھوڑ دی۔۔۔۔

ارے کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ مجھے تمہاری آنکھوں میں آنسوؤں بالکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم نے اسکے آنسوؤں اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم افراہیم نہیں ہو۔۔۔۔۔ انیہ نے پہلی بار اُسکا نام لیا تو افراہیم مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میں وہ افراہیم نہیں ہوں میں تمہارا افراہیم ہوں ویسے اب تم سب جان ہی گئی ہو تو تمہیں کسی بات پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے

اُس نے کہتے آنیہ کے ہونٹوں کو قید کرنا چاہا لیکن آنیہ اپنی پوری ہمت سے منہ پھیر اُسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔۔۔

آنیہ غصہ مت دلاؤ مجھے۔۔۔۔۔ افراہیم نے چہرے پر سنجیدگی سجائے آنیہ کو گھورا۔۔۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔۔

نہیں میری جان اب تمہیں ساری زندگی میری قید میں رہنا ہے آج کے بعد تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکو گی اس نے بہت پیار سے انیہ کے بال چہرے سے ہٹائے۔۔۔۔۔

آنیہ نے سوالیہ نظروں سے آسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جان اب تم سب جان گئی ہو تو میں رسک نہیں لے سکتا تو آج سے تم اس روم سے باہر نہیں نکل سکو گی۔۔۔۔۔

نہیں پلیز میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گی پرامس "شششششش کوئی فائدہ نہیں پریشان ہونے کا یہ فیصلہ اٹل ہے"

میرے بابا مجھے یہاں سے نکال لے گے میں یہاں نہیں رہوں گی

آنیہ ناجانے کیوں چلائی تھی کیا وہ افرام کو خوف میں مبتلا کرنا چاہتی تھی؟...

ہا ہا ہا افرایم زوردار آواز میں ہنسا اور ایک جھٹکے سے آنیہ کا سر دیوار میں دے مارا دوسرے ہی پل وہ آنیہ کو چھوڑ شیشے کے سامنے آہ کھڑا ہوا۔۔۔

اس نے شیشے پر اپنے ہاتھ سے وار کیا جس سے اس ہاتھ زخمی ہو گیا۔۔۔۔۔

آنیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے جس سے خون بہہ رہا تھا افرامیم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

یہ تم نے کیا کر دیا آنیہ؟ وہ معصوم سی شکل بنا کر آنیہ کی طرف پلٹا۔۔۔۔۔

آنیہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے وہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں نے نہیں کیا، میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ ایک ہی بات کو دہرا رہی تھی جب اس کے کان میں افرامیم کی آواز پڑی۔۔۔۔۔

نہیں ماما وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

اپ بس جلدی آجائے ماما مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی۔۔۔۔۔

دومنٹ میں ہی وہ کال بند کر چکا تھا آنیہ کے آنسوؤں بہنا بھی بند ہو چکے تھے اب وہ زمین پر نظریں جمائے نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم نے اپنے ہاتھ پر جیسے تیسے بینڈیج کی اور میڈیکل باکس اُٹھائے وہ آنیہ کے قریب آہ بیٹھا۔۔۔۔

فرار کا راستہ سوچ رہی ہو؟ اسکی آواز سنتے ہی وہ اپنے خیالوں سے باہر آئی تو افرامیم کو قریب دیکھ خود میں سمٹی۔۔۔۔۔

یہ جو کچھ تم نے کیا ہے نہ لوگ تمہیں پاگل کہے گے خود کو بھی زخمی کر لیا مجھے بھی زخمی کر دیا

وہ اُسکے زخم کو صاف کرتا ہوا بولے جا رہا تھا لیکن آنیہ اُسے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کتنے سال ہم ایک چھت کے نیچے رہے ہیں پھر کیوں میں اسے پہچان نہیں پاتی؟

کیا واقعی مجھے پاگل کرنا چاہتا ہے؟

نہیں مجھے کچھ سوچنا ہو گا مجھے یہاں سے نکلنا ہے ایک بار بابا آجائیں تو میں سب بتا دوں گی
اُنھیں۔۔۔۔

"کوئی فائدہ نہیں" افرامیم کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر آئی

کوئی فائدہ نہیں اتنا سوچنے کا خیر میں اب باہر جا رہا ہوں اور اگر تم نے شور مچایا یا کوئی ایسی
ویسی حرکت کی تو میرے ساتھ گزری راتیں یاد کر لینا میں اُس سے بھی بُرا پیش اوں گا
www.urdu novels mania.com

افرامیم کمرے سے جاتے ہوئے آنیہ کا موبائل ساتھ لینا نہیں بھولا تھا وہ دروازہ لاک کر جا
چکا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے اُٹھ کمرے کی ایک ایک چیز کو اسکی جگہ سے ہٹا دیا تھا وہ جیسے جیسے چیزوں کو پھینک رہی تھی اُسکی پینچیں اتنی ہی بلند ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

جب تھک گئی تو زمین پر بیٹھ رونے لگی کتنی خوبصورت زندگی تھی اُسکی بلکل شہزادیوں جیسی پھر کیوں وہ آج کسی کی وحشت کی نظر ہو گئی تھی جب انیہ رو رو کر بھی تھک گئی تو الماری سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا افرامیم؟ راحیلہ نے افرامیم کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

"اما وہ آنیہ نے" لیکن بیٹا اُسے ایسا کیوں کیا

بابا میں نہیں جانتا وہ جیسے ہی اجاگی صبح کی طرح چلانے لگی کہنے لگی تم نے مجھے اغواء کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب تھکن سے نڈھال صوفے پر بیٹھ گئے راحیلہ فوراً انکی طرف اتی اور تسلیاں دینے لگی۔۔۔

اپ پریشان نہیں ہو سرفراز وہ صدمے میں ہے جیسے جیسے وقت گزرے گا وہ بالکل پہلے جیسی ہو جائے گی۔۔۔۔

نہیں راحیلہ اب میری بچی کبھی پہلے جیسی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔
سرفراز کہتے ہی اٹھ سیڑھیوں کی طرف بڑھے تو افراہیم بھی فوراً انکے پیچھے ہویا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا آنیہ نے کچھ دیکھے بغیر ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا گلدان انکی طرف اُچھلا جسکو افراہیم بروقت کچ کر گیا۔۔۔۔

بابا "آنہ باپ کا چہرہ دیکھ انکی طرف بڑھنے لگی لیکن افراہیم آگے بڑھ کر اُسکا بازو تھام"
چُکا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ ہوش کرو وہ تمہارے بابا ہیں " بابا پلیز مجھے بچالیں ورنہ یہ مجھے پاگل کر دے گا بابا اسنے
 "ہی مجھے اغواء کیا تھا بابا میرا یقین کریں اس نے مجھے اغواء کیا تھا

سرفراز صاحب نم آنکھوں کے ساتھ روم کی حالت دیکھ پٹ گئے اُنکو افرام کی کسی ایک
 ایک بات پر یقین آگیا تھا۔۔۔۔۔

بابا پلیز ایک بار میری بات سُن لیں پلیز بابا۔۔۔۔۔

آنیہ کا چیخنا چلانا کسی کام نہیں آیا تھا سرفراز صاحب نیچے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افرام نے اُسے اپنی بانہوں میں قید کیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے ہوش آگئی ہے تمہیں اس لیے اتنا چیخ رہی ہو جبکہ میں نے منع کیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے بابا سے یہ اپنی آخری ملاقات ہمیشہ یاد رکھنا آئیہ آئندہ تمہاری زندگی بہت محدود ہوگی
"مجھ سے مجھ تک"

وہ مسکرایا تو آنیہ خود کو اُسکی قید سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

او کے ریلیکس چھوڑ رہا ہوں لیکن تیار رہنا ج میری جیت کی خوشی انجوائے کریں گے

وہ آنیہ کو چھوڑ دروازہ لاک کر چلا گیا تھا اور انیہ اُسکی بات سُن اندر تک کانپ گئی تھی

سرفراز مت پریشان ہو وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔۔۔

راحیلہ میری بچی نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟

آخر کیوں وہ آج اس حال میں ہے؟

بابا پلیر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ ٹینشن نہیں لیں میں ہوں نہ۔۔۔

ماما آپ بابا کو انیہ کے کمرے سے دور رکھے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی اگر بابا کی بھی طبیعت خراب ہو گئی تو دونوں کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ماما پلیر آپ بھی آنیہ کے روم میں مت جائیں گا وہ ابھی بابا کو بھی نقصان پہنچانے والی تھی۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا لیکن تم اُسے کسی ڈاکٹر کو دیکھاؤ۔۔۔۔۔

جی ماما انشاء اللہ صبح لے کر جاؤں گا ابھی تو شام ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

سب ڈنر کرنے بیٹھے تو ابراہیم ایک ٹرے میں الگ سے کھانا رکھنے لگا۔۔۔۔۔

"بیٹا تم تو کھا لو پہلے کھانا" راحیلہ بات کو سمجھتے ہوئے بولی

ماما مجھے بھوک نہیں آئی نے صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ کھانا کھائے میں اُس کے پاس جاتا ہوں۔۔۔۔

افراہیم بیٹا دھیان سے۔۔۔۔۔

بابا فکر مت کریں آپ کھانا کھائے۔۔۔۔۔

افراہیم کمرے میں بہت احتیاط سے داخل ہوا آئی بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور دروازہ لاک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

انیہ ایک پل ضائع کیے بغیر اُسکے پاس آئی اور ہاتھ جوڑے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

پلیز میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے باہر جانے دیں میں یہاں بند کمرے میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

پلیز افرایم میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی پکا پراس کرتی ہوں۔۔۔۔۔

ہا ہا اچھا اور تمہیں لگتا ہے میں مان جاؤں گا؟

"پلیز میں سچ میں ششششش بس اب خاموشی سے کھانا کھاؤ مجھے آج تم سے بہت باتیں کرنی ہیں"

www.urdu novelsmania.com

وہ اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دو قدم اس سے پیچھے ہوئی نہیں کھاؤں گی کھانا اگر مجھے یہاں مرنا ہی ہے تو پھر میں کھانا بھی نہیں کھاؤں گی ایسے ہی مروں گی۔۔۔۔

آنہ کیوں مجھے غصہ دلانے والی باتیں کرتی ہو؟ جانتی ہو نہ پھر مجھے غصے میں کچھ سمجھ نہیں آتا

۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا نارمل انداز میں کہہ رہا تھا لیکن آنہ اس سے تھوڑی اور دور ہوئی

۔۔۔۔۔

میں خود کو ختم کر لوں گی اگر مجھے یہاں سے باہر نہ جانے دیا تو۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اگلے ہی پل آنہ کا بازو افرام کی گرفت میں تھا وہ اسے کھینچ اپنے بہت قریب کر انکھوں میں انکھیں ڈالے کھڑا اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

آنہ اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آئندہ مرنے کی بات مت کرنا آنیہ ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔۔۔

بھوک نہیں تو مت کھاؤ کھانا لیکن مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو۔۔۔۔

اگلے لمحے ہی افرایم نے اسے بیڈ پر گرا دیا۔۔۔۔

آنیہ کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس پر جھکا تھا انیہ کی لاکھ کوششوں اور بے تحاشہ رونے کے باوجود وہ خود کو چھوڑا نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

سرفراز میڈیسن کھالیں اور ریسٹ کریں پلینز۔۔۔۔۔

راحیلہ کیا کروں میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میری بیٹی کو دیکھا تم نے کیسی حالت ہو گئی ہے اُسکی؟

سرفراز ہم جانتے ہیں جس تکلیف سے آپ گزر رہے ہیں لیکن آپ اپنا خیال نہیں رکھے گے تو ہمارا کیا ہوگا؟

راحیلہ مجھ سے ایک وعدہ کرو گی؟

سرفراز صاحب نے اپنا ہاتھ راحیلہ کے سامنے پھیلا یا جسکو وہ تھام چکی تھی۔۔۔۔۔

راجیلہ مجھ سے وعدہ کروا گئیں اس دنیا سے چلا بھی جاؤں تو میری بیٹی کا ایسے ہی خیال رکھو گی جیسے شروع سے رکھتی آئی ہو۔۔۔۔۔

سرفراز کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

خود کو بہت مضبوط دیکھانے کے باوجود راجیلہ کی انکھیں پل میں بھیگ گئیں تھیں

وعدہ کرو مجھ سے راحیلہ آنیہ کی فدا داری ہمیشہ تمہاری اولین ترجیح ہوگی۔۔۔۔۔

کیا میں نے کبھی آپ کو شکایت کا موقع دیا ہے؟

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں سرفراز میں آنیہ کا ہمیشہ ایسے ہی خیال رکھوں گی بس اب آپ میڈیسن کھانے اور آرام کریں دیکھئے مجھے بھی رولا دیا آپ نے۔۔۔۔۔

وہ جھٹ سے اُٹھتی ہوئی بولیں۔۔۔۔۔

افراہیم گہری نیند سوچکا تھا، رات کے تیسرے پہر بھی آنیہ کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔۔۔۔۔

وہ کمرے کے ایک کونے میں بیٹھی اپنی قسمت کو کوس رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ میں کس کی مدد لوں؟

اے اللہ مجھے کوئی تو راستہ دیکھا میں قید میں رہی تو پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔

حسن کیوں؟ آخر کیوں تم نے میرا یقین نہیں کیا کیوں تم نے مجھے چھوڑ دیا؟

، دیکھو آج تمہاری آنیہ کس دلدل میں پھنس چکی ہے بابا نے بھی میرا یقین نہیں کیا حسن

کیا افراہیم ساری زندگی میرے ساتھ یہ سب "نہیں بلکل نہیں میں ہمت نہیں ہاروں گی مجھے
"اپنے لیے خود ہی کچھ کرنا ہوگا"

www.urdu novels mania.com

آنہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی اور سائیڈ ٹیبل پڑے افراہیم کے
موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بہت سوچ سمجھ کر وہ آہستہ آہستہ چلتی بغیر آواز پیدا کیے سائیڈ ٹیبل تک پہنچی

آنیہ وہاں کھڑی ایک نظر افراہیم کی طرف دیکھتی تو ایک نظر موبائل کی طرف -----

بہت ہمت جمع کر دھڑکتے دل کے ساتھ آنیہ نے موبائل پکڑا لیکن اگلے ہی پل اسکی ساری اُمیدیں ٹوٹ گئیں تھیں موبائل پر لگے لاک نے آنیہ کو ایک بار پھر وہی اندھیرے میں لاکھڑا کیا۔۔۔۔۔

بہت کوشش کے بعد بھی جب موبائل کا لاک وہ نہیں کھول پائی تو غصے سے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وقت وہ افراہیم کو بھول گئی تھیں۔۔۔۔۔

جیسے ہی آنیہ مڑی افراہیم اُسکی کلائی تھام چکا تھا لیکن اسنے پھر بھی اپنا رخ نہیں موڑا

کر یا فون؟

ویسے کس کو فون کرنے والی تھی؟

ک۔۔۔ س۔ کس۔۔۔ ی۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ ن۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔

جان جھوٹ مت بولا کرو "وہ بستر سے نکل اُسکے سامنے آہ کھڑا ہوا تو انیہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔"

کیا تم سوئی نہیں؟ اُسکی سوچی ہوئی لال آنکھیں دیکھ افرام نے اُسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے خاموشی نہیں توڑی تو افرام نے اُسکے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔

انیہ اُسکے کہتے ہی بیٹھ گئی تو افرامیم بھی اُسکا ہاتھ تھام قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اس وقت تکلیف میں ہو لیکن میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس لیے کچھ باتیں ہیں اگر تم اُن باتوں کو سمجھ لو تو تمہاری تکلیف ختم ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

انیہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر افرامیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

سب سے پہلے تو تم یہ جان لو کہ تمہاری ہر سانس پر صرف میرا حق ہے، تم صرف افرامیم کی ہو۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افرامیم نے دوبارہ اُسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، آنیہ کا وجود لرز نے لگا۔۔۔۔۔

اور اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ اس کمرے سے فرار ممکن ہے تو ایسا مت سوچو کیونکہ ایسا نہ ہونے پر تمہیں بہت تکلیف ہوگی۔۔۔۔۔

آنیہ تم بس میرے ساتھ خوش رہو اس دنیا میں اس کمرے میں تم میرا انتظار کیا کرنا اچھے سے تیار ہو کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اپکی ہر بات مانوں گی آئی پر اس لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا پلیر مجھے ایسے قید میں نہ رکھیں

آنیہ میں بہت کوشش کرتا ہوں تم پر غصہ نہ کروں لیکن تم دیکھو نہ خود ہی غصہ دلانے والی باتیں کرتی ہو۔۔۔۔۔

"افراہیم میں سچ کہہ رہی ہوں" شش

آئینہ ہماری اس ٹاپک پر بات نہیں ہوگی اوکے؟

چلو آ جاؤ۔۔۔۔۔ سو جاؤ یہاں لیٹ جاؤ۔۔۔

اسنے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو آنیہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی

مجھے واسٹروم جانا ہے۔۔۔۔۔ انیہ کہتے ہی فوراً واسٹروم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

وہ کب سے واشٹروم میں مرر کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ دیکھ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

انکھوں کے گرد گہرے ہلکے، ہونٹ اور گردن پر زخم اُسے خود پر رونے کے لیے مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔۔

افراہیم آپ مجھ سے محبت تو نہیں کرتے یہ طے ہے لیکن اتنی ہوس، وحشت، جنون کیا ہے یہ؟

میں کیوں سمجھ نہیں پا رہی؟

کیوں میری روح تک کو چھلنی کر دیا ہے کیا آپکو میری تکلیف، اذیت محسوس نہیں ہو رہی؟

انیہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا تو وہ روم میں آہ لیٹ گئی۔ افرایم سوچکا تھا پھر بھی آنیہ کو اُس سے خوف محسوس ہو رہا تھا وہ جتنی دوری اختیار کر سکتی تھی اتنی دوری پر لیٹ انکھیں بند کر گئی۔

آمنہ صبح ناشتے کے ٹیبل پر آنیہ نامہ کھولے بیٹھی تھی جب حسن بھی اُسی طرف اتانکی باتیں سُننے لگا۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو آمنہ؟

سہی کہ رہی ہو مجھے تو لگتا ہے جسکے ساتھ بھاگی تھی اسکے چھوڑ جانے کی وجہ سے پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

حسن ماں سے چند قدم کے فاصلے پر رُک گیا تھا۔۔۔

آمنہ بس کر دو کیوں صبح سویرے اُسکا ذکر لے کر بیٹھ گئی ہو

حسن نے سن لیا تو؟ جانتی ہو نہ پہلے ہی کتنا دکھی ہے۔۔۔۔

ہو جائے گا وہ بھی ٹھیک تھوڑا نام گزرے گا تو۔۔۔۔۔



حسن او بیٹا ناشتہ کرو۔۔۔۔

نہیں پاپا مجھے بھوک نہیں، وہ کہتے ہی رُکا نہیں تھا کیوں کہ وہ آمنہ بیگم کے منہ سے اپنی
محبت کی اور تذلیل برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

....دیکھا چلا گیا نہ وہ ناشتہ کیے بغیر

افراہیم ناشتہ لے کر روم میں آیا تو انیہ کے ماتھے پر جھکا۔۔۔۔۔

اُٹھ جاؤ انیہ میرے ساتھ ناشتہ کرو۔۔۔۔۔

آنیہ انکھ کھلتے ہی جلدی سے اُٹھ خود میں سمٹی۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟ یا راب ایسے ڈرتی رہو گی تو کیسے چلے گا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں بھوک لگی ہے نہ؟

افراہیم نے تصدیق کرنی چاہی تو انیہ نے فوراً مثبت میں سر کو جنبش دی۔۔۔۔۔

گد چلو اٹھو آج میں تمہارے کپڑے نکالتا ہوں۔۔۔۔۔

افراہیم جیسے ہی الماری کی طرف بڑھا انیہ جلدی سے اٹھ اپنا جو تاپہننے لگی۔۔۔۔۔

افراہیم نے جیسے ہی الماری کھولی سامنے بلیک فرائک دیکھ اُسے اس دن حسن کا اُوپر انا یاد
ایا تھا۔۔۔۔۔

آئینہ آئینہ میں تمہیں بلیک کیڑے پہنے نہ دیکھوں اوکے؟

اس نے کپڑے ادھر ادھر کرتے ہوئے کہا تو آنیہ نے جلدی سے "جی" کہا وہ صبح اُٹھتے ہی کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

طوطی گٹ

یہ لواج پنک کھر کی فراک پھواس میں تم بہت پیاری لگوگی۔۔۔

اسنے فراک انیہ کی طرف بڑھائی جسکو وہ جلدی سے تھام فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

واہ یہ تو بہت جلدی سمجھ گئی ہے مطلب مجھے اب اور محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی

آنیہ جیسے ہی روم میں آئی افراہیم کی نظروں سے کنفیوز ہوتی ہوئی مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اُسے ٹھٹکی باندھے دیکھ رہا تھا وہ پنک کمر کی پاؤں تک اتنی فراک پہنے جسکی آستین اُسے کے ہاتھوں کو چھو رہی تھیں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سر سے تولیہ ہٹایا اور بال سنوارنے لگی جب اُسے افراہیم مرر سے اپنی طرف آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

آنیہ جلدی سے مڑی اور دو قدم پیچھے ہوتی ہوئی افراہیم کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہا

پلیز-----

او کے مان لیا او ناشتہ کر لو پھر مجھے آفس جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم وہی سے ٹیبل پر رکھی ناشتہ کی ٹرے کی طرف بڑھا اور انیہ بھی جلدی سے وہاں بیٹھ
ناشتہ کرنے لگی کیوں کہ اُسے آج بھوک لگی تھی دو دن سے اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا جس
سے افراہیم کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جان اگر میرے آفس جانے کے بعد تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو اُسکی سزا تمہیں پتہ
ہے نہ؟

انیہ کا ہاتھ ہوا میں ہی رُک گیا تھا اسے سر کو ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔

چلو کرو ناشتہ شاباش۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے لرزتے ہاتھوں سے ناشتہ کرنے لگی افرایم نے بھی جلد ناشتہ ختم کیا اور آنیہ کے ماتھے پر پیار کر رے اٹھائے کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔۔

اُسکے جاتے ہی آنیہ نے گہرا سانس لیا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔
 کیوں کہ آج وہ آرام و سکون سے کچھ سوچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

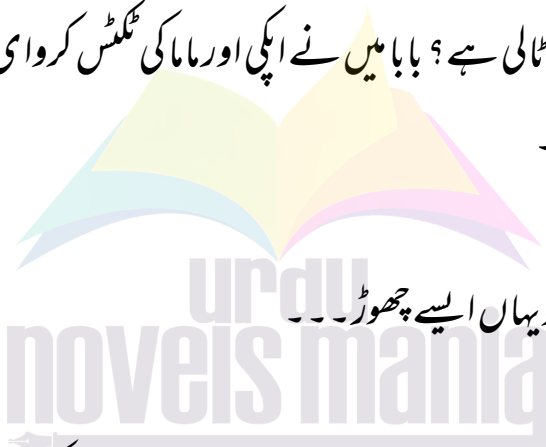
افرایم نیچے آیا تو سرفراز صاحب صوفے پر بیٹھے کسی گہری سوچ میں تھے۔۔۔۔۔

بابا کیا ہوا؟

کچھ نہیں بیٹا آنیہ نے ناشتہ کر لیا؟

جی بابا اسنے تو میری بات مان لی لیکن اب آپ کو بھی میری بات ماننی ہے۔۔۔۔۔

پہلے کبھی تمہاری بات ٹالی ہے؟ بابا میں نے اپکی اور ماما کی ٹکٹس کروای ہیں اپ دونوں کل لندن جا رہے ہیں۔۔۔



لیکن کیوں بیٹا ہم انیہ کو یہاں ایسے چھوڑ۔۔۔

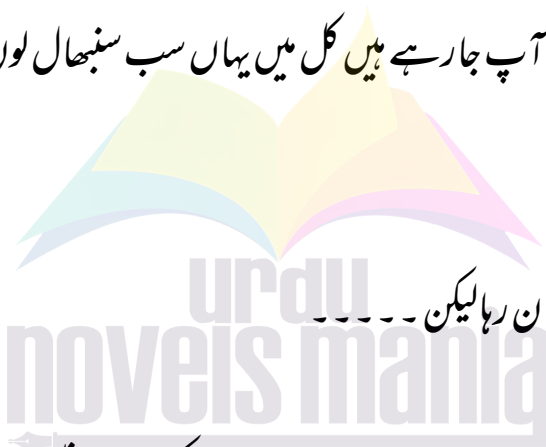
بابا آپ کے علاج کے لیے یہ بہت ضروری ہے اور یہ کیا بات کی آپ نے آنیہ کی، کیا اپنے بیٹے پر بھروسہ نہیں آچکو؟

ایسا نہیں لیکن ہم اپنے بچوں کو ایسے مشکل میں تو نہیں چھوڑ سکتے آج پولیس والے کا بھی فون آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تو اپ نے کیا کہا اُسے؟

میں بتایا کہ آنیہ کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں اس لیے وہ ویٹ کریں۔۔۔۔۔

ہممسم لیکن بابا پلیز بس آپ جارہے ہیں کل میں یہاں سب سنبھال لوں گا اپ بالکل فکر مت کریں۔۔۔۔۔



اوکے بیٹا دل تو نہیں مان رہا لیکن۔۔۔۔۔

پلیز بابا ہمیں آپ کی زندگی بہت عزیز ہے ہم اپنے لیے اپکی جان پر ظلم نہیں کر سکتے

۔۔۔۔۔

افراہیم سرفراز صاحب کو قاتل کر آفس کے لیے نکل گیا تھا وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی موبائل پر اپنے کمرے میں لگے کمرے کی ویڈیو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آنہ بیڈ پر بیٹھی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر اچانک سے کچھ یاد آنے پر اسنے الماری کھولی اور کچھ ڈھونڈنے لگی جسکو دیکھ افراہیم مسکرایا شاید وہ جانتا تھا کہ انہ کیا تلاش کر رہی ہے

افس قریب آنے پر افراہیم ویڈیو کلوز کر موبائل جیب میں ڈال گاڑی سے باہر دیکھ کچھ سوچنے لگا۔

آنہ جو سوچ الماری کی طرف اتی تھی اسنے وہ ڈھونڈ نکالا تھا افراہیم کی روالور وہ ہاتھ تھامے غور سے دیکھنے لگی۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم تمہیں مارتے وقت میرے ہاتھ بالکل نہیں کانپے گے جتنی تکلیف واذیت تم نے مجھے دی ہے اس سے بہتر سزا ہو ہی نہیں سکتی۔

وہ روالور ہاتھ میں تھامے بیڈ پر لیٹ چھت کو گھورنے لگی لیکن کچھ ہی منٹ میں آنیہ نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

جسکی وجہ سکون تھا وہ ہاتھ میں روالور تھامے شاید خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی

حسن یونی پہنچ گیا تھا لیکن ذہین ابھی بھی اپنی ماں کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اما آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ، اگر آپ اپنی قسم نہیں دیتی تو آج آنیہ میرے پاس ہوتی میرے ساتھ ہوتی۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ بے قصور ہے لیکن پھر بھی میں کچھ نہیں کر پایا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا آنیہ پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔

حسن نم آنکھیں صاف کرتا ہوا کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

افراہیم ڈنر لیے روم میں آیا اُس نے بنا خوف کے دروازہ کھولا اور داخل ہوتے ہی دروازہ لاک کیا۔۔۔

وہ جیسے ہی ٹرے ٹیبل پر رکھ پلٹا آنیہ روالور اُس پر تانے کھڑی تھی

آپ کیا سمجھ رہے تھے؟ مجھے ساری زندگی یہاں قید کر کے رکھے گے اور میں خاموشی سے قبول کر لوں گی؟

اس سے بہتر میں آپ کو مار کر جیل میں رہوں کم از کم وہاں مجھے انسان تو سمجھا جائے گا

آنیہ مسلسل بول رہی تھی اور افرامیم خاموشی سے سُن رہا تھا جس پر آنیہ کو حیرت بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ اتنے گندے ذہین کے مالک ہو گے نہ تو آپ اچھے بھائی بن سکے اور نہ ہی شوہر۔۔۔۔۔

انیہ کی بولتی افراہیم کے قدموں نے بند کی جو اسکی طرف اُٹھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آنیہ نے بھی بغیر سوچے سمجھے گولی چلا دی لیکن اگلے ہی پل افراہیم کی ہنسی کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی سارا دن اُسے سینے سے لگائے لیٹی رہی پہلے چیک تو کر لیتی اُس میں گولیاں ہیں بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ افراہیم آنیہ کو اپنی گرفت میں لیتا وہ روالپور سے زور سے افراہیم کے سر پر مار چکی تھی جس سے افراہیم کے ماتھے سے خون بہنے لگا لیکن اُسے اپنی پروا کہاں تھی وہ پھر بھی آنیہ کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہا تھا ابھی تم نے؟ ہاں میں اچھا بھائی نہیں بن سکا کیونکہ میں تمہارا بھائی تھا ہی نہیں لیکن شوہر تو میں بہت ہی اچھا ہوں دیکھو نہ شوہر بننے سے پہلے ہی میں نے سارے حق ادا کر دیے تھے اور آئندہ بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔

چھوڑے مجھے پلیز۔۔۔۔۔

آنیہ کو دل ہی دل میں خود پر غصہ آ رہا تھا جس چیز پر بھروسہ کروہ آزادی کے خواب دیکھ رہی تھی اُسے چیک کرنا کیسے بھول گئی۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا تم سے آنیہ اگر کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو سزا ملے گی اور تم نے سزا جانتے ہوئے بھی یہ حرکت کی جسکا مطلب تمہیں سزا سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھ میرا تو پہلے ہی خود پر کنٹرول نہیں رہتا افرامیہم انیہ کی چیخ و پکار رونا دھونا اگنور کر اُسے بیڈ تک لے گیا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ کو وہ اُس وقت کسی وحشی سے کم نہیں لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے ہوش و ہواس میں ہی نہ ہو۔

ہر بار کی طرح وہ آج ہی لاچار تھی بہت ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود وہ خود کو پٹھڑوا نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔



سرفراز صاحب جانے سے پہلے ایک بار آنیہ سے ملنا چاہتے تھے لیکن افرام نے انہیں اپنی باتوں میں ایسا گھمایا کہ وہ آنیہ سے ملے بغیر راجیلہ کے ساتھ اپنے علاج کے لیے لندن روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

افراہیم جانتا تھا ساری رات آنیہ پر جیسے وہ وحشی درندہ بن ٹوٹا تھا اُسکی حالت وہ سب بیان کر دے گی۔۔۔۔۔

اُنکے جاتے ہی افراہیم نے گہرا سانس لیا اور ناشتہ الگ ٹرے میں سجانے لگا۔۔۔۔۔

افراہیم اپنی خوشی ناچھپاتے ہوئے گنگناتا ہوا روم میں آیا تو آنیہ گھٹنوں میں سر میں دیئے بیٹھی تھی جواب اُسکی آواز سننے ہی خود کو سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ اوناشتہ کریں جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں کرنا ناشتہ" آنیہ بہت زور سے چلائی تو افراہیم اُسکے قریب آہ بیٹھا

"کیا ہوا آنیہ" اُسکے ایسے انجان بننے پر آنیہ کی آنکھوں میں حیرت اُترائی

بس کر دیں افراہیم یہ انجان بننے کا ڈرامہ کیوں کر رہے ہیں آپ؟
پلیز مجھے ایک بار میں ہی مار کیوں نہیں دیتے؟

افراہیم نے اسکے روتے ہوئے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور بہت پیار و ہمدردی سے اُسکی طرف دیکھنے لگا آنیہ کو اس وقت وہ رات والا افراہیم بالکل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب؟ میں تھک گئی ہوں پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

شششش بس خاموش ہو جاؤ رونا نہیں اب میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

سچ میں؟ تو جب آپ اپنی ہوس کے تابع مجھے اذیت میں مبتلا کرتے ہیں اُس وقت یہ آنسو کیوں آپ پر اثر انداز نہیں ہوتے؟

www.urdu novels mania.com

آنہیہ میں تمہارا شوہر ہوں دیکھو حسن نے اُس دن تمہاری گردن کو چومنا تھا تو تمہیں بُرا نہیں لگا تھا تو شوہر کا قریب آنا کیوں بُرا لگ رہا ہے؟

افراہیم کی بات سنتے ہی آنیہ کا دماغ گھومنے لگا تو اس دن یہ میرا پیچھا؟ وہ سوچتی ہوئی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

افراہیم پلیز میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں اگر زندگی میں اپکو کبھی میری کوئی بات بُری لگی ہو یا میں اپکا دل دکھایا ہو مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔

مجھے بابا سے ملنا ہے پلیز ابھی انیہ کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھی لیکن افراتیم اس کا بازوں تمام اُسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ کیوں مجھے غصہ دلاتی ہو؟ مجھے بابا سے ملنا ہے انکو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنیہ پھر سے چلائی تو افراتیم مسکرایا۔۔۔۔۔

وہ علاج کے لیے چلے گئے ہیں باہر۔۔۔۔۔

نہیں اپ جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اُسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی کیوں کہ وہ اس کمرے سے باہر جانا چاہتی تھی اپنے بابا کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ مت کوشش کرو میری قید سے نکلنے کی کیوں کہ جتنی کوشش تم نکلنے کی کرو گی مجھے اتنا ہی غصہ ائے گا اور غصے میں میرا خود پر کٹر ٹول نہیں رہتا تم جانتی ہو نہ؟

افراہیم نے بہت پیار سے اس کے بال گردن سے ہٹاتے ہوئے کہا تو آنیہ ایک پل میں ہی ساری مذمت بھول گئی اور خالی آنکھوں سے افراہیم کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

چند سیکنڈ کے بعد ہی آنیہ نے گلے سے پکڑ اپنی شرٹ کھینچ کر پھاڑ دی۔۔۔

افراہیم اُس پر جھکتا ہوا رکا۔۔۔

افراہیم یہ لیں اور اج اپنی ہوس پوری کر لیں۔۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں نہ اپنی ماں سے؟ تو قسم ہے اپکو اپنی ماں کی اپ تب تک مجھے نہیں چھوڑے گے جب تک میری آخری سانس میرا ساتھ نہیں چھوڑ دیتی کیوں کہ میں روز روز آپکا وجود برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

افراہیم نے اس کے چہرے کے گرد دونوں ہاتھ پھیلانے۔۔۔

آنیہ یہ ہوس نہیں میں تم سے بہت محبت "محبت؟ وہ اُسکے ہاتھ جھٹک دو قدم پیچھے ہوتی یہ محبت نہیں ہوس ہے جسکو اپ دن رات مجھ پر نچھاور کر رہے ہیں یہ جانے بغیر کہ میں کس "اذیت سے گزر رہی ہوں

... آنیہ روتی ہوئی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تو افراہیم بھی اسکے سامنے آ بیٹھا

نہیں میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے وہ تو تم مجھے غصہ دلاتی ہو اس لیے۔۔۔۔

آنیہ تیز آواز میں روتے جا رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح اسکے آنسوں بار بار صاف کر رہا تھا

پلیز افرایم مجھے بخش دیں، جانے دیں، میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

اور میں آنیہ؟ تم بار بار جانے کا کہتی ہو کبھی سوچا ہے میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر؟

جیسے پہلے رہتے تھے افرامیم۔۔۔۔۔

پہلے؟ پہلے تو میں ساری ساری رات تمہاری کھڑکی میں بیٹھ تمہیں دیکھا کرتا تھا جب تم آرام سے سوئی ہوتی تھی دن میں بھی ٹائم کا بہت حساب رکھتا تھا تاکہ ہمارا زیادہ سے زیادہ آمننا سامنا ہو۔۔۔۔۔

اور میں نے جو کچھ تمہیں قید کر کے کیا وہ بہت ضروری تھا ورنہ آج ہم ایک نہ ہوتے

افراہیم عجیب سی کیفیت میں سب بتا رہا تھا لیکن آنیہ رونا بھول اُسکی باتیں سُن رہی تھی

اپ پاگل ہیں افراہیم اپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے اپنا علاج کروالیں ورنہ مجھے بھی پاگل کر دیں گے اپ۔۔۔۔۔

آنیہ اُس سے تھوڑی دوری اختیار کرتی ہوئی بولی تو افراہیم کو پھر سے غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میں پاگل ہوں؟ تم سمجھتی ہو میں پاگل ہوں؟ وہ چلاتا ہوا آنیہ پر جھکنے ہی والا تھا جب انیہ نے پاس میں پڑا گلدان پکڑا سکے سر پہ دے مارا۔۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے وحشی، جنگلی انسان۔۔۔۔۔

انیہ کا وجود کانپ رہا تھا وہ روتی ہوئی واشروم کی طرف بھاگی۔۔۔۔

افراہیم اپنے سر پر ہاتھ رکھ روم سے نکل نیچے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر کیا ہوا آپکو؟ ملازم افراہیم کے سر سے نکلتا خون دیکھ اسکی طرف بھاگے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تم جانتے ہو آنیہ کی دماغی حالت کچھ ٹھیک نہیں آج کل، جاؤ تم میڈیکل باکس لے
"کراؤ" نہیں رکو تم ڈاکٹر کو کال کرو

ملازم جیسے ہی پلٹا افراہیم نے کچھ سوچتے ہوئے ڈاکٹر کا کہہ دیا۔۔۔۔۔

جی جی ابھی کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔

حسن گھر آیا تو سیدھا اپنے روم میں چلا گیا جب سے اسنے آنیہ کا سُنا تھا ایک پل بھی سکون نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ صبح سے خود کو کوس رہا تھا کیوں میں نے آنیہ کا ساتھ نہیں دیا؟ مجھے چاہیے تھا اُسے کبھی دور لے جاتا ہاں سے بہت دور۔۔۔۔۔

اسنے آج پہلی بار سگریٹ سلگائی تھی جسکا پہلا کش لگاتے ہی وہ کھانسی کرنے لگا

اما کیا کر دیا آپ نے میں کس قدر مجبور ہوں کہ انیہ کا حال بھی پوچھنے نہیں جاسکتا اُسکی گال سے ایک آنسو بہہ کر اُسکی شرٹ پر گر رہا تھا۔۔۔۔۔

آنہ کب سے واشروم میں بند کانپ رہی تھی دل تو جیسے باہر آنے کو بے قرار تھا۔۔۔۔۔

کیا کر دیا ہے میں نے؟ وہ اب کیا کرنے گا؟ کیا مجھے مارے گا؟ نہیں نہیں لیکن اگر اس نے پھر میرے ساتھ؟

آنیہ خود سے ہی سوال جواب کرتے کرتے تھک گئی تھی پھر کسی خیال کے تحت اُس نے آہستہ سے دروازہ کھول روم میں دیکھا جہاں وہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

مطلب وہ باہر چلا گیا ہے؟

آنیہ جلدی سے روم کے بند دروازے کی طرف بڑھی تاکہ وہ دروازہ اندر سے لاک کر لے لیکن وہ زمین پر پڑا ٹوٹا ہوا گلدان تو بھول ہی گئی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جیسے ہی انیہ کا پاؤں اُسے سے زخمی ہوا تکلیف کی ایک لہر نے اس کے وجود کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔۔۔

اُسکی چیخ سننے والا وہاں کوئی نہیں تھا وہ خود ہی خود کو سنبھالتی ہوئی بیڈ کے پاس آ زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

لاکھ کوشش کے باوجود وہ گلدان کا ٹکڑا پاؤں سے کھینچنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی وہ کبھی گلدان کے ٹکڑے پر اپنی پکڑ بناتی لیکن دوسرے ہی پل اُسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔

بابا پلیر اجائیں اکی بیٹی کو ضرورت ہے اکی۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

آنیہ روتے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہی تھی اُسے خود کی آواز کسی دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر چلا گیا تو ابراہیم نے موبائل نکال روم کا کمرہ آن کیا آنیہ کو ایسے زمین پر بیٹھا دیکھ
جب اُس نے غور کیا تو وہ پاؤں کو تھامے بیٹھی تھی جس سے کافی خون بہہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ابراہیم بہت سپیڈ سے روم کی طرف بھاگے جیسے وہ روم میں آیا آنیہ اُس کے سر پر بینڈج دیکھ
ڈرنے لگی۔۔۔۔۔۔

پلیز میرے پاس مت آئیں میں نے کچھ نہیں کیا سوری۔۔۔۔۔۔

شششش کچھ نہیں کہہ رہا میں تمہیں آنیہ خاموش یہ کیا ہوا؟
وہ اُس کے قریب بیٹھ پاؤں کا جائزہ لینے لگا لیکن آنیہ کو اُسکی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

ابراہیم جلدی سے میڈیکل باکس لیے اُس کے پاس زمین پر ہی بیٹھا گیا۔۔۔۔۔۔

نہیں مت ہاتھ لگا نے مجھے بہت درد ہو رہا ہے پلیز اپنا ہاتھ پیچھے کریں۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے اپنے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا۔۔۔

آنیہ مجھے دیکھنے دو یہ زیادہ دیر اندر رہا تو انفیکشن ہو جائے گا پاؤں میں۔۔۔۔۔

افراہیم نے بات کرتے کرتے ہی گد ان کا وہ ٹکڑا اچانک سے کھینچ دیا اس سے پہلے کہ
آنیہ چیختی وہ ایک ہاتھ آنیہ کے منہ پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"بس ہو گیا" ایک پل میں ہی افراہیم کا ہاتھ اُسکے آنسوؤں سے بھیگ گیا

اب خاموش مجھے یہ صاف کر بینڈیج کرنے دو۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

آنیہ کی انکھیں بوجھل سی ہو گئی تھیں افراہیم نے بینڈیج کرتے ہی آنیہ کو میڈیسن دی جس
سے اُسے جلد ہی نیند آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پریٹ سو گئی تو افراتیم نے جلدی سے ملازمہ کو بول کمرے کی صفائی کروائی اور دروازہ لاک کر دیا۔

آنیہ دو گھنٹے بعد جاگی تو سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا وہ سر پر ہاتھ رکھے جیسے ہی اُٹھ کر بیٹھی اُسکی نظر سامنے پڑے موبائل پڑی جو افراتیم جلدی میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

موبائل دیکھ کر بھی آنیہ کو کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

ایک بار کوشش کرنے میں کوئی حرج تو نہیں "آنیہ بہت مشکل سے بستر سے اُٹھ موبائل تک اتنی وہ وہی زمین پر بیٹھ اُسکے لاک کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

سب سے پہلے آنیہ نے لاک کھولنے کے لیے افراہیم کا نام ہی لکھا جو کہ غلط ثابت ہوا

بہت سوچنے سمجھنے کے بعد آنیہ نے راحیلہ کا نام لکھا لیکن اسکا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا

پھر کسی خیال کے تحت آنیہ نے اپنا نام لکھا جو بالکل سہی پاسور ڈٹھا آنیہ کے ہونٹوں پر
ناجانے کتنے دنوں بعد مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

کیا حسن کو کال کروں؟

اس سے پہلے کہ انیہ حسن کا نمبر ڈائل کرتی کوئی دروازے کا لاک گھوم رہا تھا اُس نے جلدی سے
موبائل لاک کیا لیکن اسے واپس رکھا نہیں کیوں کہ پاؤں زخمی ہونے کی وجہ سے وہ جلدی بیڈ
تک نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم نے اُسکے ہاتھ میں موبائل دیکھا تو دماغ گھومنے لگا وہ ایک پل ضائع کیے بغیر اُسکے
قریب آیا اور ایک زوردار طمانچہ آنیہ کے چہرے پر مارا۔۔۔۔

وہ اس کے لیے بالکل تیار نہیں تھی جسکی وجہ سے اسکا سر سائیڈ پر پڑے ٹیبل سے ٹکرایا اور
خون بھی بہنے لگا۔۔۔۔۔

آآآ وہ کرہوئی ماتھے پر ہاتھ رکھ سیدھی ہوئی اس وقت تک افرامیم اُسکے ہاتھ سے موبائل
لے چکا تھا۔۔۔۔۔

تو تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں اوگی؟

نہیں اوں گی کیوں کہ مجھے اس قید سے نکلنا ہے یہاں دم گھٹتا ہے میرا۔۔۔۔

آنیہ اس ماحول کی عادی ہوتی جا رہی تھی جسکی وجہ سے شاید اب ڈر کافی کم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلائی تو افرامیم نے اُسکے بال مٹھی میں لیے۔۔۔۔

یہ تو تمہاری خواہش ہی رہ جائے گی میری ڈول۔۔۔

تم صرف میری ہو اور میرے پاس ہی رہوگی۔۔۔۔۔

آج وہ انکھوں میں انکھیں ڈالے اُسے گھور رہی تھی جو دانت پیستا ہوا بول رہا تھا

ابھی تو میں جا رہا ہوں لیکن تم اپنے ذہین سے آزادی کا خیال نکال دو۔۔۔۔۔

آنیہ کو لاک کھلنے کی خوشی میں رونا بھی نہیں ا رہا تھا بلکہ افرام کے جاتے ہی وہ مسکرانے لگی اور ہاتھ پر لگا خون دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بس آج رات کی بات ہے افرام کل میں اس قید سے آزاد ہوں گی اسکے سر بہت درد ہو رہا تھا وہ اٹھ اہستہ آہستہ دوبارہ بیڈ پر آ لیٹی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

حسن اپنی ماں کے روم میں آیا تو آمنہ کو صبح والا قصہ یاد آیا۔۔۔۔۔

تم یقیناً آنیہ کے بارے میں بات کرنے ائے ہو لیکن میں اب اس بارے میں کوئی بات نہیں سُننا چاہتی۔۔۔۔۔

ماما مجھے آنیہ سے شادی کرنی ہے اگر اسکی دماغی حالت ٹھیک نہیں پھر بھی مجھے اُسی سے شادی کرنی ہے۔۔۔

حسن نے بنا کوئی تمہید باندھے سیدھی سیدھی بات کہی تو آمنہ مسکرانے لگی۔۔۔

سرفراز بھائی کی عزت کا بوجھ کوئی اور اپنے کندھے پر اٹھا چکا ہے بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آنیہ کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

حسن انکھیں پھاڑے آمنہ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اگلی بات کا انتظار کر رہا ہو لیکن وہ خاموش ہو گئیں تو حسن انکے قریب آیا۔۔۔۔۔

کس کے ساتھ؟

افراہیم کے ساتھ۔۔۔۔۔

اما آپ مذاق کر رہی ہیں میرے ساتھ وہ بھائی ہے اُسکا۔۔۔۔۔

حسن چلایا لیکن آمنہ ابھی بھی بہت ریلیکس بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

امنہ بیگم نے جب ساری بات حسن کو بتائی تو اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ا رہا تھا وہ آمنہ بیگم کی آواز کو اگنور کر زور سے دروازہ بند کر روم سے چلا گیا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آنیہ سو رہی تھی جب افراہیم روم میں آیا اُسکا غصہ اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ بنا آواز پیدا کیے فریش ہوا کھانا کھانے کے بعد آنیہ کا کھانا لیے واپس روم میں آیا۔۔۔۔۔

آنیہ کا کھانا وہ ٹیبل پر رکھ لیٹ گیا تو اسکی نظر انیہ کی طرف گئی جو بہت آرام سے سو رہی تھی

اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکن آنکھوں کے گرد ہلکے صاف نمایا ہو رہے تھے۔۔۔

مجھے معاف کر دینا آنیہ لیکن میں تمہیں شیئر نہیں کر سکتا کسی کے ساتھ تم بس میرے سامنے رہا کرو میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی اور دیکھے۔۔۔۔۔

افراہیم اس وقت خود غرضی کی ہر حد پار کر چکا تھا وہ آنیہ کی روح کو دیئے ہوئے زخموں سے بالکل انجان بنا بس اپنی ہوس میں بہت آگے نکل چکا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم لائٹ اوٹ کر لیٹ گیا تھا "آنیہ کب سے آنکھیں بند کیے اسی پل کا انتظار کر رہی تھی اب وہ بے چینی سے اُسکے سونے کا ویٹ کر رہی تھی

حسن آدھے گھنٹے سے آنیہ کا نمبر ملا رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُسکا نمبر اوف ہے وہ بار بار اُٹرائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا مجھے اُسکے گھر جا کر اُس سے بات کرنی چاہیے؟

وہ کیسے؟ آخر کیسے افراتیم سے شادی کر سکتی ہے کیا اس دن وہ اسی خوف کے تحت میرے پاس آئی تھی؟

کیوں میں نے ماما کی بات مانی؟ کیا آنیہ افراتیم سے شادی کے بعد اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی ہے؟

www.urdu novels mania.com

اُسکا مطلب یہ سب میرا قصور ہے میری وجہ سے وہ آج اس حال میں ہے۔۔۔۔۔

حسن آسمان پر نظریں جمائے خود سے باتیں کر رہا تھا کیوں کہ وہ یہ باتیں کسی شیمز نہیں کر سکتا تھا وہ کسی کو اپنے دل کا حال نہیں سنا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ بہت آرام سے اُٹھ افراہیم کے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اُٹھا کر واشروم کی طرف بڑھی پاؤں میں شدید درد کے باوجود وہ یہ کام کل پر نہیں ڈال سکتی تھی اس سے پہلے کہ افراہیم پاسورڈ چیلنج کرتا آج یہ کام ہر حال میں کرنا تھا۔۔۔۔۔

واشروم کا دروازہ بند ہوتے ہی جہاں آنیہ نے حسن کا نمبر ملایا وہی افرامیم کی آنکھ کُھل گئی
اُس نے جیسے ہی ٹائم دیکھنے کے لیے اپنا ہاتھ موبائل پکڑنے کے لیے بڑھایا وہاں موبائل
نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے جلدی سے اٹھ لائٹ اون کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن نے دوسری بیل پر کال رسیوں کی تو آنیہ کی آواز سننے ہی حسن کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

آنیہ تم ٹھیک ہو؟ یہ افراہیم کے نمبر سے کیوں "حسن میرے پاس ٹائم نہیں تم میری بات سنو پلیز"

آنیہ نے بات شروع ہی کی تھی کہ افرایم اُسے پکارتے ہوئے دروازہ نوک کرنے لگا

آنیہ دروازہ کھولو ورنہ میں توڑ دوں گا۔۔۔۔۔

حسن افرایم نے مجھے یہاں قید کر کے رکھا ہے اور سب کو کہتا ہے میں پاگل ہو گئی ہوں اور مجھے اغواء بھی افرایم نے کیا تھا مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے پلیز حسن۔۔۔۔۔

انیہ نے کانپتے وجود اور آواز کے ساتھ جتنی جلدی ہو سکے حسن کو سب کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

حسن انیہ کے پیچھے آتی افرایم کی آواز بھی سن رہا تھا۔۔۔۔

"تم فکر نہیں کرو آنیہ مجھے یہ بتاؤ" اس سے پہلے حسن کچھ پوچھتا کال کٹ گئی تھی

آنیہ نے کال بند کی اور خود کو ہر قسم کے حالات کے لیے تیار کرنے لگی لیکن ڈر کے باوجود دل کو سکون تھا کہ حسن کو وہ سب بتا چکی تھی وہ اُسے یہاں سے لے جائے گا

اس سب کے باوجود باہر سے آتی افراہیم کی آواز انیہ کا خوف زدہ بھی کر رہی تھی اس نے آہستہ سے لاک گھوما کر جیسے ہی دروازہ کھولا افراہیم نے اسے بالوں سے گھسیٹ بیڈ پر پھینکا اور اسکے ہاتھ سے مو بائل لے کر چپک کرنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ خود کو مضبوط دیکھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کال کٹ جانے کے بعد حسن کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم؟ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ مطلب وہ پہلے سے جانتا تھا کہ آنیہ اُسکی بہن نہیں؟

کہاں رکھا ہوگا اُس نے آنیہ کو؟

گھر پر تو بالکل نہیں رکھا ہوگا۔۔۔۔۔

حسن سوچتے ہوئے کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔۔۔

بہت بے چینی ہو رہی ہے تمہیں؟ حسن سے ملنا چاہتی ہو؟

[illegible]

لگتا ہے میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی ہے کہ جو تم اُس سے ملنے کو بے تاب ہو رہی ہو

آنیہ کو افرام کی آنکھوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا وہ کانپتے ہونٹوں سے کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن افرام اُسے موقع دیئے بغیر ہمیشہ کی طرح اپنی وحشت اُس پر نچھاور کرنے لگا۔

اور آنیہ کی ہمیشہ کی طرح کوئی التجاء، فریاد، رونا کچھ کام نہیں آیا تھا۔۔۔

افراہیم غصے میں اُسکے پاؤں کا زخم، بخار میں تپتا جسم سب اگنور کر بس اُسے سزا دے رہا تھا بے دردی سے اُسے نوچ رہا تھا وہ مسلسل معافیاں مانگ رہی تھی جسکا افرایم پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کتنا ٹائم گزر گیا تھا لیکن وہ اب تک رو رہی تھی اور افرامیم اپنی روح کو تسکین پہنچا کر لیپ
.... ٹاپ کھولے بیٹھا لیکن دھیان اسکا آنیہ کی طرف ہی تھا

جسکی سوسو کرنے کی آواز اُسے بہت بُری لگ رہی تھی اسکا رونا افرامیم کو زہر لگ رہا تھا وہ
غصے سے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ اُسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

آنیہ اُسے دیکھ خود میں سسٹی اور چلانے لگی۔۔۔۔



نہیں پلیز دور رہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افرامیم نے اپنے ہاتھ سے اُسکا منہ اوپر کیا جسکو آنیہ نے ہاتھ سے جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انیہ کا ایسا کرنا اُسے کس قدر مہنگا پڑنے والا تھا وہ اس بات سے بالکل انجان تھی۔۔۔۔

افراہیم ایک جھٹکے سے باہر نکلا اور کچھ ہی دیر بعد ہاتھ میں رسی تھامے وہ روم میں داخل ہوا

وہ جیسے ہی آنیہ کے قریب آہ بیٹھا آنیہ کی نظر اُسکے ہاتھ پر پڑی جس میں وہ رسی پکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔

آنیہ نے حیرانگی سے افراہیم کے چہرے کی طرف دیکھا اور دوسرے ہی پل پھر سے ہاتھ کی طرف -----

نہیں پلیز اپ ایسا نہیں کر سکتے پلیز آنیہ نے التجاء کرنی چاہی جبکہ اب تک وہ سمجھ چکی تھی کہ اُسکی کسی بھی بات کا اثر افرامیم پر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

افراہیم اُسکی بات اُن سُنی کر اُسکے ہاتھ کمر کے پیچھے باندھنے لگا آنیہ کی بہت مذمت کے باوجود وہ اس کے پاؤں بھی رسی سے باندھ چُکا تھا۔۔۔۔۔

پلیز افراہیم مجھے کھول دیں میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

افراہیم اپنی ہی دُھن میں آنیہ کے بال کان کے پیچھے کرنے لگا تو اسکی بات سُن آنیہ کو اُسکی دماغی حالت پر شک ہوا۔۔۔۔۔

اب تم میرا ہاتھ نہیں جھٹکو گی اب جو چاہوں میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز افراہیم رحم کریں مجھ پر کیا بگاڑا ہے میں نے آپکا کیوں آپ نے مجھے سولی پر لٹکا دیا ہے جہاں نہ تو میں زندہ ہوں نہ ہی میری جان نکل رہی ہے۔۔۔۔۔

کیا فائدہ بتانے کا؟ دیکھو نہ جس کی وجہ سے تم آج اس حال میں ہو پھر اُسی کو کال کر دی تم نے۔۔۔۔۔

اب تم سے تو میں پیار کرتا ہوں اس لیے زندہ رکھا ہوا ہے لیکن اُس سے میں بلکل پیار نہیں کرتا۔۔۔۔۔

آنہ گہری سانسیں لیتی ہوئی کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن افرامیم اُسکے منہ پر ٹیپ لگا کر اُسے چپ کروا چکا تھا۔۔۔۔۔

آج صرف تم میری سُنوگی اور دیکھنا سب جاننے کے بعد تمہیں بھی مجھ سے پیار ہو جائے گا

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں آنہ اور اب سے نہیں بلکہ تم تو ابھی چھوٹی سی ڈول تھی جب میرا دل کرتا تھا میں تمہیں چھو کر محسوس کروں تمہیں پیار کروں۔۔۔۔۔

پھر تم بڑی ہوئی تو مجھے یہی لگتا تھا تم ابھی بھی چھوٹی سی ڈول ہو جسکو اگر میں نے ہاتھ لگایا تو ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔

افرامیم نے بات کرتے کرتے آنہ کے ہاؤں کو ہاتھ لگایا تو اُسے فوراً پاؤں اپنی طرف کھینچا

۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا لگتا ہے تمہیں خود سے پیار نہیں آنیہ یا بار بار میری قربت میں آنا چاہتی ہو؟

آنیہ نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تو ابراہیم مسکرا دیا۔۔۔۔۔

میں تو ہمیشہ سے تمہارے بڑے ہونے کا ویٹ کر رہا لیکن مجھے اُس دن احساس ہوا جس دن اس خبیث حسن نے تمہیں چھوا۔۔۔۔۔

آنیہ کو ایک پل بھی نہیں لگا تھا بات سمجھنے میں اس یاد آ گیا تھا اس دن وہاں کوئی اور نہیں ابراہیم تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ پوری آنکھیں کھولے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن جانتی ہو مجھے اس دن بہت دکھ ہوا جب تم ماما کو کہہ رہی تھی میری شادی کسی باورچی ملازم سے کروادیں لیکن مجھ سے نہیں۔۔۔۔۔

مطلب میرا پیار تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا؟

افراہیم پھر سے اُسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تو آنیہ کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا وہ منہ پر لگی ٹیپ کی وجہ سے کچھ نہیں بول پارہی تھی لیکن مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

میں کیا کروں آنیہ چاہ کر بھی میں خود کو تم سے دور نہیں رکھ پاتا افراتیم نے کان کے قریب سرگوشی کی تو آنیہ نے التجائی نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھا۔

www.urdu novels mania.com کچھ کہنا چاہتی ہو؟

افراہیم کے سوال کرتے ہی انیہ نے مثبت میں سر کو جنبش دی۔۔۔۔

افراہیم نے آنیہ کے منہ سے ٹپ کھینچ کر اُترای تو وہ اپنا سانس بحال کرنے لگی

کیا ہوا؟ یانی پیٹوگی؟

ہاں پانی۔۔۔۔۔

آنیہ کے کہتے ہی اُس نے پانی کا گلاس آنیہ کے منہ کو لگایا جس سے وہ بہتر محسوس کرنے لگی

پلیز اب یہ مت لگانا آپ میرا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اور جو تم نے اج حرکت کی وہ؟

سوری افرایم پلیز مجھے کھول دیں میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے ۔۔۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ کچھ نہیں کروں گی ایسا پلیز۔۔۔۔۔

افراہیم کچھ سُنے بغیر رات کے ایک بجے اُسے اسی حالت میں چھوڑ باہر نکل گیا تھا

آنیہ کو اپنے پورے جسم میں بہت تکلیف محسوس ہو رہی تھی

اُسکے انسوؤں نے شرٹ کو بھیگو دیا تھا پلیمز بابا مجھے بچالیں پلیمز اللہ تعالیٰ پلیمز مجھے اس حیوان سے بچالیں میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قریب ایک گھنٹے بعد افرام روم میں آیا تو آنیہ پھر سے اُسکی منتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

پلیز مجھے کھول دیں میں بہت تکلیف میں ہوں میں مر جاؤں گی پلیز مجھے کھول دیں میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

افراہیم ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ ٹیبل پر رکھ اُسکے قریب آ بیٹھا اور اُسکے پاؤں سے رسی کھولنے لگا۔۔۔۔۔

ڈارلنگ ڈونٹ وری آئیندہ میں تمہیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

افراہیم کی بات سنتے ہی ہر بار آنیہ کا دل کانپ جاتا وہ جانتی تھی وہ کچھ بھی یونہی نہیں کہتا۔۔۔۔۔

تو اب یہ کیا کرنے والا آنیہ اس فکر میں رونا بھول اُسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگی شاید وہ افراہیم کے بولنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُسکے ہاتھ بھی آزاد کروا چکا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ جلدی سے فریش ہو کر او "اسکی بات سُنْتے ہی آنیہ جلدی سے بیڈ سے اُٹھی تو افرامیم کی
 "آواز ایک بار پھر کمرے میں گونجی
 دس منٹ ہیں بس تمہارے پاس آنیہ۔۔۔۔۔

آنیہ بہت ڈر گئی تھی اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے دس منٹ میں ہی آنیہ فریش ہو کر باہر آئی تو افرامیم نے اُسے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں کھانا پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

آنیہ کو بھوک تو واقعی بہت لگی تھی اس لیے وہ جلدی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔۔۔ جیسے ہی آنیہ کھانے سے فارغ ہوئی افرامیم بیڈ سے اٹھ شاپنگ بیگ کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

آنیہ کھڑی اُسکی طرف دیکھ رہی تھی لیکن ابھی اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا افراتیم اب کیا کرنے والا ہے تبھی اُسکے کان میں افراتیم کی آواز آئی۔۔۔۔

آنہ لپیٹ جاؤ۔۔۔۔۔

آنیہ بیڈ کی طرف چل دی لیکن نظریں افراتیم کی طرف ہی تھیں جو شاپنگ بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔۔

"لیٹ جاؤ آنیہ" ایک بار پھر افراہیم کی آواز گونجی تو آنیہ جلدی سے لیٹ گئی

کچھ منٹ میں ہی ابراہیم آنیہ کے قریب آ بیٹھا تو آنیہ اُسکے ہاتھ میں انجکشن دیکھ سوا لیا
نظروں سے ابراہیم کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آنیہ تمہارے لیے آرام بہت ضروری ہے تم نے کہا تھا کہ پاؤں میں درد ہے؟

جی لیکن مجھے انجکشن نہیں لگوانا۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا آنیہ چلو بازوں ادھر کرو آرام سے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے پتہ ہے یہ درد کا انجکشن نہیں ہے مجھے نہیں لگوانا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا آنیہ تم تو بہت سمجھ دار ہو گئی ہو ہاں یہ انجکشن تمہارے دماغ کے لئے ہے جو
آجکل کچھ زیادہ ہی چل رہا ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے پاگل کر دینا چاہتے ہیں؟

آنیہ جیسے جھٹ سے اُسکے دماغ میں چل رہے پلین تک پہنچی۔۔۔۔۔

ششش خاموش زیادہ نہیں بولتے افرایم نے مضبوطی سے آنیہ کا بازو تھاما اور
انجکشن لگائے لگا۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے آنیہ کی آنکھیں بند ہو گئیں تو اُس نے آنیہ کو سیدھے سے لیٹا دیا اور خود لائی
ہوئی چیزیں چھپانے لگا۔۔۔۔۔

حسن گھر سے ناشتہ کیے بغیر نکلا وہ آج آئیہ کا پتہ ہر حال میں لگانا چاہتا تھا جتنی جلدی ہو سکے وہ اپنی کی گئی غلطی کی معافی مانگنا چاہتا تھا آئیہ سے ۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر سے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا ویٹ کر رہا تھا کہ کب افرام اور سرفراز صاحب دفتر کے لیے جائیں اور وہ گھر کے اندر جائے ۔۔۔۔۔

لیکن کافی انتظار کے بعد بھی ابھی تک کوئی باہر نہیں آیا تھا ۔۔۔۔۔

دن کے 12 بج رہے تھے جب افرام کی آنکھ کھلی وہ ٹائم دیکھتے ہی اٹھا اور فریش ہوتے ہی نیچے ناشتہ کے لیے چلا گیا ۔۔۔

آنیہ ابھی ابھی گہری نیند میں سو رہی تھی پھر بھی اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکاوٹ تھی جیسے وہ برسوں سے بیمار ہو۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ ختم کرانیہ کا ناشتہ لیے اوپر آیا تو موبائل بجنے لگا۔۔۔۔۔
اسلام و علیکم !ماما۔۔۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔۔ کیسے ہو میری جان؟

ٹھیک ہوں ماما آپ بابا کا بتائے۔۔۔۔۔
www.urdu-novels-mania.com
وہ بھی اب بہتر ہیں... افرامیم آنیہ کی طبیعت اب کیسی ہے؟

ماما اب پریشان نہیں ہو بس بابا کا خیال رکھیں۔۔۔۔۔

مطلب وہ ابھی ابھی اُسی حالت میں ہے۔۔۔۔۔؟

ماما میں کہہ رہا ہوں آپ پریشان نہیں ہو وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔

ماما پلیز آپکو مجھ پر بھروسہ نہیں؟

بیٹا بھروسہ ہے تو ہم اتنی دوران حالات میں بھی ابیٹھے میں چلو اپنا اور آنیہ کا بہت خیال رکھنا۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com حى مانا

افراہیم فون بند کر آنیہ کا منہ تھپتھپانے لگا وہ جانتا تھا جو انجکشن اس نے آنیہ کو لگایا تھا اس سے ابھی اُسے ہوش نہیں آئے گا لیکن وہ آفس جانے سے پہلے انیہ کو کچھ کھلانا چاہتا تھا۔۔۔

بہت کوشش کے بعد فراہیم کامیاب ہوا اور آنیہ نے تھوڑی سی آنکھیں کھول پانی مانگا

آنیہ نے پانی پی لیا لیکن وہ مکمل ہوش میں نہیں آئی تھی افرام نے اُسے ٹیک لگا کر بیٹھایا اور اپنے ہاتھ سے زبردستی اُسکے منہ میں نوالے ڈالنے لگا۔۔۔

جس کا نتیجہ غلط نکلا اور آئیہ نے سب انگل دیا۔۔۔۔۔


 شش شش شش
 www.urdu novelsmania.com

افراہیم نے جلدی سے ملازمہ کو بلوا کر سب کچھ صاف کروایا اور دروازہ لاک کر انیہ کو ایسی حالت میں اکیلا چھوڑ آفس چلا گیا۔۔۔۔۔

اسکے نکلتے ہی حسن گاڑی سے اُترا ہستہ آہستہ گھر کے اندر داخل ہوا جہاں ایک ملازمہ ہال میں صفائی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حسن صاحب اپ؟

جی میں آنٹی سے ملنے آیا تھا کہاں ہیں وہ؟

جی وہ اور صاحب جی باہر چلے گئے تھے علاج کے لیے۔۔۔۔۔

اچھا، انیہ اور افراہیم بھی ساتھ گئے ہیں؟

نہیں جی افراہیم صاحب تو ابھی آفس گئے ہیں اور آنیہ بی بی بیچاری تو کمرے میں بند ہیں

۔۔۔۔۔

کیوں؟

جی اُنکی حالت بہت خراب ہے اُلٹی سیدھی حرکتیں کرتیں ہیں اس لیے افراہیم صاحب اُنکو کمرے میں بند کر کے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

ہمسیم چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔

حسن بہت مشکل سے خود کو سنبھالتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

کیوں ہماری ایک غلطی کسی کے لیے عذاب بن جاتی ہے؟ کیوں ہم یہ نہیں سوچ پاتے کہ ہمارا ایک غلط فیصلہ کسی کی زندگی جہنم بنا سکتا ہے کیوں؟

حسن گاڑی میں بیٹھ سوچ کے دروازے کھول رہا تھا وہ آنیہ کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن کیا؟ کیسے؟

آنیہ کی آنکھ شام 5 بجے کھلی تو اُسے اپنا سر اٹھانا مشکل لگ رہا تھا جیسے ہی وہ آنکھیں کھولتی ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے اُٹھنے کی کوشش کر رہی تھی سائیڈ ٹیبل سے پانی اُٹھا کر آنیہ نے اپنے منہ پر گرایا اور بوجھل آنکھیں کھولیں تو رات کی ساری باتیں دماغ میں گھومنے لگیں۔۔۔۔۔

آنیہ فریش ہو کر واپس کمرے میں اتنی تو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آخر یہ کیا کرنا چاہ رہا ہے؟ کیوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا؟ پتہ نہیں حسن نے کچھ سوچا ہو گا یا نہیں؟

www.urdu novels mania.com

آنیہ کھڑکی میں کھڑی باہر کی دنیا کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنے ہی گھر میں قید ہو کر رہ جائے گی۔۔۔۔۔

کھڑکی سے کودنے کا تو نہیں سوچ رہی؟

افراہیم نے کمرے میں آتے ہی کہا جسکا آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کیوں کہ وہ سمجھ گئی تھی افرایم ہر دفعہ اُسکی غلطی کو وجہ بنا کر اپنی خواہش کی تکمیل کرتا ہے اب وہ بھی بہت سوچ سمجھ کر چلنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم الماری سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا تو آہنی آرام سے صوفے پر بیٹھ گئی

وہی بیٹھے بیٹھے آنیہ کو اچانک افراتیم کی اُسکی دن والی بات یاد آئی۔۔۔۔۔

افراہیم کو اس دن کیسے پتہ چلا کہ میں روالور صبح سے لیے بیٹھی تھی؟ یہ بات میرے ذہن میں پہلے کیوں نہیں آئی؟

"کیا اس کمرے میں کوئی کیمبرہ" کیا سوچ رہی ہو آنیہ

افراہیم کی آواز نے آنیہ کی سوچ کا تسلسل توڑا تو وہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

"افراہیم نے آنیہ کی بات پر اُسکے چہرے کو غور سے دیکھا" سچ میں بھوک لگی ہے؟

جی۔۔۔۔۔



اوکے بیٹھو میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

آنیہ فوراً واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اسلیے میں نے آپکو یہاں بلوایا۔۔۔۔۔

حسن نے انسپکٹر بلال کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بولو میں سُن رہا ہوں۔۔۔۔۔

سر مجھے آنیہ کے بارے میں آپکو کچھ بتانا ہے اُسے ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

یہ تم مجھے فون پر بھی بتا چکے ہو اب پوائنٹ کی بات کرو۔۔۔۔۔

آنہ کو کسی اور نے نہیں افراہیم نے اغواء کیا تھا۔۔۔۔۔

حسن نے بات مکمل کرتے ہی غور سے بلال کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں کوئی تاثرات نہیں بدلے تھے۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر؟

پھر؟ ہمیں اُسکی مدد کرنی چاہیے۔۔۔۔۔

دیکھو حسن تم ابھی گے ہو تمہارے سامنے تمہارا شاندار مستقبل ہے میرا مشورہ مانو تو
ان سب باتوں سے دور رہو۔۔۔۔۔۔۔۔

"مطلب میرا اندازہ ٹھیک ہے" آپ پہلے سے ہی سب جانتے ہیں

حسن مجھے ضروری کام سے کسی اور بھی جانا ہے لیکن تم میری بات پر غور کرنا
 بالئے۔۔۔۔۔

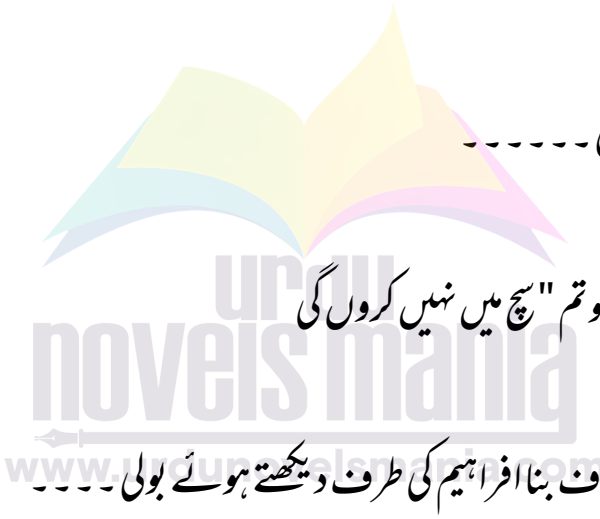
وہ اُٹھ کر چلا گیا تھا لیکن حسن کی ساری اُمیدیں ٹوٹ گئیں تھیں وہ جاتے ہوئے بلال کی پشت پر نظریں جمائے نا جانے کیا سوچنے لگا۔۔۔۔۔

افراہیم کھانا لیے واپس آیا تو آنیہ نے فوراً کھانا شروع کیا۔۔۔۔۔

افراہیم نے کھانا کھاتے ہوئے کتنی بار آنیہ کی طرف دیکھا لیکن وہ بالکل خاموش کھانا کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

کیوں کرتی ہو ایسی حرکتیں؟

آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔



"جھوٹ بول رہی ہو تم" سچ میں نہیں کروں گی

وہ کھانے میں مصروف بنا افراہیم کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے دوران ہی آنیہ نے منصوبہ بنایا۔۔۔۔۔

وہ اب اوریہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ کھانا ختم کرتے ہی منہ پر ہاتھ واٹھروم میں گھس گئی افرایم فکرمندی سے دروازہ نوک کرتا ہوا اُسے پکارنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ پانچ منٹ کے بعد پیٹ پر ہاتھ رکھے باہر آئی۔۔۔۔

"کیا ہوا آنیہ بتاؤ مجھے" میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے

آنیہ نے روتے ہوئے کہا تو افرایم فوراً موبائل نکال کر نمبر ملانے لگا۔۔۔۔

آنیہ ہمت کرو میں ابھی ڈاکٹر کو بلواتا ہوں ٹھیک ہو جاؤ گی تم۔۔۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا پلیز جلدی کریں۔۔۔۔۔

اج شاید قسمت کو بھی آنیہ پر رحم آ ہی گیا تھا ڈاکٹر کو بہت کالز کرنے کے بعد بھی افرایم کو ناکامی ہی ہوئی دوسری طرف سے کوئی کال رسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

جلدی کریں افراہیم پلیز" آنیہ نے پاس کھڑے افراہیم کی شرٹ ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا

"

او کے چلو ہسپٹل چلتے ہیں وہ کال نہیں پک کر رہا افراہیم نے آنیہ کو کندھے سے تھام اٹھنے میں ہیلپ کی کیوں کہ اُسکے اتنا چیخنے سے افراہیم کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہسپٹل پہنچتے ہی ڈاکٹر نے چیک اپ کیا لیکن ڈاکٹر کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا اس لیے کچھ ٹیسٹ کروانے کا کہا۔۔۔۔۔

آنیہ افراہیم کے جانے کا انتظار کرنے لگی وہ آنکھیں بند کر کب سے لیٹی اپنے تیز دھڑکتے دل کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کہ اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

او کے میں جب تک واپس نہیں آجاتا تم نے یہاں سے ہلنا نہیں سمجھ آئی؟ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔

جی آپ بے فکر ہو کر جائے میں یہی موجود ہوں "افراہیم ملازم کو سمجھا کر جیسے ہی باہر نکلا ملازم بھی دروازے کے باہر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ آنکھیں کھول وہی لیٹی سوچنے لگی کہ اب اُسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

میں کیسے ربطہ کروں حسن سے؟ مجھے اس پاگل انسان سے پیچھا چھوڑانا ہے بس، ورنہ یہ مجھے پاگل کر دے گا اور ساری زندگی میرے جسم کو نوچتا رہے گا۔۔۔۔۔

کیا کروں میں کیسے، کوئی تو حل ہوگا۔۔۔۔۔

آنہ نے اپنی سوچوں میں گم تھی جب ایک نرس روم میں آئی جسکو دیکھ وہ فوراً اٹھ بیٹھی

آپکو ہوش آگیا؟ نرس نے مسکراتے ہوئے آنیہ کی طرف دیکھا تو آنیہ نے بھی جبراً مسکراتے ہوئے اُسے افراہیم کا پوچھا۔۔۔۔۔

جی ابھی تو یہی تھے آپ آرام کریں آجائیں گے وہ بھی۔۔۔۔۔

سسٹر کیا میں اُنکو کال کرنے کے لیے آپکا موبائل یوزر کر سکتی ہوں؟
، پلیر

اوکے، سسٹر نے جیسے ہی اپنا موبائل آنیہ کی طرف بڑھایا وہ فوراً اُچھل کر بیڈ سے اُتری
www.urdu novels mania.com

حسن ایک بار پھر ماں سے جنگ کر اپنے روم میں آیا تھا ابھی اُس نے سگریٹ ہاتھ میں پکڑا ہی تھا کہ اُسکا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"حسن میں آنیہ" آنیہ کال رسیو ہوتے ہی جھٹ سے بولی

. حسن نے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ جلدی سے دور پھینکا۔

آنیہ کہاں ہو تم؟؟؟

میں ہاسپٹل میں ہوں پلیز تم جلدی سے آ جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

کون سے ہاسپٹل؟ جلدی بتاؤ آنیہ۔۔۔۔۔

آنیہ نے پرائیویٹ ہاسپٹل کا نام بتاتے ہوئے موبائل واپس سسٹر کو دیا اور خود واپس لیٹ کر اللہ سے دُعا ئیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

حسن بہت سپیڈ سے نکلا لیکن دل عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

سسٹر جیسے ہی باہر آئی ملازم نے آنیہ کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔۔

جی اُنکو ہوش آگیا ہے اب وہ بہتر ہے سسٹر کہتے ہی چلی گئی اور ملازم نے افراہیم کو کال ملائی۔۔۔۔۔

حسن ہاسپٹل میں پہنچ آنیہ کا روم ڈھونڈتے ہوئے وہاں تک پہنچا لیکن روم کے باہر ملازم کو دیکھ وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اب اسے کیسے یہاں سے بھیجوں؟ حسن ماتھے کو مسلتا ہوا ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ملازم وہاں سے خود ہی چلا گیا شاید وہ واشروم کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

حسن بغیر ٹائم ضائع کیے روم میں آیا تو آنیہ جو آنکھیں بند کر لیٹی تھی کسی کی آہٹ سُن فوراً اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

جلدی چلو آنیہ جلدی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنیہ کا ہاتھ پکڑتا ہوا جلدی اٹھنے کا کہہ رہا تھا لیکن آنیہ کو کچھ سمجھ نہیں رہا تھا وہ تو جیسے حسن کو دیکھ کر ہی سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جلدی چلو یا ر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم میننگ ایڈنڈ کر ریسٹورنٹ سے نکلا تو پہلا خیال آنیہ کا ہی آیا وہ جتنی جلدی ہو سکے ہاسپٹل پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم راستے سے پھول لیتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تو کمرے میں پہنچتے ہی ایک زوردار آواز نے ہاسپٹل کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سروہ ہی تھیں، میں تو سویا بھی نہیں سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملازم کی حالت افرایم کا غصہ دیکھ بُری ہو رہی تھی لیکن افرایم کا دماغ گھومنے لگا اُس نے ہاتھ میں پکڑے پھول ملازم کے منہ پر دے مارے اور جلدی سے باہر کی طرف بھاگہ۔۔۔۔۔

حسن آنیہ کو ہوٹل میں لایا تھا وہ کب سے کمرے میں اکیلی بیٹھی سرفراز صاحب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی حسن کھانا ہاتھ میں پکڑے روم میں داخل ہوا تو آنیہ نے خود سمیٹا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کچھ کھا لو۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں کھانا مجھے" آنیہ نے اپنا منہ پھیرتے ہوئے تلخ لہجہ اپناتے ہوئے انکار کیا

ناراض ہو؟ حسن پاس کھڑا پوچھ رہا تھا یا خود کو بتا رہا تھا لیکن اسکی بات سننے ہی آنیہ جھٹ سے اسکے مقابل کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ناراض؟ حسن مجھے تو تم سے نفرت ہونی چاہیے تھی لیکن، دیکھو میری قسمت، میری بے بسی کہ مجھے تم سے ہی مدد مانگنی پڑی۔۔۔۔

آنیہ ریلیکس پلیز ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔

حسن تم بھی نہیں سمجھ سکتے میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں کیوں کیا تم نے ایسا؟

اگر تم اُس دن میری بات مان لیتے تو آنیہ حسن کے سینے پر مارتی ہوئی چلا رہی تھی اور حسن اُسے سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میں واقعی نہیں سمجھ سکتا آنیہ جیسے تم نہیں سمجھ سکتی کہ مجھے اُس دن کے بعد ایک پل بھی نہیں سکون ملا اور جب مجھے ابراہیم اور تمہارے نکاح کا پتہ چلا۔۔۔۔۔

لیکن انکل اور آنٹی تمہیں کیسے اکیلا چھوڑ چلے گئے اُس انسان کے پاس۔۔۔۔

نہیں تم اسے انسان مت کہو حسن آنیہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔
وہ تو جانور سے بھی بدتر ہے، وہ پاگل ہے اور تمہیں پتہ ہے؟ وہ مجھے بھی پاگل کرنا چاہتا تھا

آنیہ پلیز سنبھا لو خود کو "حسن اگر اُس نے ہمیں ڈھونڈ لیا تو؟ وہ مار دے گا تمہیں اور مجھے قید میں رکھ کر سزا دے گا

ساری زندگی میرے جسم جو چیل کوؤں کی طرح نوچتا رہے گا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا آنیہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا تم بس خاموش ہو جاؤ اور کچھ کھا لو، تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی پلیز ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔۔

افراہیم حسن کے گھر تو پہنچا لیکن وہاں اُسے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا، لڑ جھگڑ کر وہ سڑک پر کھڑا خود کو کوس رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بلال کو بھی کال کر آئیہ کو ڈھونڈنے کا کہہ چکا تھا پھر بھی خود وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

کچھ پتہ چلا؟

افراہیم فون کان کو لگائے بلال سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں، لیکن تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ آنیہ کو حسن ہی لے کر گیا ہے؟

بلال تم بس میرے یقین پر یقین رکھ کر حسن کو ڈھونڈو آنیہ اُسی کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں جیسے ہی کچھ پتہ چلتا ہے میں تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔
اوکے۔۔۔۔۔

آنیہ اب کافی حد تک سنبھل کر گئی تھی لیکن دل میں خوف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ وہ یہاں نہیں آ سکتا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟

حسن صوفے پر بیٹھا کب سے آنیہ کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتے اُسے وہ ڈھونڈ لے گا ہمیں "حسن تم پولیس کو کال کرو ابھی" آنیہ کو اچانک پولیس کا خیال آیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کوئی فائدہ نہیں آنیہ پولیس بھی اُسکا ہی ساتھ دے گی۔۔۔۔۔
تمہیں کیسے کہہ سکتے ہو یہ؟

آنیہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

تمہاری کال کے بعد میں نے مدد مانگی تھی اُن سے لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔۔

آنیہ کیا افراہیم نے تمہیں خود بتائی تھی اغواء والی بات؟

حسن کی بات سننے ہی آنیہ کی آنکھیں نم ہوئیں تو وہ اُٹھ آنیہ کے قریب آ بیٹھا۔۔

سوری آنیہ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔

!نہیں حسن تم اپنی جگہ بالکل سہی تھے شاید میں بھی تمہاری جگہ ہوتی تو یہی کرتی لیکن

www.urdu novels mania.com

کیا لیکن؟

مجھے بابا نے بھی بہت دکھ دیا ہے حسن اُنکو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا کہ جس انسان کو اُنھوں نے ساری زندگی میرا بھائی بتایا اچانک سے اُسے میرا شوہر بنا کر مجھے اُسکے حوالے کر دیا؟

اور اُس انسان نے مجھ پر اپنی حیوانیت کی ہر حد ختم کر دی۔۔۔۔۔
پتہ نہیں اُسکی آنکھوں سے عجیب سی وحشت ہوتی تھی مجھے۔۔۔۔۔

آنیہ روتے ہوئے بول رہی تھی اور حسن سُن رہا تھا وہ شاید کافی دنوں بعد بول رہی تھی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی اس لیے حسن نے اُسے ٹوکا نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

افراہیم کب سے سڑک پر گاڑی لیے گھوم رہا تھا اُسکی نظریں بس ہر طرف آنیہ کو ڈھونڈ رہی تھیں پھر موبائل کی آواز سننے ہی افراہیم نے موبائل کان کو لگایا۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم؟

تم یہ چھوڑو یہ بتاؤ کچھ پتہ چلا؟

ہاں یہاں ایک بلڈنگ کے نیچے حسن کی گاڑی کھڑی ہے تم جلدی پہنچو۔۔۔۔۔

ہاں میں بس آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

افراہیم گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بلال کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں اسکے لیے اگر مجھے اپنی جان بھی
دینی پڑے تو پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔۔

حسن نے آنیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُسے یقین دلایا لیکن آنیہ چاہ کر بھی خود کو محفوظ
محسوس نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا دماغ بار بار خطرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

چلو تم فریش ہو کر تھوڑی دیر آرام کر لو پھر ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔۔۔

کہاں؟

بہت دور جہاں افراتیم چاہ کر بھی نہیں پہنچ سکے گا۔۔۔۔۔

آنیہ حسن کی بات پر آنکھیں بند کر یقین کرنا چاہتی تھی لیکن دل ایسا کرنے سے انکاری تھا وہ اپنا بوجھل سا وجود گھسیٹتے ہوئے فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی

www.urdu novels mania.com

حسن بیڈ سے اٹھ صوفے پر لیٹ آنیہ کا ویٹ کرنے لگا دماغ مسلسل آگے ہونے والے لائحہ عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اچانک سے دروازہ نوک ہوا جس ہر حسن نے چونک کر بند دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

حسن کچھ سوچتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

کون؟

"سر کھانا لایا ہوں" ویٹر کی آواز سنتے ہی حسن نے دروازہ کھولا

حسن نے جیسے ہی ہاتھ ویٹر کی طرف بڑھایا وہ دو قدم پیچھے ہوا اور ابراہیم، بلال روم میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

کہاں ہے آنیہ؟

ابراہیم نے زوردار تھپڑ حسن کے منہ پر رسید کرتے ہوئے چلا کر پوچھا۔۔۔۔۔

وہ یہی ہے لیکن میں اب تمہیں اُسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اچھا؟ تو تم منع کرو گے مجھے؟

افراہیم نے روالور حسن کے ماتھے پر رکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھا

ہاں میں منع کروں گا اور تم یہ مت سمجھنا کہ میں اُس کھلونے سے ڈرجاؤں گا، تم نے جتنا غلط کرنا تھا آنیہ کے ساتھ کر لیا۔۔۔۔۔

حسن کے منہ سے آنیہ کا نام سُنتے ہی افراہیم نے روالور منہ پر مار اُسکے منہ کو زخمی کر دیا

www.urdu novels mania.com

آنہیہ نے شاور لے کر جیسے ہی نل بند کیا باہر سے آتی افراہیم کی آواز سے اُسکی جان کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔

نام مت لو اُسکا تم اپنے منہ ۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اُسے یہاں تک لانے کی؟

وہ میری آنیہ ہے میری بیوی ہے وہ افراہیم جیسے جیسے چلا رہا تھا ویسے ویسے وہ حسن پر وار کر رہ تھا۔۔۔۔۔

آنہ جلدی سے باہر آئی تو حسن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

افراہیم پلیز مت مارو اسے وہ میرے کہنے پر ہی "اس سے پہلے کہ آنہ کچھ بولتی افراہیم نے اُسکے سر پر روالورتانی جسکی وجہ سے آنہ خاموش ہو گئی

بچا نا چاہتی ہوا اپنے یار کو؟

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے یہاں آ کر آنیہ اور یہ کیا؟ میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی تھی، جو یہاں آ کر تم اس کے ساتھ

نہیں ایسا کچھ نہیں افراہیم پلیمز میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ بس حسن کو چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

نانا نانا حسن کو چھوڑ دوں؟ تمہیں لے جاؤں؟

ہا ہا ہا میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن بغیر تم نہیں ہوں اب تم دونوں مرو گے۔۔۔۔۔

آنہ حسن کے سامنے کھڑی آنکھیں پھاڑ کر افراہیم کو دیکھنے لگی کیا سچ میں وہ جو کہہ رہا تھا کرنے والا تھا؟

افراہیم ہنستا ہوا قریب پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

کیا سوچا تھا حسن تم آنہ کو مجھ سے دور لے جاؤ گے؟

میری اجازت کے بغیر تم یہ بھی نہیں کر سکتے حسن۔۔۔۔۔

افراہیم تم نے اب تک جو بھی کیا سو کیا لیکن پلیر اب اُسے اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینے
 دو۔۔۔۔۔

آنیہ کو لگ رہا تھا وہ ابھی زمین پر گر جائے گی جسم سے جان ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی
 لیکن وہ خود کو سنبھالے حسن کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

چلو حسن میں تمہاری بات مان لیتا ہوں بلکہ آنیہ کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی آزاد کر دیتا ہوں
 کیا کہتے ہو؟

ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں افراہیم اگر آنیہ کی جان تم ایسے چھوڑو گے تو مجھے منظور ہے
 ۔۔۔۔۔

ہاہا ابراہیم نے ہنستے ہوئے روالور آنیہ کی طرف تانی تو حسن نے ایک جھٹکے سے آنیہ کو پیچھے کیا جو گولی ابراہیم نے آنیہ کے لیے چلائی تھی وہ حسن کے بازو کو زخمی کر چکی تھی

— — —

نہیں، نہیں پلیز! فراہیم میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ جیسے رکھو گے میں رہوں گی ساری زندگی آپ سے کوئی شکایت نہیں کروں گی

میں وعدہ کرتی ہوں آنیہ جیسے جیسے بات کر رہی تھی اُسکے قدم افراہیم کی طرف بڑھ رہے تھے وہ آنیہ کی بات سُن قمقمے لگا رہا تھا۔

حسن اپنے بازوں پر ہاتھ رکھ ابھی وہی کھڑا انکو دیکھ رہا تھا

انیہ جیسے ہی افرامیم کے قریب پہنچی قریب پڑے ٹیبل سے گلہ ان اٹھا کر اپنے پورے زور سے افرامیم کے سر میں دے مارا۔۔۔۔۔

جسکی وجہ سے خون بہنے لگا تھا لیکن آج آنیہ خون دیکھ کر بھی ڈر نہیں رہی تھی بلکہ وہ آج اپنا سارا غصہ اُس پر نکال رہی تھی پتہ نہیں کتنے وار کرنے کے بعد آنیہ نے اپنا ہاتھ روکا تھا

کمرے میں موجود ہر شخص اپنی جگہ پر ساکت کھڑا فراہیم کو دیکھ رہا تھا جو خون میں لت پت زمین پر گر چکا تھا

لیکن سانس ابھی بھی کسی باقی تھی وہ ہاتھ آنیہ کی طرف اٹھا کر کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکا ہاتھ بے جان ہو کر زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔

آنیہ وہی زمین پر بیٹھ کر چیخنے لگی تو حسن کی نظر چانک بلال کی طرف اٹھی جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہو رہا تھا کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود وہ آگے کیوں نہیں بڑھا؟ کیوں نہیں بچایا فراہیم کو۔۔۔۔۔

حسن آنیہ کو لے کر جاؤ یہاں سے "بلال نے خاموشی توڑی تو آنیہ نے مڑ کر اُسکی طرف
"دیکھا"

میں جانتا ہوں یہ کام میرا تھا جو آنیہ نے خود کیا، مجھے بچانا چاہیے تھا لیکن جیسے تم دونوں اپنی
اپنی جگہ پر مجبور تھے

ایسے میں بھی مجبور تھا جو کچھ آنیہ کے ساتھ ہو رہا تھا میں اُس سے بے خبر نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن افراہیم تیز دماغ والا بندہ تھا وہ پہلے دن ہی پولیس سٹیشن میں میری بہن کی ساری
انفارمیشن لے کر آیا تھا۔ میرے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا کہ میں اُسکا ساتھ
دوں

پھر آنیہ تو اُسکی بیوی تھی لیکن اپنی بہن کے لیے میں رسک نہیں لے سکتا تھا

بہت بار دل کیا کہ افراتیم کو مقابلے میں مار دوں لیکن وہ ایک بزنس مین تھا بہت سوالوں کے جواب ادھورے رہ جاتے۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا آنیہ، لیکن اب تم دونوں یہاں سے جاؤ میں سنبھال لوں گا اور تمہارے والدین سے بھی میں خود بات کروں گا۔۔۔۔۔

بلال نے اگے بڑھ کر آنیہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

آنہ حسن کو لے کر سیدھا ہسپتال آئی، گولی حسن کے بازو کو چھو کر گزر گئی تھی جسکی وجہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا

www.urdu novels mania.com

وہ بینڈیج کروانے کے بعد انکھیں بند کر لیٹا تھا جب پاس بیٹھی آنیہ کی رونے کی آواز پر اُس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

کیا ہوا آنیہ اب کیوں رو رہی ہو؟

پتہ نہیں کیوں رو رہی ہوں شاید یقین نہیں آ رہا کہ میں آزاد ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔

"اچھا تو مجھے قید کر لو آنیہ،" حسن کی اچانک سے کی جانے والی بات نے آنیہ کو چونکا دیا۔

حسن تم جانتے ہو میں "میں کچھ نہیں جانتا آئیے ، پلیز انکار مت کرنا تم جب تک کہوگی میں
"انتظار کروں گا

آنیہ نے گہرا سانس لیا تو حسن مسکرا دیا، میں جانتا ہوں آنیہ بُرا وقت ہم چاہ کر بھی نہیں بھول سکتے اُس لمحے میں کھائے ہوئے زخم ہمیشہ تروتازہ رہتے ہیں لیکن میں اُنکی مرہم بننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

اگر وہ زخم پھر بھی نہ بھرے تو؟ آنیہ نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ سوال کیا تو حسن نے بنا سوچے سمجھے جواب دیا۔۔۔۔۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا آئیہ مجھے اپنی محبت پر پورا یقین ہے اور تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہوگا حسن نے اپنا ہاتھ بڑھا کر آئیہ کا ہاتھ تھاما تو آئیہ نے اپنی پلکیں جھکائی۔۔۔۔

"پتہ نہیں حسن مجھے کتنا ٹائم لگے گا یہ سب" میں پھر انتظار کروں گا حسن کے فوراً جواب پر آئیہ اُسکی طرف دیکھ مسکرائی دی جیسے اچھا وقت ہمیشہ نہیں رہتا ایسے بُرا وقت بھی ہمیشہ کے لیے نہیں اتنا ہماری زندگی میں بلکہ بُرا وقت تو بہت سے سبق دے جاتا ہے۔۔۔۔۔

اس وقت میں انسان بہت کچھ سیکھتا ہے جو ایندہ زندگی میں بہت کام اتا ہے زندگی آسان لگنے لگتی ہے، انسان خود کو اتنا مضبوط کر لیتا ہے کہ کوئی مشکل، مشکل نہیں لگتی

www.urdu novels mania.com